فضائل درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

مولّف :

عبدالہادی الرمضان

مترجم :

رضا علی عابدی اینگوتی

ناشر :

مسجد و امام بارگاہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کورنگی، کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :.. فضائل درود

مؤلف:.. عبدالہادی الرمضان

مترجم:.. رضا علی عابدی اینگوتی

تعداد:.. ۱۰۰۰

تاریخ اشاعت:.. نومبر 2014

ناشر:.. مسجد وامام بارگاہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ایڈیشن:.. اول

طبع:.. پرنٹ سپوٹ

ہدیہ:.. درود بر محمدؐ وآل محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

فہرست مطالب

موضوع	صفحہ

مقدمہ -- ۵

عرض مترجم -- ۷

عرض ناشر --- ۱۰

تقریظ از حجۃ الاسلام والمسلمین عبداللہ رضوانی --------------------------- ۱۳

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کے مطالب --------------------------------- ۱۶

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کی فضیلت کا سبب ------------------------------------ ۳۷

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کا طریقہ --------------------------------------- ۴۵

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کا حکم --- ۵۴

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کی فضیلت ----------------------------------- ۶۲

فضائل درود -- ۶۸

تتمہ -- ۱۴۹

خاتمہ --- ۱۵۳

منابع و مآخذ --- ۱۵۹

★★★★★★★★★★★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور مسلسل رحم کرنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

پروردگار! محمدؐ و آل محمدؑ پر اپنی رحمت نازل فرما۔

مقدمہ

تمام تعریفیں کثرت کے ساتھ عالمین کے پروردگار کیلئے ہیں جس کا وہ اہل ہے۔ درود وسلام ہو اشرف مخلوقات اور اللہ کی مخلوقات میں سے سب سے محبوب اور سب سے قریب محمدؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر ایسا درود وسلام جسے اللہ کے علاوہ کوئی شمار نہ کرسکے، اور دائمی اور ابدی لعنت ہو ان کے تمام دشمنوں پر خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔

امابعد: جب میرے گناہ حد سے زیادہ بڑھے جنہیں شمار کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی اور دوسری طرف جیسے جیسے میری عمر بڑھتی گئی میری خطائیں بھی زیادہ ہوتی گئیں۔ اور جب اطاعت کم اور معصیت زیادہ ہونے لگی تو میں نے کسی ایسے عمل کے بارے میں سوچا جو مجھے فائدہ پہنچائے اور ہر اس شخص کو فائدہ پہنچائے جو ان اوراق کا مطالعہ کرے یا ان مطالب کو سنے۔ مجھے اس عمل کے سلسلہ میں پیش آنے والی مسلسل محنت اس کسب فیض سے نہیں روک سکی جو مجھے اس عمل کے نتیجے میں حاصل ہونے والا تھا اور وہ فیض ہے عظیم ثواب اور اجر جمیل کا حصول، تاکہ یہ کاوش کل ہمارے گناہوں کو کم کرنے میں مددگار ہو اور ہم اس کے ذریعہ شفاعت محمدیہ، علویہ، فاطمیہ، حسنیہ، حسینیہ، سجادیہ، باقریہ، صادقیہ، کاظمیہ، رضویہ، تقویہ، نقویہ، عسکریہ اور مہدویہ حاصل کرسکیں۔ اور اس کتاب کی تالیف کے دوران جب میں بحث ومباحثہ کرنے لگا اور مستند مصادر کی طرف مراجعہ کرنے لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ وآل محمدؑ پر درود پڑھنے کے سوا کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو انسان کو اللہ سے قریب تر کردے۔

یہ عمل زبان پر آسانی سے جاری ہوتا ہے جبکہ میزان میں بہت بھاری ہوتا ہے اور اسے انجام دینے کیلئے انسان کو جد و جہد اور مال خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اسے امیر آدمی بھی انجام دے سکتا ہے اور فقیر بھی، طاقتور بھی اور کمزور بھی، مرد بھی اور عورت بھی، آزاد بھی اور غلام بھی، چھوٹا بھی اور بڑا بھی، اور اسے انجام دینے کے لئے کوئی خاص وقت یا خاص جگہ معین نہیں ہے، اسے آدمی بستر میں بھی انجام دے سکتا ہے، کام کے دوران بھی، گاڑی میں بھی، ہوٹل میں بھی، چائے خانوں میں بھی، پڑھائی کے فارغ اوقات، اٹھتے بیٹھتے، مسجد میں بھی، امام بارگاہ میں بھی، کچھ بھول جائے تو اسے ذہن میں لانے کیلئے انسان انجام دے سکتا ہے۔ اور یہ عمل گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور گناہوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

جتنا میرے لئے میسّر ہو سکا میں نے کتابوں سے ان مطالب کو جمع کیا ہے، کیونکہ اس بارے میں لکھنے کا سلسلہ اگر قلم کے حوالے کیا جائے اور اسے آزاد رکھا جائے تو یہ صفحوں کے صفحے اور سطروں کی سطریں تحریر کر دے گا۔ میں پروردگار عالم سے دعا کرتا ہوں کہ اس قلیل عمل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔ جس طرح میں امیدوار ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؑ اس مخلصانہ تحفہ کو قبول فرمائیں گے کیونکہ یہ بزرگ ہستیاں کریم ہیں، قلیل کو اپنی بارگاہ میں قبول کرتے ہیں اور اس کی جزا زیادہ عطا کرتے ہیں۔ اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ کتاب ثواب کا ایک چشمہ ثابت ہوگی اور اسے پڑھنے اور سننے والے کو بہت زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ اور میں اس کا ثواب ہدیہ کرتا ہوں میرے والدین اور تمام مومنین اور مومنات کی خدمت میں۔

عرض مترجم

تمام تعریفیں رب العالمین کیلئے ہیں جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور ہمیں ان مقدس ہستیوں کے چاہنے والوں میں سے قرار دیا جو باعث خلقت عالم ہیں۔ ہمیں بارگاہ رب العزت میں شکرگزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں ہر لمحہ درود کے ذریعہ اپنی تسبیح و تقدیس کا موقع فراہم کر دیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر درود کے ذریعہ دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ زیر نظر کتاب ''فضل الصلاۃ علی النبی'' اسی سلسلے کی ایک اچھی کاوش ہے جس کے ترجمہ کی طرف حجۃ الاسلام والمسلمین عبداللہ رضوانی اور محترم سید یاور حسین نے رہنمائی کی جس کے لئے میں ان دونوں بزرگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہوں کہ انہیں اپنے خزانہ رحمت سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین !!!

مجھے اس بات پر یقین کامل حاصل ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے عزیز قاری جب محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے فضائل (جو بیان کئے جائیں گے) کے بارے میں آگاہی حاصل کر لیں گے تو جب بھی ان کے لئے ممکن ہوگا درود بھیجنے میں توقف نہیں کرینگے اور انہیں اس عمل سے عشق ہو جائے گا۔ یہ عمل انسان کی زبان پر آسان اور میزان میں سب سے بھاری ہوگا۔ یہ بہت ہی شیریں کلمات ہیں۔

پڑھنے والے کے دل کو وسعت ملتی ہے، دل مطمئن ہوتا ہے، نفس پاکیزہ رہتا ہے اور باطن خوش رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کی مشکلات دور ہوتی ہیں اور اس کے غم دور ہوتے ہیں اور یہ کلمات شیطانوں کے وسوسوں کو اس سے دور کر دیتے ہیں، یہ خلوت کے ساتھی ہیں اور اکیلے پن کا مونس ہیں، دلوں کو روشن کرتے ہیں اور کرب کو دور کرتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ ان ہستیوں کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ (یہ بات کتاب پڑھتے ہوئے زیادہ واضح ہوگی) اس بات میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ یہ اللہ کا ذکر ہے، اور ''اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ، آگاہ ہو جاؤ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے''۔ پس اس کا تجربہ کریں کیونکہ تجربہ برہان سے بھی مضبوط ہوتا ہے۔

ہم اپنا زیادہ تر وقت بغیر کسی فائدے کے گزار دیتے ہیں بلکہ کھیل کود اور لہو ولعب اور غیبت و گناہ میں بسر کر دیتے ہیں۔ وقت کے ضیاع کے بارے میں روز قیامت ہم سے سوال کیا جائے گا جیسا کہ رسول خداؐ کا فرمان ہے ''وَعَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، اور انسان کی عمر کے بارے میں سوال ہو گا کہ اس نے اس کس چیز میں صرف کیا''۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان اوقات کو اس عمل کے ذریعہ اپنے گناہوں کو ختم کرنے اور نیکیاں کمانے میں صرف کریں۔ ہمارا وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور واپس نہیں آئے گا، چاہے ہم اس پر خوش ہوں یا نہ ہوں، تو کیوں نہ ایسے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کے بجائے ہم محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ

ہم نیکیاں بھی کمائیں گے اور اپنے گناہوں کو بھی مٹائیں گے اور شیطانوں کو بھی خود سے دور بھگائیں گے۔ پس کیوں نہ ہم اپنی قیمتی فرصتوں کو بروئے کار لائیں اور ان کو اس کام میں صرف کریں جس سے پروردگار عالم کی رضایت وخوشنودی حاصل ہوتی ہو۔

اللہ ہمیں دنیا وآخرت کی خیر وسعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

الاحقر

رضا علی عابدی اینگوتی

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِہِ الْمَیَامِیْنَ۔

مملکت سعودی عربیہ میں دوران ملازمت میری ملاقات ایک بہترین مرد مومن، پختہ عقیدہ کے حامل، باعمل اور صاحب کردار شخصیت جناب عبداللہ الہادی الرمضان سے ہوئی جنکی شخصیت سے میں نے ذاتی طور پر کافی استفادہ حاصل کیا۔ پروردگار عالم انکی نیک توفیقات میں اضافہ اور صحت وتندرستی وسلامتی کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت چھوڑنے کے کافی برس بعد یاد آیا کہ محترم عبدالہادی صاحب نے کبھی ذکر کیا تھا کہ وہ خصائص دُرود جمع کر رہے ہیں کافی حد تک اس کو کتاب کی صورت میں بھی لے آئے ہیں۔ یاد آتے ہی میں نے محترم عبدالہادی صاحب سے اس کا تذکرہ کیا اور درخواست کی کہ وہ سارا مواد جوانھوں نے جمع وترتیب دیا ہے مجھے اس اجازت کے ساتھ ارسال کریں کہ میں اس کا اُردو ترجمہ کرواسکوں۔

جس پر میں محترم عبدالہادی صاحب کا بیحد ممنون ومشکور ہوں کہ انھوں نے میری اس درخواست کو قبول فرمایا اور یہ قیمتی اور نایاب نسخہ میرے حوالے کیا۔ اس نایاب گوہر کو میں نے محترم مولانا رضا علی عابدی اینگوتی صاحب کے سپرد کیا تا کہ وہ اس کا ترجمہ اور کمپوزنگ کرسکیں جوانھوں نے بہت ہی محنت اور خلوص سے انجام دیا۔ خداوند انکی

اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔

ہر درد اور غم کی دوا ''درود'' ہے۔ اس کی خصوصیات کو کسی کتاب کی صورت میں جمع کرنا ممکن نہیں۔ ''درود'' وہ ذکر ہے جو خداوند عالم بھی بجالاتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

وہ ذکر جس کو خدا، اس کے رسولؐ اور ملائکہ بجالاتے ہوں تو اسکی اہمیت کا اندازہ لگانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے یقیناً جہاں دل کو سرور و اطمینان نصیب ہوگا وہاں ہمیں اپنی مشکلات کا حل اور حاجات کر برآوری کے لئے ایک بہترین نسخہ بھی مل جائے گا۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کسی بھی کام میں حائل نہیں ہوتا البتہ حائل ہوتا ہے تو برائیوں کے پھیلنے، نفرتوں کے بڑھنے اور کفر و نفاق کے پیدا ہونے میں۔

یہ کتاب میں نذر کرتا ہوں ان تمام مومنین و مومنات اور ان کے تمام مرحومین کے نام جنہوں نے تعمیر مسجد امام موسیٰ کاظمؑ، کورنگی کراسنگ، کراچی میں بھرپور تعاون کیا اور ان تمام مومنین و مومنات ہی کی وجہ سے الحمدللہ یہ کام تکمیل تک پہنچا۔ ان تمام مومنین و مومنات کی فہرست بہت طویل ہے اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا نام شائع کرنا بھی مناسب نہیں۔ پروردگار عالم انکے اس نیک عمل سے باخبر ہے اور یقیناً اس کریم و عظیم ذات نے جو کسی کا احسان نہیں رکھتی ان مومنین و مومنات کو اس کار خیر کا اجر اس دنیا میں

ہی ضرور لوٹا دیا ہوگا اور آخرت تو ان کی انشاء اللہ بہتر ہی ہوگی۔

اس کتاب کی ترجمہ، کمپوزنگ، اشاعت اور ڈسٹربیوشن میں جن جن حضرات نے تعاون فرمایا ہے خدا انکو اپنے پسندیدہ بندوں میں شمار فرمائے اور بحق محمدؐ و آل محمدؑ ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ (الٰہی آمین)

الاحقر

سید یاور حسین زیدی

ستمبر 2014ء

تقریظ

از: حجۃ الاسلام والمسلمین عبداللہ رضوانی دامت برکاتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِہِ الْمَیَامِیْنَ۔

درود کی اہمیت میں بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ہستی کے سلطان کل اور کمال مطلق والی ذات نے اپنی تمام عظمت، جلالت، کبریائی و بے نیازی کے باوجود اپنے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی پہلے خود ابتدا فرمائی ہے پھر اپنے تمام ملائکہ اور نظام ہستی کی تمام قوتوں کو اپنے ساتھ اپنے نبی کی اس تجلیل وتکریم میں شامل کیا اور پھر تمام اہل ایمان اور اہل معرفت کو آنحضرتؐ پر درود وسلام بھیجنے کا دستور دیا ہے۔

محمد وآل محمد علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ کے مظہر ہیں اور ہمارا ان پر درود بھیجنا درحقیقت ان سے اپنے لئے رحمت کو طلب کرنا ہے۔ سید الانبیاءؐ پر درود وسلام کا بھیجنا درحقیقت رحمت الٰہی کی تمام موجودات پر تجلی کا باعث ہوگا۔

درود کے ذریعہ آنحضرتؐ سے متوسل ہونا یعنی ان حضرات پر درود وسلام بھیجنا، درواقع ان ہستیوں کے اس ملکوتی پہلو سے رحمت اور مدد طلب کرنا ہے تاکہ ان ہستیوں کے اس پہلو کے ذریعہ اس منبع فیض سے متصل ہوسکے۔ جب درود بھیجنا منبع فیض سے

متصل ہونے کا سبب ہے تو عقلی برہان کی روشنی میں درود وسلام بھیجنا نہ صرف ضروری بلکہ واجب ہوگا۔

درود کے ذریعہ ناقص اپنے آپ کو کامل سے متصل کرتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے کامل بنایا ہے لہٰذا یہ ہستیاں فیوضات الٰہی کو ہماری طرف منتقل کرنے میں وسیلہ اور ذریعہ ہیں۔ان ہستیوں پر ہمارا درود ہمیں ان موجودات تامہ سے متصل کردے گی، درود کے ذریعہ ناقص کا کامل سے متصل ہوجانا ان کے نقص کے جبران کا باعث بنے گا لہٰذا تمام وسائل کے ذریعہ وہ رحمت الٰہی کے حصول کا مستحق قرار پائے گا۔

محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجنے کا فائدہ ہمیں ہی ملتا ہے کیونکہ حدیث کے مطابق جو محمدؐ وآل محمدؐ پر دس مرتبہ درود بھیجے اللہ اور اس کے ملائکہ اس شخص پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور جو شخص بھی محمد وآل محمد علیہم السلام پر سو مرتبہ درود وسلام بھیجے اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اس شخص پر ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجتے ہیں۔

زیر نظر کتاب میں محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام کی فضیلت اور اس کی برکات کو نہایت احسن طریقہ سے احاطہ کیا گیا ہے۔اس کتاب کو ترجمہ کرنے کی سعادت مولانا حجۃ الاسلام والمسلمین رضا علی عابدی صاحب نے حاصل کی ہے جنہوں نے اس کا ترجمہ اردو زبان میں عام فہم اور سلیس کیا ہے۔اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ بہ طفیل وتصدق چہاردہ معصومینؑ تمام مشکلات ومصائب کو ان سے دور رکھے اور معاشرے کی اصلاح کیلئے مزید تصنیفات اور ترجمے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اس مقام پر میں سید یاور حسین زیدی صاحب کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس مفید اور عظیم کتاب کو منظر عام پر لانے کیلیئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ انہیں مزید دین مبین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محتاج دعا

عبداللہ رضوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا، بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں تو اے صاحبان ایمان تم بھی ان پر درود بھیجتے رہو اور سلام کرتے رہو۔ (سورہ احزاب آیت ۵۶)

پہلا باب

محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے مطالب

اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں سید طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میزان میں فرمایا ہے: صلوٰۃ کا مطلب مہربان ہونا ہے یعنی پروردگار عالم ان ہستیوں پر اپنی رحمت کا نزول فرماتا ہے اور پروردگار عالم کا صلوٰۃ بھیجنا آیہ مجیدہ میں کسی چیز سے مقیّد اور مشروط نہیں ہے۔ اور ملائکہ کا صلوٰۃ بھیجنا تزکیہ و استغفار ہے اور مومنین کا صلوٰۃ بھیجنا رحمت کے نزول کی دعا کرنا ہے۔ مومنین کو صلوٰۃ بھیجنے کا حکم دینے سے پہلے اللہ اور ملائکہ کے صلوٰۃ بھیجنے کا تذکرہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مومنین کا صلوٰۃ بھیجنا اللہ اور ملائکہ کی پیروی کرنا ہے۔

مجمع البیان کے مصنف فرماتے ہیں: ابی بصیر سے روایت ہے کہ ''میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیہ مجیدہ کے متعلق سوال کیا۔ میں نے پوچھا: اللہ اپنے رسولؐ پر کس طرح صلوٰۃ بھیجتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابا محمد! اللہ درود کے ذریعہ انہیں آسمانوں میں بلندی عطا کرتا ہے۔ میں نے کہا: ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ ان پر صلوٰۃ کا کیا مطلب

ہے۔اب یہ فرمائیں کہ تسلیم سے کیا مراد ہے؟۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد تمام امور میں رسول خداؐ کے حکم کو تسلیم کرنا ہے۔

اس قول کی بنا پر ''وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کے تمام احکام کو بجالاؤ اوران کی اطاعت میں اپنی تمام کوششیں صرف کرو اوران کے ہر حکم کو بجالاؤ۔

حافظ رجب البرسیؒ اپنی کتاب ''مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین علیہ السلامؑ'' میں فرماتے ہیں: جب نبیؐ کا ذکر واجب ہوگا تو اللہ کا ذکر بھی واجب ہوگا کیونکہ رسول خداؐ کی روایت ہے کہ ''اُن پر بھیجے گئے صلوٰۃ کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک اللہ کا ذکر نہ کیا جائے''۔پس محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوٰۃ بھیجنا اللہ کے ذکر کا لازمہ ہے۔ اور اللہ کا ذکر واجب اور لازم ہے۔پس جو ذکر الٰہی کا لازمہ ہے وہ بھی واجب اور لازم ہو گا۔پس محمدؐ اور آل محمدؑ پر صلوٰۃ بھیجنا ہر حالت میں واجب ہے اور یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ محمدؐ وآل محمدؑ کا ذکر اللہ کا ذکر ہے، کیونکہ اللہ کی معرفت اور اس کا ذکر ان ہستیوں کی معرفت اور ذکر کے بغیر مفید نہیں، بلکہ عقاب اور وبال کا باعث ہے، کیونکہ مشروط اپنی شرط کے بغیر مکمل بھی نہیں ہوتا اور اسے قبول بھی نہیں کیا جاتا۔جس طرح وضو کے بغیر نماز پڑھنا، پس وضو شرط نماز ہے اور نماز اپنی شرط کے بغیر نہ کوئی فائدہ پہنچائے گی اور نہ شرف قبولیت حاصل کرے گی بلکہ یہ استہزاء اور وبال ہوگی۔

اسی طرح وہ شخص جو محمدؐ اور آل محمدؑ کے بغیر اللہ کا ذکر کرتا ہے در حقیقت وہ ذکر الٰہی انجام ہی نہیں دے رہا ہے بلکہ وہ ہر حال میں لائق لعنت ہے۔اور اس کی دلیل وہ

روایت ہے جو ابن عباسؓ نے رسول خداؐ سے نقل کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَرْشَ خَلَقَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَ قَالَ لَهُمْ طُوْفُوْا بَعَرْشِ النُّوْرِ وَ سَبِّحُوْنِيْ وَ احْمِلُوْا عَرْشِيْ فَطَافُوْا وَ سَبَّحُوْا وَ اَرَادُوْا اَنْ يَحْمِلُوا الْعَرْشَ فَمَا قَدَرُوْا فَقَالَ لَهُمُ اللهُ طُوْفُوْا بَعَرْشِ النُّوْرِ فَصَلُّوْا عَلٰى نُوْرِ جَلَالِيْ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِيْ وَ احْمِلُوْا عَرْشِيْ فَطَافُوْا بَعَرْشِ الْجَلَالِ وَ صَلُّوْا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ حَمَلُوا الْعَرْشَ فَاَطَاقُوْا حَمْلَهُ فَقَالُوْا رَبَّنَا اَمَرْتَنَا بِتَسْبِيْحِكَ وَ تَقْدِيْسِكَ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ يَا مَلَائِكَتِيْ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَقَدْ سَبَّحْتُمُوْنِيْ وَ قَدَّسْتُمُوْنِيْ وَ هَلَّلْتُمُوْنِيْ ، جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو خلق فرمایا تو ستر ہزار ملائکہ خلق فرمائے اور ان سے کہا: نور کے عرش کا طواف کرو اور میری تسبیح کرو اور میرے عرش کو اٹھاؤ۔ پس انہوں نے طواف کیا اور تسبیح کی اور انہوں نے چاہا کہ عرش الٰہی کو اٹھا لیں لیکن نہ اٹھا سکے۔ پس پروردگار عالم نے ان سے فرمایا: نور کے عرش کا طواف کرو اور میرے جلال کے نور محمدؐ پر درود بھیجو جو میرے حبیب ہیں اور میرے عرش کو اٹھا لو۔ پس انہوں نے جلال کے عرش کا طواف کیا اور محمدؐ پر درود بھیجا اور عرش کو اٹھا لیا۔ انہوں نے عرض کیا: پروردگار! تو نے ہمیں اپنی تسبیح و تقدیس کا حکم دیا پھر تو نے ہمیں تیرے جلال کے نور محمدؐ پر درود بھیجنے کا کہا، اس درود کی وجہ سے تو تیری تسبیح و تقدیس میں کمی ہو گئی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے ملائکہ! جب تم نے میرے حبیب محمدؐ پر درود بھیجا تو تم نے میری ہی تسبیح و تہلیل کی۔ (مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۳۴۱)

یہ حدیث ابن عباسؓ کی اُس روایت کی تائید کرتی ہے جسے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا پروردگار عالم ملائکہ کی ایک ہزار صفوں کے ساتھ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اور پروردگار عالم کے صلوٰۃ بھیجنے کی وجہ سے کوئی خشک وتر باقی نہیں بچتا جو اس عبد الٰہی پر درود نہ بھیجے۔

''شرح الزیارۃ الجامعۃ'' کے چوتھے جزء صفحہ ۳۲۳ میں ہے: اسی طرح (امام علی نقیؑ) کا فرمان درود کے ظاہری اعتبار سے، جیسے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور باطنی اعتبار سے جیسے پروردگار عالم نے اپنے جتنے اذکار بیان فرمائے ہیں وہ درحقیت ان ہستیوں کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک ان ہستیوں کی ثنا ہے۔ جس طرح ملائکہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ........

جب امامؑ سے کہا گیا اس کا مطلب کیا ہے؟ جب ملائکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ''وہ شب وروز تسبیح کرتے ہیں اور اس میں سستی نہیں کرتے'' پس وہ کس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: جب پروردگار عالم نے ملائکہ کو اپنے نبیؐ پر درود بھیجنے کا حکم دیا تو اپنے ملائکہ کی طرف وحی کی کہ محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کی مقدار میں میری تسبیح وتہلیل اور تمجید میں کمی کر دو۔ جب انہوں نے کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی تسبیح تہلیل اور تمجید کی۔ پس محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے

کا مطلب اللہ کے کامل اسماء اور صفات کے ذریعہ اللہ کی تسبیح، تکبیر، تہلیل، تمجید، حمد کرنا اور ثنا بیان کرنا ہے۔

اور امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف نسبت دی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ فَمَعْنَاهُ اَنِّي اَنَا عَلَى الْمِيْثَاقِ وَ الْوَفَاءِ الَّذِيْ قَبِلْتُ حِيْنَ قَوْلِهِ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى، جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اس نے درحقیقت یہ کہا کہ "میں اس میثاق پر قائم ہوں اور اس قول کی وفا کر رہا ہوں جو میں نے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کے جواب میں قبول کیا تھا"۔ (بحارالانوار ج91 ص5)

اور "شرح زیارت جامعہ" کے مصنف نے جزء رابع صفحہ ۲۷۸ میں فرمایا ہے:

درود ایک قسم کا صلہ ہے۔ اس بنا پر درود کے معنی یہ ہونگے کہ پروردگار عالم نے اپنے نبیؐ اور ان کے اہل بیتؑ کو ہر وہ خیر عطا فرمائی ہے جو اس کے فضل وکرم کا تقاضا ہے اور جو محمدؐ وآل محمدؑ کی صلاحیت اور استعداد کا تقاضا ہے اور ہر شخص کی دعا کا تقاضا ہے جس پر نعمت ہدایت، تعلیم اور اللہ کی اطاعت کی توفیق کا شکر ادا کرنا لازم ہے اور اس وساطت عظمٰی کا شکر ادا کرنا ہے جو نعمتوں میں سے خلق، رزق، حیات، موت کے احوال اللہ کی جانب سے ان تک پہنچے ہیں، بے شک یہ تمام چیزیں مخلوقات تک ان ہستیوں کے واسطے کے بغیر نہیں پہنچ سکتی تھیں۔

یا درود ایک قسم کا وصل ہے۔ اس بنا پر درود کے معنی یہ ہونگے کہ اللہ کے نبیؐ اور ان کے اہل بیتؑ ہر اس خیر سے متصل ہیں جو مطلوب اور پسندیدہ ہیں۔

یا درود ایک قسم کی وصلت ہے یعنی اس کے ذریعہ سے اسباب کو حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسے نماز اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا سبب ہے۔ پس اللہ نے اپنے نبیؐ اوران کے اہل بیتؑ کی جانب اللہ سے قرب، کرامت، شرف، نیابت، وسیلہ کے اسباب نازل فرمائے ہیں، اپنے کرم و بخشش کے مقتضی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان ہستیوں کی صلاحیت اور استعداد کے تقاضا کی وجہ سے اور لوگوں کی دعا کی وجہ سے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا کہ اطاعت الٰہی کے تمام پیغامات ان ہستیوں کے بغیر ہم تک پہنچنا ممکن نہ تھے۔

انہوں نے مزید فرمایا: قمی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ.... کے حوالے سے کہا ہے کہ: اللہ کا اپنے نبیؐ پر درود بھیجنا ان کو پاک ومنزہ قرار دینا ہے اور ان کی ثنا کرنا ہے۔ ملائکہ کا درود بھیجنا ان کی مدح اور تعریف کرنا ہے اور لوگوں کا درود بھیجنا ان کیلئے دعا کرنا اور ان کی فضیلت کی تصدیق اور اقرار کرنا ہے۔ اور اللہ کا فرمان ''وسلموا تسلیما'' کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کی ولایت کو تسلیم کرو اور جو کچھ اللہ کی طرف سے یہ لائے ہیں اسے تسلیم کرو۔

آپ نے مزید فرمایا: کتاب ''ثواب الاعمال'' میں امام کاظمؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: مَا مَعْنَی صَلَاۃِ اللّٰہِ وَ صَلَاۃِ مَلَائِکَتِہٖ وَ صَلَاۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ صَلَاۃُ اللّٰہِ رَحْمَۃٌ مِنَ اللّٰہِ وَ صَلَاۃُ مَلَائِکَتِہٖ تَزْکِیَۃٌ مِّنْھُمْ لَہٗ وَ صَلَاۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ دُعَاءٌ مِنْھُمْ لَہٗ، اللہ کے درود بھیجنے، ملائکہ کے درود بھیجنے اور مومنین کے درود بھیجنے سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا ان پر درود بھیجنا اس کی رحمت کا

نزول ہے اور ملائکہ کا درود بھیجنا ان کیلئے تزکیہ وطلب استغفار ہے اور مومنین کا درود بھیجنا ان کے حق میں (نزول رحمت کی) دعا ہے۔ (بحارالانوار ج 91 ص 58)

آپ نے مزید فرمایا: کتاب ''معانی'' میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ آپؑ سے جب اس آیہ مجیدہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ رَحْمَۃٌ وَ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ تَزْکِیَۃٌ وَ مِنَ النَّاسِ دُعَاءٌ وَ اَمَّا قَوْلُہُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا فَاِنَّہُ یَعْنِی التَّسْلِیْمَ لَہُ فِیْمَا وَرَدَ عَنْہُ قَالَ فَقِیْلَ لَہُ کَیْفَ نُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ قَالَ تَقُوْلُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہُ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا ثَوَابُ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ بِھٰذِہِ الصَّلَوَاتِ قَالَ اَلْخُرُوْجُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ اللّٰہِ کَھَیْئَۃِ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہُ، اللہ کی جانب سے درود بھیجنا رحمت ہے اور ملائکہ کی جانب سے تزکیہ وطلب استغفار ہے اور لوگوں کی جانب سے درود بھیجنا دعا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وسلموا تسلیما'' کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ وہ انجام دیں اسے تسلیم کریں۔ آپؑ سے پوچھا گیا: پس ہم محمدؐ وآل محمدؐ پر کس طرح درود بھیجیں؟ فرمایا: تم لوگ کہو: ''صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہُ''۔ آپؑ سے کہا گیا کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر اس طرح درود بھیجے اس کا ثواب کیا ہے؟۔ فرمایا: اللہ کی قسم! گناہوں

سے پاک و پاکیزہ ہونا اس دن کے مانند جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔
(وسائل الشیعہ ج 7 ص 197)

میں کہوں گا: اللہ کی قسم! یہ کرم الٰہی اور لطف ربانی کی انتہا ہے اور محمدؐ و آل محمدؑ کے شرف، عظمت اور کرامت کا مقام ہے۔

آپ نے شرح کے جزء رابع صفحہ ۲۷۹ میں مزید فرمایا ہے کہ ''معلوم ہونا چاہیے کہ علماء کے درمیان یہ معروف ہے کہ ملائکہ کا درود بھیجنا استغفار ہے۔ ملائکہ اللہ کی تسبیح اور مومنین کیلئے استغفار کرتے ہیں، جیسا کہ آیہ مجیدہ ''اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (سورہ غافر آیت 7) بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ نے ملائکہ کیلئے ان دو حالتوں کے علاوہ کسی تیسری حالت کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ شاید ملائکہ کا رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے لئے استغفار کرنا درحقیقت ان کی امت میں سے مومنین کیلئے ہے۔

یہ ہستیاں اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کے ذمے کو اپنے اوپر لیتی ہیں لہٰذا ان کا استغفار ان کے توسط سے ان کے شیعوں کیلئے ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کے ذمے کو اپنے اوپر لیا ہے اور ملائکہ کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے لئے استغفار جو ان پر درود کی صورت میں ہے درحقیقت ان کے شیعوں کے لئے استغفار ہے، جب وہ ان کے شیعوں کے لئے طلب استغفار کریں گے تو شیعوں کے گناہ ختم ہو جائیں گے جیسا کہ کتاب ''عیون'' میں امام

رضا علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں نقل ہوا ہے، فرمایا: لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِوِلَايَتِنَا، ان لوگوں کیلئے جو ہماری ولایت پر ایمان لا چکے ہیں۔

کتاب کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَلَائِكَةً يُسْقِطُوْنَ الذُّنُوْبَ عَنْ ظُهُوْرِ شِيْعَتِنَا كَمَا يُسْقِطُ الرِّيْحُ الْوَرَقَ فِيْ اَوَانِ سُقُوْطِهٖ وَ ذَالِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قال اسْتِغْفَارُهُمْ وَ اللّٰهِ لَكُمْ دُوْنَ هٰذَا الْخَلْقِ، اللہ کے کچھ ملائکہ ہیں جو ہمارے شیعوں کی پشت سے گناہوں کو اتار دیتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں ہوا پتوں کو درختوں سے اتار دیتی ہے۔ اور یہی بات اللہ کے اس قول سے ثابت ہوتی ہے: ''اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ..... '' فرمایا: اللہ کی قسم! ملائکہ کا استغفار کرنا تمہارے لئے ہے دوسری مخلوقات کیلئے نہیں۔ (اصول کافی ج8 ص33)

جو کچھ سابقہ حدیثوں میں ملائکہ کا رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود کے حوالے سے ذکر ہوا کہ ملائکہ کا درود بھیجنا ان کے لئے طلب استغفار ہے اس سے شاید یہ مراد ہو کہ جب وہ ان کے شیعوں کے لئے طلب استغفار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں جو ان کے گناہوں کی بخشش کے سلسلہ میں آپ نے اپنے اوپر لی تھی، اس صورت میں ملائکہ کا رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود بھیجنا ان کے حق میں استغفار ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ ملائکہ کا درود بھیجنا ان کے حق

میں استغفار ہے اگر ان کا استغفار نہ ہوتا تو آپؐ کے ذمے اپنے شیعوں کی بخشش کی ذمہ داری باقی رہتی، پس ملائکہ کا آپؐ پر درود بھیجنا انہیں اس ذمہ داری سے سبکدوش کر دیتی ہے اور وہ اپنے اوپر لئے ہوئے ذمے سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

ایک چیز باقی رہتی ہے کہ: کیا ملائکہ کا استغفار کرنا رسول خداؐ کے لئے ہے کیونکہ آپؐ نے اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے یا یہ استغفار ان کے شیعوں کے لئے ہے کہ ان کے گناہوں کو ختم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں دو احتمال ہیں:

اول: ملائکہ کے درود سے جو ظاہر ہوتا ہے اور درود سے مراد استغفار ہونے سے جس بات کا اظہار ہوتا ہے وہ پہلا احتمال ہے جب کہ رسول خداؐ کا اپنی ذات کی نسبت سے کوئی گناہ نہیں ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ''(سورہ فتح آیت 2) کے حوالے سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: رسول خداؐ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے (وہ معصوم ہیں) اور نہ گناہ کا تصور ہے لیکن انہوں نے اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عظمت کی وجہ سے ان کے شیعوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

دوم: سابقہ آیات کریمہ ''وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ''(سورہ غافر آیت 7) سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ استغفار رسول خداؐ اور ان کے اہل

بیتؑ کے لئے ہی ہے اگرچہ ظاہراً ان کے شیعوں کے لئے کیا جارہا ہے۔ یہ استغفار رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ کیلئے اس وجہ سے ہے کیونکہ انہوں نے اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کو اپنے ذمے لیا ہے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں: ملائکہ کی جانب سے درود بھیجنا استغفار ہے اور ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ ملائکہ کا استغفار کرنا ان کو ذمہ داری سے سبکدوش کرنا ہے کیونکہ ملائکہ کے استغفار کی وجہ سے ان کے شیعوں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

یہاں ایک بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے: ایسا نہیں ہے کہ شیعہ جو چاہیں گناہ کرتے جائیں اور رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ ان کے گناہوں کو بخشواتے چلے جائیں۔ رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ کا اپنے شیعوں کے گناہوں کی بخشش کی ذمہ داری اپنے اوپر لینا وہی نظریہ شفاعت ہے جس میں انسان کے نامہ عمل میں اگر کسی قسم کی کمی رہ گئی ہے تو رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ اپنی شفاعت کے ذریعہ اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ پس جن شیعوں نے نیک اعمال انجام دیئے ہیں لیکن ان کے کچھ اعمال اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کی نافرمانی شمار ہوتے ہیں اور ان برے اعمال کی تعداد اس قدر زیادہ نہیں ہے کہ ان کا رابطہ اپنی شفاعت کرنے والوں سے منقطع ہوجائے لہٰذا آپؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ ایسے شیعوں کی شفاعت کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے گناہوں کی بخشش کو آپؐ نے اپنے ذمے لیا ہے۔

آیہ مجیدہ میں ''وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا'' میں مکلّفین کیلئے ظاہراً ایک حکم ہے کہ وہ

کہیں کہ ''ان پر سلام ہو'' اور اس کا معنی تاویل میں یہ ہوگا: ''جو کچھ یہ حکم دے دیں اسے دل وجان سے تسلیم کرو'' جیسا کہ کتاب ''المعانی'' کی حدیث کے سلسلہ میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اور کتاب محاسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ جب آپ سے اس آیہ مجیدہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ان کی ثنا کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ اور اس کے معنی باطن میں یوں ہونگے جیسا کہ علی ابن ابراہیم کی تفسیر میں ہے: اور اللہ کے اس قول ''وسلموا تسلیما'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ولایت کو تسلیم کرو اور وہ جو کچھ وہ لائے ہیں اسے بھی تسلیم کرو۔

اور کتاب ''جوامع الکلم'' کے جزء اول صفحہ ۱۳۹ میں اس سوال کے جواب میں جو معصومین علیہم السلام سے کیا گیا ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ '' بیان کیا گیا ہے کہ: علماء نے اس سوال کے ظاہری اعتبار سے کئی جوابات دیئے ہیں اور ان میں سے سب سے بہترین جواب یہ ہے:

''پروردگار! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک تمام مخلوقات سے محبوب اور سب سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہیں تو نے اپنے لئے بنایا اور انہیں اپنے ساتھ مخصوص فرمایا، جس طرح تو نے ان سے مرتبہ میں کم ہستیوں پر رحمت نازل فرمائی۔ اگر یہ ہستیاں نہ ہوتیں تو تُو اُنہیں خلق بھی نہ کرتا اور نہ انہیں اپنا قرب عطا کرتا۔ جس طرح تو نے ان پر رحمت نازل فرمائی جبکہ وہ رتبہ اور شرف میں تیرے نزدیک ان سے کم درجہ رکھتے ہیں

پس تو اپنے سب سے زیادہ مقرب اور اپنے سب سے زیادہ محبوب بندوں پر رحمت نازل فرما، ان پر ایسی رحمت نازل فرما جو بہتر اور افضل ہو اس رحمت کی نسبت جو ان سے کم درجہ لوگوں پر نازل فرمائی ہے''۔

یہ ایسا واضح مطلب ہے جسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور احتمال ہے کہ یہاں آل ابراہیمؑ مراد لئے گئے ہیں۔ اس صورت میں اس کے معنی یوں ہونگے کہ'' جس طرح تو نے ان پر رحمت نازل فرمائی ان کے بابا ابراہیم کے ساتھ، جب کہ وہ اس دنیا میں موجود نہیں تھے پس تو ان پر اس سے بہتر رحمت نازل فرما جب کہ وہ اب اس دنیا میں موجود ہیں''۔ یا یہ کہ ''ان پر ایک مرتبہ مزید رحمت نازل فرما''۔ ان دونوں معانی کا احتمال موجود ہے۔

یہ ظاہری اعتبار سے بیان ہے جبکہ باطنی اعتبار سے آپ کے اس قول ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ'' کے معنی یہ ہونگے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہے ہیں کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ کو اپنی رحمت کے ساتھ متصل کر دے۔ یہ اتصال رحمت یا تو بعنوان صلۃ ہوگا یا بعنوان وصلت ہوگا یا بعنوان وصل ہوگا، اس انداز سے کہ اس رحمت کی کوئی انتہا نہ ہو۔ اور رسول خداؐ اپنے کمالات اور استعداد، اللہ تعالیٰ کے فضل ابتدائی اور تمام مخلوقات کی ان کے حق میں دعا کی وجہ سے رحمت الٰہی سے متصل رہیں گے۔ اور اس سلسلہ رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہوگی نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ اس اہلیت خارجی کے اسباب میں سے ایک سبب مخلوقات الٰہی کی وہ دعائیں ہیں جو آپؐ پر رحمت کے نزول کیلئے کی جاتی

ہیں۔اور ہماری دعاؤں کا ''سبب'' بننا ان کے استحقاق کی وجہ سے ہے کیونکہ ہمارا ان کے لئے دعا کرنا سبب بنتا ہے کہ ہم رحمت الٰہی کے ساتھ متصل ہو جائیں جیسا کہ دو متضائفین (ایسی دو چیزیں جن کا سمجھنا ایک دوسرے پر موقوف ہو) کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر ہماری دعا ان کے حق میں مفید نہ ہو تو ہماری دعا ہمارے حق میں بھی مفید نہیں ہوگی اور وہ فائدہ جو ہماری وجہ سے ہے ان کی ذات تک نہیں پہنچ سکے گا، وہ نفع صرف ظاہری طور پر پہنچے گا، یہ ایسا ہی ہے جیسے درخت کو اپنے پتوں سے نفع ملتا ہے اور پتوں کو درخت سے نفع ملتا ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو ہم کہتے ہیں کہ ''ظاہر'' وجود زمانی کے اعتبار سے ''باطن'' سے پہلے ہوتا ہے، جس طرح باطن وجود دہری میں ظاہر سے پہلے ہوتا ہے، مثلاً ارواح کو جسم سے چار ہزار سال پہلے خلق کیا گیا ہے۔ یہ وجود دہری کے اعتبار سے ہے لیکن وجود زمانی کے اعتبار سے اللہ نے زید کے جسم کو اس کی روح سے پہلے خلق کیا ہے۔ پہلے یہ نطفہ تھا پھر نطفہ لوتھڑا (علقہ) بن گیا لیکن روح نہیں تھی جب کہ یہی روح نطفہ میں بالقوۃ موجود تھی نطفہ کی غیر موجودگی میں بھی۔جس طرح کھجور کا درخت بالقوۃ گٹھلی میں ہے۔اسی طرح علقہ، مضغہ، ہڈیاں اور ان کے اوپر گوشت کا پہنانا ان سب میں روح ہر ایک کے بعد ہے، اور بالقوۃ سے بالفعل کی نسبت ایک درجہ قریب ہے۔لیکن ایک تدریجی تسلسل ہے یہاں تک کہ ہڈیوں کو گوشت پہنانا مکمل ہو جائے اور اعضاء مکمل ہو جائیں اس کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔جس طرح درخت میں پھل نکل آتے ہیں۔ پس روح ان مراحل سے پہلے شعور جبروتی وملکوتی کے طور پر ہوتی ہے اسی طرح

روح کا حرکت کرنا، کلام کرنا اور اس کے تمام افعال جبروتی ملکوتی ہوتے ہیں۔ لیکن روح کے افعال جو اس کے جسم میں آنے کے بعد ہوتے ہیں وہ افعال زمانی ہوتے ہیں جو وجود جسمانی کے بغیر وجود میں نہیں آجاتے۔ پس اس مطلب کے ذریعہ واضح ہوا کہ باطن کا وجود متاخر ہوتا ہے زمان خارجی میں جس طرح ظاہر کا وجود پہلے ہوتا ہے وجود زمانی کے اعتبار سے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا تو آپ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آل محمدؑ کو عالم اسرار میں دوسری مخلوقات کے خلق سے پہلے اپنی رحمت کا ظرف قرار دیا ہے، پس آپ کی رحمت کا کوئی حصہ کسی مخلوق تک نہیں پہنچ سکتا خواہ وہ استحقاق کی وجہ سے ہو یا احسان ابتدائی کی وجہ سے یا کسی مخلوق کی دعا کی وجہ سے مگر یہ کہ وہ رحمت ان ہستیوں کے واسطے سے مخلوق تک پہنچے گی اور پروردگار عالم ان کے ذریعہ سے مخلوقات تک پہنچائے گا۔ اور یہ عمل موجودات کے تمام مراتب میں ہوگا پہاڑ سے ذرہ تک۔ اور ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر جو رحمت نازل ہوئی ہے اس میں بھی یہی سلسلہ رہا ہے۔ یہ باطن کا حکم ہے اور باطن کے باطن کا۔

لیکن ظاہر میں: ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ وجود زمانی کے اعتبار سے محمدؐ و آل محمدؑ سے پہلے موجود ہیں اور پروردگار عالم نے اپنے فضل اور ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ کے استحقاق اور ملائکہ، انس و جن وغیرہ کی دعا کی وجہ سے ان پر رحمت نازل فرمائی، یہ رحمت اللہ کے فضل اور محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے واسطہ سے ان تک پہنچی ہے یہاں تک کہ ابراہیمؑ و آل

ابراہیمؑ پر اس کی رحمت کے آثار دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ظاہر ہو گئے۔اس لئے اللہ تعالٰی نے ان کی شان میں فرمایا: رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ اِنَّهُ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ،تم اہل بیت پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہیں، یقیناً اللہ قابل ستائش، بڑی شان والا ہے۔'' (سورہ ہود آیت ۷۳)

اور اسی بات پر آسمانی کتابیں دلالت کرتی ہیں۔جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام ظاہر ہو گئے تو پروردگار عالم نے اپنے بندوں کو انہیں کے ذریعہ سے اس بات کی تعلیم دی کی وہ اپنی کامیابی اور نجات کے لئے محمدؐ وآل محمدؐ پر اس انداز سے کامل درود بھیجیں: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَ اٰلِ اِبۡرَاهِيۡمَ '' اور اس کا مطلب وہی ہوگا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔یعنی اے اللہ! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جنہیں تو نے اپنی رحمت اور برکت کا ظرف قرار دیا ہے اور انہیں تمام مخلوقات تک اپنی نعمتوں کے پہنچنے کا راستہ قرار دیا ہے، یہ وہ ہستیاں ہیں جن پر رحمت بھیجنے کے بعد (تیری رحمت کے ظرف کے پُر ہونے کے بعد) تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمت نازل کی جنہیں تو نے عالمین میں ان کے نام کے ذریعہ پکارا۔جس طرح تو نے رحمت نازل کی ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر یہاں تک کہ انہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت طاہرین علیہم السلام کا مخلص شیعہ قرار دیا اور تو نے ان کے مخلص شیعہ ہونے کی وجہ سے عالمین کے لئے امام قرار دیا اور انہیں اپنا دین عطا کیا اور ان کے ذریعہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی پس محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما

جنہیں تو نے اپنی رحمت کا معدن ، اپنی برکتوں کا خزینہ دار اور اپنے بندوں کے لئے راستہ قرار دیا ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے ذریعہ ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ پر تو نے نعمت نازل کی۔اور اپنے بندوں میں ان ہستیوں کے سبب ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ کی شان کو بڑھایا اور ان ہستیوں کی وجہ سے اپنے شہروں میں انہیں شرف عطا کیااور ان ہستیوں پر اپنی رحمت کا پیمانہ لبریز ہونے پر ان پر رحمت نازل کی اور ان ہستیوں کی پیروی میں مخلص ہونے اور ان کے ذریعہ تجھ سے متمسک رہنے کی وجہ سے انہیں بہترین جزاء عطا کی ہے۔

اس بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ محمدؐ وآل محمدؑ ترتیب میں پہلے ہیں یعنی درود ان پر نازل ہوتی ہے اور نزول درود کا سبب بھی یہیں ہیں۔اور یہاں پر درود سے مراد رحمت الٰہی ہے جسے پروردگار عالم نے محمدؐ وآل محمدؑ پر نازل کی ہے۔

یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام کو اپنی رحمت اور نعمت کا خزینہ دار بنایا ہے، اور یہ اس انداز سے بنایا ہے کہ کوئی بھی چیز چاہے وہ ایجاد ہو یا عطا، یا سبب یا کوئی دوسری چیز جسے اللہ نے وجود بخشا ہے یا اسے بعد میں وجود بخشے گا، وہ اللہ کی مخلوقات خواہ وہ انسان میں سے ہو یا جنات میں سے، ملائکہ میں سے ہو یا تمام حیوانات میں سے، نباتات میں سے ہو یا جمادات میں سے، احوال میں سے ہو یا صفات میں سے، بڑی اشیاء ہوں یا ذرات، نسب ہو یا اضافات مگر یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے واسطے سے ان تک پہنچے گی۔اور اسی طرح موجودات کی کوئی بھی چیز ان کے واسطے کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچے گی۔

پس یہ ہستیاں اللہ اوراس کی مخلوق کے درمیان ہر حال میں واسطہ ہیں۔اوران کے بعد مخلوقات میں سب سے برتر وافضل اولوالعزم انبیاءنوح ،ابراہیم ،موسیٰ ،عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں ان ہستیوں کے انوار کی شعاؤں اور فاضل مٹی سے خلق فرمایا ہے۔جس شعاع سے اولوالعزم انبیاء کے انوار کوخلق کیا گیا ہےاس کی نسبت انوار محمدؐ وآل محمدؑ کی طرف دینااس ایک نسبت کی طرح ہے جوستّر کے مقابل دی جاتی ہے(یعنی محمدؐ وآل محمدؑ کے انوار ستّر مرتبہ روشن وتابناک ہیں)۔یہ رتبہ اور عناصر کی حقیقت کے حوالے سے ہے لیکن اگر احاطہ کے حوالے سے دیکھا جائے تو اولوالعزم انبیاء کے ایک نور کی نسبت محمدؐ و آل محمدؑ کے ستر انوار میں سے ایک کے برابر ہونااس ایک نسبت کی طرح ہے جوایک لاکھ انوار کے مقابل ہو۔

یہ صرف ایک مثال ہے،لیکن حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اولوالعزم انبیاءؑ کا نور محمدؐ وآل محمدؑ کے انوار کی نسبت سوئی کی نوک کوزمین اور آسمان کی طرف نسبت دینے کی طرح ہے۔اس بنا پر درود کا معنی یوں ہونگے:اے اللہ!جس طرح تونے تیرے نور کی عظمت سے جس نے تمام آسمانوں اورزمین اورتمام اشیاء کے ارکان کواپنے احاطے میں لیا ہوا ہےاُن پررحمت نازل کی جن کی منزلت سوئی کی نوک کے برابر ہےاور عالمین میں ان کا ذکر بلند کیا،شرف عطا کیا اوران کے شان کواپنے تمام بندوں کے درمیان بلند کیا،پس تو ان پر بھی رحمت نازل فرما جو تیری عظمت کے انوار کا مجموعہ ہیں،اور تیری سلطنت کے جلال کے حامل ہیں اور تیرے علم اورقدرت کے ظرف ہیں اوران کے نام کو

اولین و آخرین میں بلند فرما۔

جب زمانے میں ظاہر ہونے کے اعتبار سے ''وجود زمانی'' وجود جبروتی وملکوتی سے پہلے ہے اور ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کا وجود محمدؐ وآل محمدؐ کے وجود سے پہلے ہے اور اللہ تعالیٰ نے وجود زمانی میں ابراہیمؑ وآل ابراہیمؑ کی ثنا بیان کی ہے جبکہ اس وقت محمدؐ وآل محمدؐ وجود زمانی کے اعتبار سے نہیں تھے تو یہ بات مناسب ہے کہ وجود لاحق یعنی بعد والے وجود کو پہلے والے وجود پر مرتب کریں (اِن پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے اُن پر رحمت نازل فرمائی)۔ اس لئے نہیں کہ یہاں درود کی قوت زیادہ ہے، نہ اس لئے کہ اس کا شرف ہے یا سبقت رکھتا ہے اور نہ کوئی اور وجہ ہے بلکہ اس کا سبب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ اس جواب کو درک کر لیجئے اور اس خطاب میں تدبر کریں۔

اور احتجاج طبرسی کے جزء اول صفحہ ۳۷۷ میں ہے کہ امام علیؑ نے کسی زندیق سے یہ فرمایا کہ: اللہ کے اس قول ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ...... '' کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اس کا ظاہر ''صَلُّوْا عَلَيْهِ '' ہے اور باطن ''وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا '' ہے یعنی جسے انہوں نے اپنا وصی اور خلیفہ بنایا ہے اور تم لوگوں پر فضیلت دی ہے اسے تسلیم کرو اور ان کے ساتھ جو عہد کیا ہے اس کی وفا کرو۔

علامہ شرف الدین استر آبادی نے اپنی کتاب ''تَأْوِيْلُ الْاٰيَاتِ الظَّاهِرَةِ فِيْ فَضَائِلِ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ '' کے صفحہ ۴۵۹ میں آیہ مجیدہ ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ.... '' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر درود بھیجتا ہے اور ان کی ثناء

بیان کرتا ہے اور ان کی عظمت بیان کرتا ہے اور بزرگی بیان کرتا ہے، اسی طرح اللہ کے ملائکہ بھی کرتے ہیں۔ پس اے صاحبان ایمان! تم بھی اللہ اور اس کے ملائکہ کی پیروی کرتے ہوئے اُن پر درود بھیجو۔ پھر کہا: ''وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا'' کا حکم ان پر درود کے بعد ہے۔ اور شیخ ابوجعفر محمد ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے ابوالمغیرہ سے روایت نقل کی ہے کہ: میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا: مَا مَعْنَى صَلَاةِ اللهِ وَ صَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ وَ صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ صَلَاةُ اللهِ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ وَ صَلَاةُ مَلَائِكَتِهِ تَزْكِيَةٌ مِنْهُمْ لَهُ وَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِينَ دُعَاءٌ مِنْهُمْ لَهُ، اللہ، ملائکہ اور مومنین کے درود بھیجنے کا معنی کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کا درود بھیجنا اللہ کی جانب سے رحمت کا نزول ہے اور ملائکہ کا درود بھیجنا ان کے لئے طلب مغفرت کرنا ہے اور مومنین کا درود بھیجنا دعا کرنا ہے۔ (بحارالانوار ج83 ص95)

اس آیہ شریفہ کے حوالے سے ان کا کلام یہاں پر ختم ہوا۔ اور یہ مطالب میرے پاس موجود کتابوں سے میں نے حاصل کئے ہیں۔ یہ وہی مطالب ہیں جنہیں اہل بیت علیہم السلام نے اپنے شیعوں سے پہلے ہی بیان کئے ہیں۔ جب ہم محمدؐ وآل محمدؐ پر درود کی فضیلت پر غور وفکر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس آیہ مجیدہ کا ایک باطن بھی ہے جس کی تشریح ان ہستیوں نے اپنے خاص شیعوں کے علاوہ کسی سے بیان نہیں کی ہے۔ اور انہیں بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان اسرار کو ظاہر نہ کریں کیونکہ بہت سی عقلیں ان دقیق معانی کو برداشت نہیں کرسکتیں جس کی وجہ سے وہ ناپسندیدہ نتائج سمجھ لیتی ہیں۔ اگر کسی مخصوص فرد

کے سامنے ان فضائل کو بیان کیا جاتا ہے تو وہ اس لئے تا کہ ان کی حفاظت ہو سکے۔ عمومی طور پر بیان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں یہ فضائل ایسے لوگوں کے سامنے نہ آجائیں جن کے دل میں مرض ہے اور انہیں سن کر ان کے مرض میں مزید اضافہ ہو جائے اور وہ ان کے معانی میں اپنی خواہشات اور رغبت کے حساب سے تاویل نہ کرنے لگیں اور بعض اوقات نعوذ باللہ ان کی تردید کرنے لگیں۔

جب ہم اس قول ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' پر غور کرتے ہیں تو ہم اس میں اصول دین کے تین اصول کو پوشیدہ پاتے ہیں۔ اور وہ ہیں: توحید، نبوت اور امامت۔ پس ہم جب بھی درود بھیجتے ہیں تو اس عہد کی تجدید کرتے ہیں جو ہم سے لیا جا چکا ہے اور ہم نے اس وقت ''بَلٰی'' کہا تھا۔ اور اسے ادا کرتے وقت وہ مطلوب حاصل ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہم سب پر اقرار کے ذریعہ لازم قرار دیا تھا اور درود پڑھتے وقت حقیقی معرفت اور حقیقی عبادت حاصل ہو جاتی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے صدقے ''حقیقی معرفت'' اور ''حقیقی عبادت'' پر ثابت قدم رکھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

دوسرا باب

محمد وآل محمد پر درود کی فضیلت کا سبب

اس سے پہلے کہ آیہ شریفہ اور محمدؐ وآل محمدؑ سے وارد احادیث کے ذریعہ ان پر درود کی فضیلت بیان کی جائے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہم یہاں پر بعض بزرگ علماء کے اقوال کو نقل کریں تا کہ ان اَسرار اور اَسباب کو جان سکیں جو ہر زمان اور مکان میں محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کی زیادہ تاکید کرتے ہیں۔

علامہ میرزا اسکوئی حائری اعلی اللہ مقامہ ''کلمات محکمات'' کے صفحہ ۱۵۳ میں اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ دعا کہ ابتدا محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کے ذریعہ کیوں کرنا چاہیے:

مستحب ہے کہ اپنی حاجت کو طلب کرنے سے پہلے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود پڑھا جائے جس طرح دعا کے درمیان مستحب ہے۔ بلکہ اپنی حاجت کو دو درود کے درمیان مانگنا چاہیے یعنی دعا کے شروع میں بھی درود ہو اور دعا کے آخر میں بھی، کیونکہ ان ہستیوں کے حق میں دعا (درود) کبھی رد نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ہستیاں اس دعا کی سزاوار ہیں اور جو دعا قبول کرنے والا ہے وہ بخیل نہیں بلکہ سخی ذات ہے۔ جب انسان اپنی حاجت کو محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کے بعد بیان کرے یا دو درود کے درمیان مانگے تو اس کریم ذات سے یہ بعید ہے کہ وہ دعا کے آدھے حصہ کو تو قبول فرمائے اور دوسرے آدھے حصہ کو قبول نہ فرمائے بلکہ

پروردگار عالم محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کی برکت سے پوری دعا کو قبول فرمائے گا، اپنے اس کرم کے ذریعہ جس کی کوئی حد نہیں اور اپنی اس سخاوت کی وجہ سے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

علامہ شیخ محمد باقر مجلسیؒ کی کتاب ''اربعین'' کے خاتمہ سے یہ عبارت ہم نقل کرتے ہیں:

کلینیؒ نے کافی میں محمد ابن یحییٰ سے اور انہوں نے احمد ابن محمد سے اور انہوں نے علی ابن حکم اور عبدالرحمن ابن ابی نجران سے اور ان دونوں نے صفوان جمال سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، ہر وہ دعا جو پروردگار عالم کی بارگاہ میں مانگی جاتی ہے آسمان تک نہیں پہنچتی جب تک محمدؐ وآل محمدؑ پر درود نہ بھیجا جائے۔ (اصول کافی ج2 ص493)

علامہ مجلسی کے اس قول کی اختصار کے ساتھ اس انداز سے تشریح کرتا ہوں جس سے اس کے مفہوم کو سمجھنے میں مدد ملے اور اس سے مکمل فائدہ حاصل کرنا ممکن ہو سکے۔:

اول: یہ ''خبر صحیح'' اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دعا کی قبولیت کی شرطوں میں سے ایک سید الانبیاءؐ اور ان کے اہل بیت اطہارؑ پر درود بھیجنا ہے، یہ ایک ایسی روایت ہے جس کی موافقین اور مخالفین دونوں سے کثرت کے ساتھ روایت ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَابْتَدَأَ قَبْلَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ عَاجَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَصَلّٰى وَ اَثْنٰى عَلَى اللهِ عَزَّ

وَ جَلَّ وَ صَلَّی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَلْ تُعْطَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فِیْ کِتَابِ عَلِیٍّ اِنَّ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰهِ وَ الصَّلَاةَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ قَبْلَ الْمَسْئَلَةِ وَ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَأْتِی الرَّجُلَ یَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَیُحِبُّ اَنْ یَقُوْلَ لَهُ خَیْرًا قَبْلَ اَنْ یَسْئَلَهُ حَاجَتَهٗ، ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ثناء اور رسول خداؐ پر درود بھیجنے سے پہلے اپنی حاجات طلب کرنے اور دعا مانگنے لگا تو رسول خداؐ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے رب سے دعا کرنے میں جلدی کی۔ اتنی دیر میں دوسرا شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رسول خداؐ پر درود بھیجی۔ رسول خداؐ نے اس سے فرمایا: اب جو چاہو سوال کرو تاکہ تجھے عطا کیا جائے۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور رسول خداؐ پر درود وسلام کو حاجات اور دعاؤں کو طلب کرنے سے پہلے ادا کیا جانا چاہیے۔ اگر تم میں سے کوئی کسی شخص کے پاس اپنی حاجت کو بیان کرنے کے لئے جاتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے حاجت طلب کرنے سے پہلے اس سے اچھی بات کی جائے۔ (اصول کافی ج 2 ص 485)

اور آپ علیہ السلام سے روایت ہے کہ ''مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَةٌ فَلْیَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ ثُمَّ یَسْئَلُ حَاجَتَهٗ ثُمَّ یَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَقْبَلَ الطَّرَفَیْنِ وَ یَدَعَ الْوَسَطَ اِذَا کَانَتِ الصَّلَاةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَا تُحْجَبُ عَنْهُ، جس شخص کی اللہ کی بارگاہ میں

کوئی حاجت ہو اسے چاہیے کہ اپنی دعا کی ابتداء محمدؐ وآل محمدؐ پر درود کے ذریعہ کرے پھر اپنی حاجت کو طلب کرے اور اپنی دعا کا اختتام بھی محمدؐ وآل محمدؐ پر درود کے ذریعہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ دعا کے اول و آخر کو قبول کرے لیکن درمیان کو چھوڑ دے، کیونکہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود کسی حجاب کے بغیر اللہ تک پہنچتا ہے۔(اصول کافی ج2 ص494)

دعا کرتے وقت درود بھیجنے میں اہتمام کا سبب کیا ہے؟ اس سلسلہ میں کئی وجوہات بیان کی جاسکتی ہیں:

۱۔ پہلا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ جس کی بادشاہ سے کوئی حاجت ہو اس کے لئے یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ وہ بادشاہ کے قریبی لوگوں کو تحفہ اور ہدیہ دے تاکہ وہ اس کی بادشاہ کے پاس سفارش کریں یا اگر سفارش نہ بھی کریں تو کم ازکم بادشاہ کو اس کی حاجت کا علم ہو جائے تاکہ بادشاہ اس کی حاجت کو پورا کرے۔

۲۔ جس بات کی طرف علامہ مجلسیؒ کے والد نے اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ: اس کائنات کی خلقت کا مقصود اور فیوضات الٰہی کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھنے والی ذات رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ کی ذوات گرامی ہیں اور انہیں کو اس دنیا اور قیامت میں شفاعت کبریٰ کا اختیار حاصل ہے اور انہیں کے وسیلہ سے ہر فیض تمام مخلوقات تک پہنچتا ہے کیونکہ مبدأ اول (اللہ تعالیٰ) کے ہاں کسی بخل کی گنجائش نہیں ہے۔ جب کہ نقص اور خرابی اس فیض الٰہی کو حاصل کرنے والے میں ہے۔ اور محمدؐ وآل محمدؐ کی مقدس ہستیاں ان

فیوضات الٰہی کو حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جب وہ اس فیض کو حاصل کر لیتے ہیں تو ان کے لطف و کرم کے سبب تمام موجودات، فیوضات الٰہی سے فیض اٹھاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص رحمت الٰہی کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان ہستیوں پر درود بھیجے۔ کیونکہ مبدأ اول بڑا ہی سخی ہے اور جن پر درود بھیجا جا رہا ہے وہ بھی اس کی صلاحیت رکھنے والے ہیں اس صورت میں اس کی دعا رد نہیں کی جائے گی اور انؑ کی برکت سے دعا کرنے والے پر بھی فیض الٰہی ہوگا اور نہ صرف اس پر بلکہ تمام مخلوقات پر بھی ہوگا۔

۳۔ جس طرح محمدؐ و آل محمدؑ احکام کو پہنچانے میں ہمارے اور پروردگار عالم کے درمیان واسطہ ہیں (کیونکہ پروردگار عالم سے ہمارا براہ راست رابطہ نہیں) ہم بارگاہ الٰہی سے دور ہیں، اسی طرح ضروری ہے کہ ہمارے اور پروردگار عالم کے درمیان بھی کوئی سفیر ہو اور ایسی ہستیاں ہوں جو جہات قدسیہ بھی رکھتی ہوں اور حالات بشریہ بھی۔ جہات قدسیہ کی وجہ سے وہ پروردگار عالم سے رابطہ رکھتے ہوں اور حالات بشریہ کی وجہ سے مخلوقات الٰہی سے رابطے میں ہوں تاکہ جو احکامات اپنے رب سے لئے ہیں وہ مخلوقات تک پہنچا سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے سفیروں اور انبیاء کو ظاہری طور پر انسانی شکل میں اور باطنی طور پر اخلاق، عادات اور نفس کے اعتبار سے ان سے جدا رکھا ہے۔ پس یہ ایسی ہستیاں ہیں جو روحانی اور مقدس ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ''اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ، میں انسان ہونے میں تم جیسا ہوں'' تاکہ ان کی امت ان سے متنفر نہ ہو جائے اور انہیں قبول کرے اور ان سے مانوس ہو جائے۔ اور یہی ''عقل'' کے بارے

میں بیان کی جانے والی مشہور روایت کی تفسیروں میں سے ایک ہے کہ عقل سے مراد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور عقل کا اقبال اور بلندی کا حکم دینا فضل و کمال اور قرب و وصال کو طلب کرنے سے عبارت ہے۔ اور اس کا توجہ سے پیچھے ہٹ جانا مراتب کمال تک پہنچنے کے بعد اس مرتبہ سے تنزل کر جانا اور تکمیل خلق سے ہٹ جانا مراد ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کی جا سکتی ہے: ''قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُوْلًا'' کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نازل کر دینا اس بات کا اشارہ ہو کہ ان کو اس بلند و بالا درجے سے جس تک نہ کوئی مَلَک مُقَرَّب پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی نبی مُرسل، لوگوں کے ساتھ معاشرت، ان کی ہدایت اور ان سے انسیت کیلئے تنزل کرنا ہو، اسی طرح تمام فیوضات اور کمالات کو پہنچانے کیلئے، کیونکہ یہی ہستیاں تمام موجودات اور ان کے پروردگار کے درمیان واسطہ ہیں۔ پس ہر فیض اور سخاوت کی ابتداء ان ہستیوں سے ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ دوسری مخلوقات میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ پس ان ہستیوں پر درود بھیجنا در حقیقت رحمت کو اس کے معدن سے اپنی طرف لانا اور فیوضات الٰہی کو ان کے ذخائر سے حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ کتاب ''اربعین'' کی بات یہاں پر ختم ہو جاتی ہے۔

یہاں پر وہ بحث ختم ہو جاتی ہے جو محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کی طرف تشویق کرنے کے ''سبب'' کے حوالے سے کی جا رہی تھی۔ مخلوقات میں سے کون ہے جو اپنی دنیوی اور اخروی حاجات کی برآوری کے لئے دعا کا محتاج نہ ہو؟ ہم پر یہ بات واضح ہوگئی

کہ یہ ہستیاں ہی ہیں جو ہماری حاجات کو اللہ کی بارگاہ تک پہنچاتی ہیں اور خالق حقیقی کے نزدیک ان ہستیوں کے شرف کی وجہ سے ہماری ان حاجات کو پورا کیا جاتا ہے جن میں درود کو واسطہ قرار دیا گیا ہو۔ پس ان پر بھیجا جانے والا درود ہمارے امور کی انجام دہی اور حاجات کی برآوری کے لئے اللہ کے نزدیک شفیع بن جاتا ہے اور ہر مخلوق اپنی حاجات کی برآوری کے لئے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام مخلوقات ان ہستیوں کی شفاعت کی محتاج ہے۔ اس کائنات میں ان ہستیوں کے علاوہ جتنی بھی موجودات ہیں وہ سب ''کن'' سے وجود میں آئی ہیں۔ اور فطرتاً اہم امور میں سے ایک اطاعات اور عبادات کا قبول ہونا ہے اور یہ عبادات اور اطاعات اس وقت مقبول ہوتی ہیں جب یہ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود کے درمیان ہوں۔ یہی ہستیاں اللہ کے نزدیک شفیع ہیں، جیسا کہ زیارت ناحیہ کبیرہ میں ہے: '' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَخْيَارِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِیْ اِلَيْكَ فَبِحَقِّهِمُ الَّذِیْ اَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ جُمْلَةِ الْعَارِفِيْنَ بِهِمْ وَ بِحَقِّهِمْ وَ فِیْ زُمْرَةِ الْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفَاعَتِهِمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، اے اللہ! اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پاک و پاکیزہ اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی دوسرے کو تجھ سے زیادہ قریب پاتا تو میں اسے تیری بارگاہ میں شفیع قرار دیتا۔ پس تجھے ان کے اُس حق کا واسطہ ہے جو تجھ پر ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کردے جو انہیں اور ان کے حق کو پہچانتے ہیں اور مجھے ان لوگوں کی صف میں شامل فرما

جو ان کی شفاعت فیضیاب ہوں گے بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ .....''(من لایحضرہ الفقیہ ج2ص615) یہاں سے ہم پر واضح ہوتا ہے کہ ہمیں ہر لمحہ اور ہر وقت ان پر درود وسلام بھیجنا چاہیے تا کہ ہماری حاجات پوری ہوں اور ہمارے اعمال کو قبولیت کا درجہ حاصل ہو کیونکہ ہماری حاجات اور امیدیں بے شمار اور لاتعداد ہیں اور ان کا حصول اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک محمدؐ وآل محمدؑ پر درود نہ بھیجا جائے۔ پروردگار عالم ہمارے سردار اور ہمارے نبی حضرت محمدؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر رحمت نازل فرمائے۔(آمین)

۞۞۞۞۞

تیسرا باب

محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کا طریقہ

یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے اہل بیت علیہم السلام پر درود بھیجنے کی کیفیت کے حوالے سے بہت سی روایات نقل ہوئی ہیں۔ ہم اس بحث میں ان میں سے جو ہمیں میسر ہوسکیں ہیں کا ذکر کریں گے اور ہم اس کی فضیلت کے باب میں کچھ دوسری کیفیات کا بھی جائزہ لینگے۔

ہم علامہ شرف الدین استر آبادی کی کتاب ''تاویل الآیات الظاهرة فی فضائل العترة الطاهرة'' کے صفحہ ۴۵۹ سے یہ عبارت یہاں نقل کرتے ہیں:

محمد ابن عباسؒ نے کہا: عبدالعزیز ابن یحییٰ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے، انہوں نے علی ابن جعد سے، انہوں نے شعیب ابن حکم سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ کو سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں: لَقِیَنِیْ کَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ اِلَیْكَ ھَدِیَّةً قُلْتُ بَلٰی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ خَرَجَ اِلَیْنَا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْكَ فَکَیْفَ الصَّلَاةُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ،کعب ابن عجرۃ سے میری ملاقات ہوئی ،اس نے کہا: کیا میں تمہیں کوئی تحفہ دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔انہوں نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ ہماری طرف آئے۔ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں لیکن یہ بتایئے کہ آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ ۔آپؐ نے فرمایا: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔(مستدرک الوسائل ج5 ص350)

سید نعمت اللہ جزائریؒ کی کتاب ''انوار نعمانیہ'' کے جزء اول کے باب ''نور صلواتی'' سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ فرماتے ہیں: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جو اس بات کی تائید کرتی ہے۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ الصَّلَاۃُ عَلَیْکَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ،جب اللہ تعالیٰ کی جانب یہ آیہ مجیدہ ''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهٗ.... '' نازل ہوئی

تو اصحاب نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔(تاویل الآیات الظاہرہ ص 452)

عامہ اور خاصہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اِنَّ اللہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ.....'' کی تفسیر بیان کی ہے۔ اصحاب فرماتے ہیں ہم نے کہا: یَا رَسُوْلَ اللہِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَیْكَ فَکَیْفَ الصَّلَاۃُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، یا رسول اللہ! ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ آپ پر کیسے سلام کریں لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔(بحار الانوار ج 27 ص 258)

اس روایت کو ثعلبی نے اپنی تفسیر میں، حمیدی نے مجمع بین الصحیحین میں اور بخاری نے اپنی کتاب کے چھٹے جزء میں اور مسلم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ درود

بھیجنے کی مکمل کیفیت ہے۔ اور یہ کم سے کم الفاظ ہیں جن سے درود کو ادا کیا جا سکتا ہے:
"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" یا "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" یا اسی طرح دوسرے الفاظ کے ذریعہ۔

لیکن مخالفین درود میں صرف رسول خداؐ کو شامل کرتے ہیں آل کو شامل نہیں کرتے، یہ ایسی درود ہے جسے اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ یہ وہ درود ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ معتبر اسناد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلَاۃَ الْبَتْرَاءَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الصَّلَاۃُ الْبَتْرَاءُ قَالَ: اَنْ تَقُوْلُوْا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَلْ قُوْلُوْا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ سَمِعَ الصَّادِقُ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَالَ لَہُ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تَبْتُرْھَا لَا تَظْلِمْنَا حَقَّنَا قُلْ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ، مجھ پر درود بترا (دم بریدہ) مت بھیجا کرو۔ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! درود بترا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہنا، تم یوں کہو: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ"۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تو آپؑ نے فرمایا: تم اسے دم بریدہ نہ کرو اور ہمارے حق میں ظلم نہ کرو، اور کہو: وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اخبار صحیحہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ وَلَمۡ یُصَلِّ عَلٰی اٰلِیۡ لَمۡ یَجِدۡ رِیۡحَ الۡجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیۡحَھَا لَیُوۡجَدُ مِنۡ مَسِیۡرَۃِ خَمۡسِمِائَۃِ عَامٍ، جو شخص مجھ پر درود بھیجے لیکن میری آل پر درود نہ بھیجے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا اور اس شخص کے لئے جنت کی خوشبو پچاس ہزار سال کی مسافت پر ملے گی۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص203)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا صَلّٰی عَلَیَّ وَلَمۡ یُتۡبِعۡ بِالصَّلَاۃِ عَلٰی اَھۡلِ بَیۡتِیۡ کَانَ بَیۡنَھَا وَ بَیۡنَ السَّمَاءِ سَبۡعُوۡنَ حِجَابًا وَ یَقُوۡلُ جَلَّ جَلَالُہٗ لَا لَبَّیۡكَ وَلَا سَعۡدَیۡكَ یَا مَلَائِکَتِیۡ لَا تُصۡعِدُوۡا دُعَاءَہٗ اِلَّا اَنۡ یُلۡحِقَ بِنَبِیِّیۡ عِتۡرَتَہٗ فَلَا یَزَالُ مَحۡجُوۡبًا حَتّٰی یُلۡحِقَ بِیۡ اَھۡلَ بَیۡتِیۡ، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے لیکن میرے بعد میرے اہل بیتؑ کا ذکر نہ کرے تو اس درود اور آسمان کے درمیان ستر حجاب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا لَبَّیۡكَ وَلَا سَعۡدَیۡكَ، اے میرے ملائکہ! اس کی دعا کو اُوپر مت لے کر آؤ جب تک یہ میرے نبی کی عترت کو بھی شامل نہ کرے۔ اور یہ حجاب اس وقت تک باقی رہتے ہیں جب تک وہ میرے ساتھ میرے اہل بیتؑ کو بھی شامل نہ کر لے۔ (بحار الانوار ج91 ص56) یہاں پر جزائری اعلی اللہ مقامہ کا کلام ختم ہو گیا۔

''شرح زیارت جامعہ'' کے چوتھے جزء کے صفحہ ۲۷۹ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث کے ذیل میں بیان ہوا ہے، ابی حمزہ نے اپنے والد سے روایت نقل

کرتے ہوئے کہا: وَ اَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا فَاِنَّهُ يَعْنِي التَّسْلِيْمُ لَهُ فِيْمَا وَرَدَ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِكَتِهِ وَ اَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا ثَوَابُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ بِهٰذِهِ الصَّلَوَاتِ قَالَ الْخُرُوْجُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ اللّٰهِ كَهَيْئَةِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ،
اور اللہ تعالیٰ کا قول ''وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز ان سے ہم تک پہنچی ہے اسے تسلیم کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر ہم کیسے محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجیں؟ آپؑ نے فرمایا: یوں کہو: صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتُ مَلَائِكَتِهِ وَ اَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيْعِ خَلْقِهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ۔ میں نے پوچھا: اس شخص کو کیا ثواب ملے گا جو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوگا جیسے کہ ابھی اس کی ماں نے جنا ہو۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص196) یہاں پر اُن کا کلام ختم ہوگیا۔

میں کہوں گا: سابقہ احادیث میں محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجنے کے مختلف الفاظ اور کیفیات بیان کئے گئے ہیں اور اس حدیث میں کچھ دوسری کیفیات بیان کی گئی ہیں جو دعاؤں کی کتابوں میں موجود ہیں اور کیفیات اور الفاظ معصومین علیہم السلام سے منسوب ہیں۔

سابقہ احادیث سے یہ بات ہم پر ظاہر ہوگئی کہ درود کے سلسلہ میں جو عمل مخالفین اور بعض جاہل لوگ انجام دیتے ہیں کہ وہ رسول خداؐ پر درود بھیجتے ہوئے آلؑ کو ساقط کر دیتے ہیں اس درود کو احادیث میں ''درود بترا'' کہا گیا ہے اور یہ اہل بیت علیہم السلام کے حق میں ظلم اور نافرمانی رسل اعظم ہے۔ایسے درود کو اس کے پڑھنے والے کی طرف پھینک دیا جاتا ہے اور وہ اپنے صاحب پر وبال بن جاتا ہے۔رسول خداؐ کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس نے فرمایا ہے ''اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی، جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف نازل کی جاتی ہے''۔

ہم نے بحث سابق میں دیکھا کہ وہ دعا جو دو ''درود'' کے درمیان قرار پائی ہو اسے رد نہیں کیا جاتا۔اسی طرح وہ نماز بھی رد کر دی جاتی ہے جس میں ذکر آل محمدؑ نہ ہو کیونکہ درود دعا کی استجابت کی اہم شرائط میں سے ایک شرط ہے۔

اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے کی ایک شرط بلکہ اہم شرط رسول خداؐ پر ان کے اہل بیتؑ کے ساتھ درود بھیجنا ہے۔اور جنت اس شخص پر حرام ہے جو ان کے حق کو درود سے حذف کرے پس آل محمدؑ کو شامل کرنا ان کی امامت کا اقرار ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور امامت اصول دین میں سے ہے۔پس جو شخص اسے ساقط کرے گا وہ ان فرقوں میں سے ہوگا جو نجات پانے والے نہیں ہیں۔میرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے وہ اس شخص کی طرح ہے جو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا تو اقرار کرتا ہے لیکن امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی معصوم اولاد علیہم السلام کی امامت سے انکار کرتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ جو شخص ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے انکار کرتا ہے وہ اس شخص کے مانند ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے انکار کرتا ہے اور نبوت کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ وہ محمدؐ اوران کی پاکیزہ آلؑ کے صدقے ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں ان کی شفاعت سے محروم نہ رکھے اوران کے دشمنوں کو اپنے فضل وکرم اور احسان سے محروم رکھے اور ان کے کسی عمل کو قبول نہ فرمائے اور انہیں فرعون و ہامان اوران کے لشکر کے ساتھ محشور کرے۔ پروردگار! محمدؐ وآل محمدؑ کے صدقے محمدؐ وآل محمدؑ پر اپنی رحمت نازل فرما اور ہمارے اندر، ان کی معرفت اور محبت میں مزید اضافہ فرما اور ہمیں ان کے ساتھ محشور فرما اور ہمیں ان کے مددگاروں اور ناصروں میں شمار فرما اور ہمیں دنیا وآخرت میں ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما اوران کے دشمنوں پر لعنت فرما خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔

اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ نَفۡسَكَ فَاِنَّكَ اِنۡ لَمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ نَفۡسَكَ لَمۡ اَعۡرِفۡ نَبِیَّكَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ رَسُوۡلَكَ فَاِنَّكَ اِنۡ لَمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ رَسُوۡلَكَ لَمۡ اَعۡرِفۡ حُجَّتَكَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنۡ لَمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ حُجَّتَكَ ضَلَلۡتُ عَنۡ دِیۡنِیۡ، میرے اللہ! مجھے اپنی ذات

کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا نہیں کرے گا تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا، میرے اللہ! مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا نہیں کرے گا تو میں تیری حجت (حجت زمانہ) کو نہیں پہچان سکتا، میرے اللہ! مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما دے کیونکہ اگر تو مجھے اپنی حجت علیہ السلام کی معرفت عطا نہیں کرے گا تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

چوتھا باب

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کا حکم

علماء نے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت آپؐ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب؟ اس بحث کے سلسلہ میں ہم یہاں پر بعض آراء کا ذکر کرتے ہیں۔

سید نعمت اللہ جزائری اعلی اللہ مقامہ اپنی کتاب ''الانوار النعمانیہ'' کے باب ''نور صلواتی'' میں فرماتے ہیں: جب آپؐ کا ذکر آئے اس وقت آپ پر درود بھیجنے کے وجوب اور استحباب کے سلسلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ جس پر اخبار صحیحہ دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کا تذکرہ آجائے درود بھیجنا واجب ہے، اس میں فرق نہیں ہے کہ آپ کے ذکر کی مجلس ایک ہو یا متعدد، اور چاہے اس سے پہلے آپ پر درود پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو، اور چاہے آپ کا ذکر آپ کے نام کے ذریعہ ہو یا لقب کے ذریعہ یا کنیت کے ذریعہ، بلکہ ایسی ضمیر کے ذریعہ ہو جو آپ کی طرف پلٹ رہی ہو کیونکہ یہ آپ کی طرف کنایہ ہوتی ہے۔ کلینیؒ و دیگر علماء نے کثرت اسناد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ'' جس شخص کے پاس میرا تذکرہ آئے اور وہ مجھ پر درود نہ

بھیجے وہ جہنم میں جائے گا اور اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے''۔(اصول کافی ج 2 ص 495)

پس جہاں آپؐ کا تذکرہ آئے وہاں پر درود بھیجنا واجب ہے اگر چہ سننے والا واجب نماز میں مشغول کیوں نہ ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز کو روک کر آپ پر درود بھیجے اور اس درود کی وجہ سے اس کی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہاں پر جزائری اعلی اللہ مقامہ کا کلام ختم ہوتا ہے۔

''شرح زیارت جامعہ'' کے چوتھے جزء کے صفحہ ۲۸۰ میں بیان ہوا ہے: یہ بات جان لینی چاہیے کہ علماء نے اس بات پر اختلاف کیا ہے کہ جب رسول خداؐ کا ذکر آئے تو درود بھیجنا واجب ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں کئی اقوال ہیں۔ اگر چہ میرے نزدیک جو صحیح نظریہ ہے وہ واجب ہونا ہے، البتہ نہ واجب فوری مطلق ہے اور نہ واجب تراخی مطلق۔ یہ اس لئے ہے تاکہ ان دو قسم کی دلیلوں کو جمع کیا جا سکے جن میں سے ایک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فوراً ادا کرنا ضروری ہے اور دیر سے ادا کرنے سے منع کیا ہے جب کہ دوسری آپؐ کے ذکر اور درود میں فاصلہ رکھنے پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ معصومین علیہم السلام سے مروی دعاؤں میں آپؐ کے ذکر اور درود کے درمیان دو سطروں، تین سطروں یا چار سطروں کا فاصلہ ہے۔

علماء کے اقوال میں جو معروف قول ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی نبیؑ، رسول اور ان

کے اہل بیت پر درود بھیجنا واجب نہیں ہے۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت میں درود بترا (دُم بریدہ) سے منع کیا گیا ہے، اور درود بترا سے مراد یہ ہے کہ رسول خداؐ پر درود بھیجی جائے لیکن ان کے ساتھ ان کے اہل بیتؑ پر درود نہ بھیجی جائے۔ اور مشہور یہ ہے کہ اس نہی کو کراہت پر حمل کیا جائے اور رسول خداؐ پر بھیجی جانے والی درود میں ان کے اہل بیتؑ کو شامل کرنا مستحب ہے۔ لیکن جس چیز کو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ نہی حقیقتاً تحریم پر دلالت کرتی ہے اور اس نہی کے ذریعہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ہے: ان لوگوں کی پیروی کرنا جو آپؐ کے اہل بیتؑ پر درود نہیں بھیجتے۔ پس کم از کم انہوں نے اس چیز کو ترک کیا جو مستحب ہے اور انہوں نے (ان کے آل پر درود نہ بھیج کر) یا حرام کام انجام دیا ہے یا مکروہ، پس نہی ان کے حق میں اپنی حقیقت (حرام ہونے) پر دلالت کرے گی، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ کو رسول خداؐ کے ساتھ ملحق کیا ہے جیسا کہ امیر المومنینؑ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا ہے جو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اِنَّ اللهَ تَعَالٰی اخْتَصَّ لِنَفْسِهٖ بَعْدَ نَبِيِّهٖ مِنْ بَرِيَّتِهٖ خَاصَّةً عَلَّاهُمْ بِتَعْلِيَتِهٖ وَ سَمَا بِهِمْ اِلٰی رُتْبَتِهٖ، اللہ تعالیٰ نے ان کی جانشینی کے لئے اپنی مخلوق میں سے ایک خاص گروہ کو منتخب کیا اور ان کو ایک بلند مقام عنایت فرمایا اور ان کو اپنے رسول جتنا رتبہ دیا۔ (بحار الانوار ج 94 ص 112) اور تفسیر فرات ابن ابراہیم نے جعفرؑ ابن محمدؑ کی طرف نسبت دیتے ہوئے حسنؑ ابن علیؑ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں یہ عبارت

ہے: وَ فَضَّلَ اللهُ الصَّلَاةَ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ بِاَلْفِ صَلَاةٍ عَلٰی سَائِرِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الَّذِیْ بَنَاهُ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ بِمَكَّةَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللهِ وَ فَضْلِهٖ وَ عِلْمِ رَسُوْلِ اللهِ فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَحَقُّنَا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْنَا مَعَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَرِيْضَةٌ وَاجِبَةٌ مِنَ اللهِ، اور اللہ نے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت دوسری مساجد میں ہزار رکعت جبکہ بعض روایات میں دس ہزار رکعت نماز ادا کرنے کے برابر قرار دی ہے سوائے اس مسجد کے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ میں تعمیر کی ہے، یہ شرف رسول خداؐ کے مکان اور اس کی فضیلت کی وجہ سے ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ پس ہر مسلمان پر ہمارا یہ حق ہے کہ وہ اللہ کی جانب سے ایک واجب فرض کے عنوان سے ہم پر درود بھیجے۔ (بحار الانوار ج 26 ص 253)

احتمال یہ ہے کہ یہاں پر واجب فریضہ سے مراد مستحب تاکیدی ہو یا انکار کرنے والوں اور نہ چاہنے والوں ''جیسے اہل خلاف'' کے لئے واجب ہو اور اس بات پر قرینہ یہ ہے کہ حدیث میں ''عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں پر ان کا کلام ختم ہو گیا۔

میں کہوں گا: معصومین علیہم السلام کی احادیث سے ہم پر یہ واضح ہو گیا کہ جب

رسول خداؐ کا ذکر آجائے تو آپؐ اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام پر درود بھیجنا واجب ہے۔ اور جہنم کی آگ اس شخص کی جزاء ہے جس کے سامنے رسول خداؐ کا تذکرہ کیا جائے اور وہ ان پر درود نہ بھیجے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ الْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور آیہ شریفہ ''اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَآئِکَتَہٗ...... '' ہمیں اس حکم کے واضح ہونے کو بیان کرتی ہے کیونکہ اس آیہ مجیدہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے مکلفین کیلئے حکم موجود ہے کہ وہ رسول خداؐ پر درود وسلام بھیجیں اور اس حکم میں کسی قسم کا اختیار موجود نہیں ہے۔

اور یہ آیہ مجیدہ ہم پر اس مسئلہ کی اہمیت کو بھی واضح کرتی ہے۔ اسی لئے پروردگار عالم نے اپنی ذات گرامی اور اپنے ملائکہ سے اس کی ابتداء کی اور اپنے بندوں سے چاہا کہ وہ بھی اس راستے پر چلیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ مکلف جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتا وہ ''الذین اٰمنوا، صاحبان ایمان'' کے عنوان میں شامل نہیں ہے یعنی وہ ایمان حقیقی والوں میں شامل نہیں ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس وہ لوگ جو آپؐ پر ائمہ معصومینؑ کی جانب سے منقول احادیث میں بیان کی جانے والی صحیح درود کو ادا کرتے ہیں انہیں ''الذین اٰمنوا، صاحبان ایمان'' کا عنوان شامل کرتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے حکم پر لبیک کہا اور مومنین میں سے ہو گئے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا مومنین کی ایک نشانی ہے اور جو شخص جس قدر

زیادہ درود بھیجے گا اسی قدر اس کے ایمان میں اضافہ ہوگا کیونکہ اس نے اللہ کی ندا پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کی زیادہ سے زیادہ اطاعت کی ہے، پس جب بھی وہ درود بھیجے گا اللہ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' اور یہ مومنین کا ایک خاص امتیاز ہے جس سے دوسرے لوگ محروم ہیں۔

اور میرے اعتقاد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہر مومن پر واجب ہے، کم از کم شکر کے عنوان سے اور اللہ کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے۔ ہماری جانب سے رسول خداؐ کے لئے اس سے زیادہ کیا بہتر ہوسکتا ہے؟ کیا آپ ہی وہ ہستی نہیں ہیں جس نے اسلام کی طرف ہماری ہدایت کی جس میں ہماری حیات اور نجات ہے؟ اور کیا آپ ہی نے ہمیں جنت کے راستے پر نہیں چلایا؟ اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہم حق کو نہ پہچانتے اور ہم گمراہی اور جہالت کے اندھیروں میں ہی بھٹکتے رہتے جیسے زنا کا ارتکاب، شراب خوری، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، بتوں کی پرستش کرنا اور ایسے بڑے بڑے گناہ جن کا ارتکاب جاہلیت کے زمانے کے لوگ کرتے تھے۔ اگر آپؐ نہ ہوتے تو ہم اور وہ لوگ ایک جیسے ہوتے بلکہ ہم شاید ان سے بھی بدتر ہوتے۔ اور انہی ہستیوںؑ نے فرمایا: ''بِنَا عُرِفَ اللّٰهُ وَبِنَا عُبِدَ اللّٰهُ، ہماری (اہل بیتؑ کی) وجہ سے اللہ کی معرفت حاصل کی گئی اور ہماری وجہ سے اللہ کی عبادت کی گئی''۔ (بحار الانوار ج26 ص260) اگر ہم پوری مدت حیات میں مسلسل ان پر درود بھیجتے رہیں تو تب بھی ان کے حق کا ایک ادنیٰ سا حصہ بھی ادا

نہیں کر پائیں گے۔ پس ہم ہر چیز میں ان کے مقروض ہیں خواہ وہ ہماری روح ہو یا جسم، عقل ہو یا اعمال، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: ''خَلَقْتُكَ لِاَجْلِیْ وَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِاَجْلِكَ، میں نے تجھے اپنے لئے خلق کیا ہے اور دنیا کی تمام اشیاء تیرے لئے خلق کی ہیں''۔ کیا ایسی ہستی کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب نہیں جس نے نیکیوں کی طرف ہماری راہنمائی کی؟ اور کتنی ایسی نیکیاں ہیں جو انہوں نے ہمیں بتائیں؟ انہوں نے ہمیں تعلیم دی کہ کس طرح اپنی زندگی گزاریں اور حیات دنیوی میں کس طرح اپنے معاملات کو انجام دیں اور ہم کس طرح اپنے خالق کی رضایت کو حاصل کریں تاکہ وہ ہمیں جنت میں بلند درجات پر فائز کردے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ ان تمام امور کا فائدہ ہماری طرف پلٹتا ہے اور درود کے نتیجہ میں ہمیں ایسا ثواب مل رہا ہے جسے اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اور اس سے مغرور و جاہل کے سوا کوئی روگردانی نہیں کرسکتا جو رحمت الٰہی اور دائمی جنت سے دور ہے اور اس روگردانی کے ذریعہ وہ اس جہنم کی طرف بڑھتا ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا، (ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں)۔

ہم باب فضائل درود میں انشاء اللہ بیان کریں گے کہ درود کی کس قدر فضیلت ہے۔ پس ہر عاقل انسان اپنی زندگی میں ہمیشہ اسے ادا کرنے میں مصروف رہے گا کیونکہ اس عمل کے لئے کوئی چیز مانع نہیں بن سکتی۔

میرا سوال یہ ہے کہ آپ اپنا کتنا وقت درود بھیجنے میں صرف کرتے ہیں؟ اور وہ

کونسا مقصد ہے جس کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں؟ میں یہ کہوں گا کہ یہ انسان کی بدقسمتی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرے یا اس کے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ آجائے لیکن اس کے اعضاء درود کے ذریعہ عجز و انکساری کا اظہار نہ کریں۔ اللہ ہمارے سید و سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی پاک و پاکیزہ اہل بیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرمائے اور دائمی و ابدی لعنت کرے ان کے تمام دشمنوں پر چاہے وہ اولین میں ہوں یا آخرین میں۔

پانچواں باب

محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کی فضیلت

میں نے بہت سی معتبر کتابوں کا مطالعہ کیا تا کہ افضل ترین اعمال کے بارے میں جان سکوں جو بندے کو اپنے آقا و مولا سبحانہ وتعالیٰ سے قریب کر دے اور وہ ان اعمال کے ذریعہ اس کی خوشنودی حاصل کرے لیکن مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے پاک و پاکیزہ اہل بیت علیہم السلام پر درود سے بڑھ کر کوئی افضل عمل نظر نہیں آیا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے بہت سے فوائد ہیں جن کی تعداد کو اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ بعنوان مثال (اسی میں منحصر نہیں) ان میں سے کچھ یہ ہیں: دنیوی اوراخروی حاجات کا پورا ہونا، گناہوں کا ختم ہو جانا، بندے کا اپنے رب سے قریب ہونا اور قیامت کے دن میزان میں رکھی جانے والی تمام چیزوں میں سب سے زیادہ ثقیل اور وزنی ہونا...... الخ۔

میں نے کوشش کی ہے کہ درود کے فضائل کے سلسلہ میں جس قدر فضائل جمع کر سکوں کر لوں لہٰذا میں نے مصادر کی چھان بین شروع کر دی اور اپنے پاس موجود کتابوں میں بحث شروع کر دی۔ اور میری یہ خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ فضائل جمع کرلوں تا کہ اس کتاب کو پڑھنے والے قاری درود کے فضائل، بلند کرامات اور اللہ کی

جانب سے عظیم ثواب سے آگاہ ہو جائیں اور وہ ہر لمحہ درود بھیجنے کا خیال رکھیں اور اسے ہر حالت میں اور ہر جگہ اپنی عادت بنالیں۔ یہ ایک تجربہ شدہ عمل ہے اور جب تک ایمان اور یقین باقی ہو یہ ہر مشکل کا حل اور ہر بیماری کی دوا ہے۔ یہ ایک ایسا ذکر ہے جس سے دل کو اطمینان ملتا ہے جب وہ پریشان ہو اور دل کشادہ ہو جاتا ہے جب تنگدلی ہو۔ میرا اعتقاد ہے کہ کوئی بھی صاحب عقل انسان اس عمل کو ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گا اور نہ اس عمل کو ترک کرے گا جب کہ وہ متواتر احادیث کے ذریعہ اس کی فضیلت سے آگاہ ہو چکا ہو۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس ذکر کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور اسے خلوص نیت کے ساتھ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس میں کوئی ریا یا لالچ نہ ہو اور صرف اور صرف اس کی خوشنودی کے لئے ہو۔ اور میں اللہ سے اس سلسلہ میں مدد، نصرت اور توفیق طلب کرتا ہوں کیونکہ بیشک وہ سننے والا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، اپنے حبیبؐ اور ان کی آلؑ کے صدقے میں جن پر بہترین درود و سلام ہو۔

کچھ اَسرار ایسے ہیں جن کی وجہ سے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کے فضائل کا شمار ممکن نہیں ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص درود پڑھتا ہے وہ توحید، نبوت اور امامت کا اقرار کر رہا ہوتا ہے۔ اور حدیث قدسی میں اس بات کا ذکر موجود ہے: إِنَّ مَنْ قَالَ كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ مُخْلِصًا دَخَلَ الْحِصْنَ الرَّبَّانِيَ وَ مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْحِصْنَ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِ الْبَارِئ وَ بِالطَّبْعِ بِشَرْطِهَا وَ شُرُوْطِهَا وَ الْاِمَامَةُ مِنْ شُرُوْطِهَا ، جو شخص خلوص کے

ساتھ کلمہ توحید پڑھتا ہے وہ اللہ کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور جو شخص اس قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امان میں رہتا ہے لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں اور امامت ان کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ جیسا کہ امام رضا علیہ السلام نے بیان فرمایا تھا: وَ اَنَا مِنْ شُرُوطِهَا، اور میں ان شرائط میں سے ایک ہوں'' اور امامت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک توحید و نبوت کا اعتراف نہ کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے جب بھی کوئی شخص محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود بھیجتا ہے وہ الٰہی قلعے میں داخل ہو جاتا ہے تا کہ عذاب سے امن میں رہے اور جو شخص عذاب سے بچا رہتا ہے وہ کامیاب انسان ہوتا ہے۔ اور اس کے تکرار کے ذریعہ انسان اپنے اس عہد و میثاق کی تجدید کرتا ہے جو اُس سے عالَم میثاق میں لیا گیا تھا۔ پروردگار! ہمیں ہمیشہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے والوں میں سے قرار دے۔

مجھے اس بات پر یقین کامل حاصل ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے عزیز قاری جب محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے فضائل (جو بیان کئے جائیں گے) کے بارے میں آگاہی حاصل کر لیں گے تو جب بھی ان کے لئے ممکن ہوگا درود بھیجنے میں توقف نہیں کرینگے اور انہیں اس عمل سے عشق ہو جائے گا۔ یہ عمل انسان کی زبان پر آسان اور میزان میں سب سے بھاری ہوگا۔ یہ بہت ہی شیریں کلمات ہیں، اسے پڑھنے والے کے دل کو اطمینان میسر ہوتا ہے اور اس کا نفس پاکیزہ ہوتا ہے، یہ کلمات اس کے لئے خوشگواری

لاتے ہیں اوراس کی وجہ سے اس کی مشکلات دور ہوتی ہیں، اس کے غم اور الم دور ہوتے ہیں اور یہ کلمات شیطانوں کے وسوسوں کو مٹا دیتے ہیں، یہ ذکر خلوت کا ساتھی اور اکیلے پن کا مونس ہے، دلوں کو روشن کرتا ہے اور کرب کو دور کرتا ہے اور بہت سی ایسی خصوصیات اور کرامات ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ اس بات میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ یہ اللہ کا ذکر ہے، اور ''اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ، آگاہ ہو جاؤ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے''۔ (سورہ رعد آیت 28) پس اے اہل ایمان! اس کا تجربہ کریں کیونکہ تجربہ جیسا کہ کہا جاتا ہے برہان سے بھی مضبوط اور بڑا ہوتا ہے۔

ہم اپنا زیادہ تر وقت بغیر کسی فائدے کے گزار دیتے ہیں بلکہ کھیل کود اور لہو و لعب اور گناہ میں بسر کر دیتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ مناسب عمل ہوگا کہ ہم اپنے ضائع ہونے والے وقت کو جس کے بارے میں بلا شبہ ہم سے حساب بھی لیا جائے گا ''وَعَنۡ عُمُرِهٖ فِیۡمَا اَفۡنَاهُ، اور انسان کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے اسے کس چیز میں صرف کیا'' ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان اوقات کو اس عمل (دُرود) کے ذریعہ اپنے گناہوں کو ختم کرنے اور نیکیاں کمانے میں صرف کریں۔ کتنے ایسے اوقات ہیں جنہیں ہم ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ یا ہوائی اڈوں پر انتظار میں گزار دیتے ہیں، کچھ اوقات سفر کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں، کچھ اوقات مہمانی اور دعوتوں میں گزر جاتے ہیں، اس کے علاوہ بہت سے اوقات ہیں جو ایسے ہی گزر جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان اوقات سے

استفادہ کریں اور اپنے قیمتی وقت کو درود پڑھنے میں صرف کریں۔ان اوقات کا گزرنا تو ہے خواہ غیبت میں گزریں یا بغیر کسی فائدے والی گفتگو میں یا بغیر کسی غور وفکر کے خاموشی میں گزریں۔لیکن اگر ایسے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کے بجائے ہم محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجیں تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم نیکیاں کمائیں گے، اپنے گناہوں کو مٹائیں گے اور شیطان اور اس کے وسوسوں کو بھی خود سے دور رکھیں گے۔ ہمارا وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور یہ وقت واپس نہیں آئے گا چاہے ہم اس پر خوش ہوں یا نہ ہوں۔ پس کیوں نہ ہم اپنی قیمتی فرصتوں کو بروئے کار لائیں اور ان کو اس کام میں صرف کریں جس کا پروردگار عالم نے ہمیں حکم دیا ہے: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، اے صاحبان ایمان! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کرو''۔(سورہ احزاب آیت 56) اگر ہم ایسا کریں تو اس صورت میں ہم اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں سے ہو جائینگے اور ہم ''صاحبان ایمان'' میں سے قرار پائینگے۔اللہ کی یہ نداء کسی زمانے یا کسی خاص مکان کے ساتھ مقید نہیں بلکہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے جیسا کہ ملائکہ کے لئے ہے کہ ''لَا يَفْتُرُونَ'' یعنی ملائکہ ہمیشہ انجام دیتے ہیں۔ اور اس کرامت اور خاص فضیلت کے ساتھ وہ ''الَّذِينَ آمَنُوا'' کے عنوان سے مخاطب قرار پاتے ہیں۔ اور اس مقام پر جسے مخاطب قرار دیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مولا کی صدا پر لبیک کہے کیونکہ وہ اس نداء کو قبول کرنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتا ہے۔اسے اسی طینت طاہرہ سے خلق کیا گیا ہے

جسے شیریں پانی سے گوندھا گیا ہے، اور جو طینت ''بلیٰ، ہاں'' کے ذریعہ جواب دیتی ہے اگروہ اس جواب کی اہل نہ ہوتی تو اسے پروردگار عالم مخاطب ہی نہ کرتا۔ اور اس نداء کا جو جواب مطلوب ہے وہ ہے محمدؐ اور ان کے برگزیدہ، پاک و پاکیزہ آلؑ پر درود بھیجنا اور ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' کے علاوہ دیگر افراد اس خطاب میں شامل ہی نہیں ہیں کیونکہ وہ اس خطاب کی اہلیت، استعداد اور قابلیت ہی نہیں رکھتے اور ان کا جواب کا ردّ کرنا اس لئے ہے کہ ان کی طینت تلخ پانی اور مٹی سے گوندھی گئی ہے اور انہیں جب مخاطب کیا گیا تھا انہوں نے تو ''نعم'' کے ذریعہ جواب دیا ہے۔ اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک و پاکیزہ آل علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

چھٹا باب

فضائل درود

۱۔ شیخ ابوجعفر محمد ابن بابویہؒ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ ابن سنان سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قَالَ النَّبِیُّ ذَاتَ یَوْمٍ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ اَلَا اُبَشِّرُكَ فَقَالَ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تَزَلْ مُبَشِّرًا بِكُلِّ خَیْرٍ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ اٰنِفًا بِالْعَجَبِ قُلْتُ مَا الَّذِیْ اَخْبَرَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِیْ اِذَا صَلّٰی عَلَیَّ وَ اَتْبَعَ بِالصَّلَاةِ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِیْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ سَبْعِیْنَ صَلَاةً وَ اِنَّهٗ لَمُذْنِبٌ خَطَّاءٌ ثُمَّ تَحَاتُّ عَنْهُ الذُّنُوْبُ كَمَا تَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ وَ سَعْدَیْكَ یَا مَلَائِكَتِیْ اَنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ سَبْعِیْنَ صَلَاةً وَ اَنَا اُصَلِّیْ عَلَیْهِ سَبْعَمِائَةِ صَلَاةٍ فَاِذَا صَلّٰی عَلَیَّ وَ لَمْ یُتْبِعِ الصَّلَاةَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِیْ كَانَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ السَّمَاءِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا وَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی لَا لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ وَ لَا سَعْدَیْكَ یَا مَلَائِكَتِیْ لَا تُصْعِدُوْا دُعَاءَهٗ اِلَّا اَنْ یُلْحِقَ بِنَبِیِّیْ عِتْرَتَهٗ فَلَا یَزَالُ مَحْجُوْبًا حَتّٰی یُلْحِقَ بِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ ، ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں بشارت

دے دوں؟۔آپؐ نے فرمایا: ضرور دیجئے، میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپؐ ہمیشہ اچھائی کی خبر دینے والے ہیں۔رسول خداؐ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے جبرئیل امین نے ایک عجیب خبر دی ہے۔امیر المومنینؑ نے فرمایا: یا رسول اللہ! وہ کون سی خبر ہے جو انہوں نے آپ کو دی ہے؟۔رسول خداؐ نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میں سے کوئی شخص جب مجھ پر درود بھیجتا ہے اور میرے ساتھ میرے اہل بیتؑ پر بھی درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں اگر چہ وہ گناہگار اور خطا کار ہی کیوں نہ ہو پھر اس کے گناہ اس طرح سے جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لبیک اے میرے عبد! اے میرے ملائکہ! تم اس پر ستر مرتبہ درود بھیج رہے ہو اور میں اس پر سات سو مرتبہ درود بھیج رہا ہوں۔لیکن اگر وہ شخص میرے بعد میرے اہل بیتؑ پر درود نہ بھیجے تو اس درود اور آسمان کے درمیان ستر حجاب قائم ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لبیک نہیں ہے (اے میرے عبد) اے میرے ملائکہ! تم اس کی دعا کو اس وقت تک او پر مت لانا جب تک یہ میرے نبیؐ کے ساتھ ان کی عترت پر بھی درود نہ بھیجے۔اور وہ حجاب اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک وہ میرے ساتھ میرے اہل بیتؑ پر بھی درود نہ بھیجے۔(مستدرک الوسائل ج 5 ص354)

۲۔ شیخ ابوجعفر محمد ابن بابویہؒ نے ابی بصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے

روایت کی ہے کہ: اِذَا ذُکِرَ النَّبِيُّ فَاَکْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ صَلَاةٍ فِيْ اَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللّٰهُ اِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةِ اللّٰهِ وَ صَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ فَمَنْ لَمْ يَرْغَبْ فِيْ هٰذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُوْرٌ قَدْ بَرِءَ اللّٰهُ مِنْهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَهْلُ بَيْتِهِ ، جب نبیؐ کا ذکر کیا جائے تو تم کثرت کے ساتھ درود بھیجو کیونکہ جو شخص ان پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ کی ہزار صفوں کے ساتھ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتا ہے اور کائنات کی کوئی چیز ایسی باقی نہیں بچتی جسے اللہ نے خلق کیا ہے مگر یہ کہ وہ اس شخص پر درود نہ بھیجتی ہو (اللہ اور ملائکہ کے درود کی وجہ سے)۔ پس اس عمل سے مغرور جاہل کے علاوہ کوئی روگردانی نہیں کرسکتا جس سے اللہ، اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔(وسائل الشیعہ ج7ص193)

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی عظمت کو دیکھیں۔ یہ حدیث (میری نظر میں) جب بھی نبیؐ کا ذکر آئے ان پر اور ان کے اہل بیتؑ پر درود بھیجنے کو واجب قرار دیتی ہے۔ اور درود کی فضیلت کو بیان کرتی ہے اور اس بات کو بھی بیان کرتی ہے کہ جو شخص ان پر اور ان کے اہل بیتؑ پر درود نہ بھیجے اس پر اللہ کی جانب سے درود نہیں بھیجا جائے گا بلکہ اللہ، رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ اس سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں اور یقیناً ان ہستیوں کی بیزاری سوائے خسارہ کے اور کچھ نہیں۔

۳۔ اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے، آپؑ نے

فرمایا: اَنَا عِندَ الْمِیزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَمَنْ ثَقُلَتْ سَیِّئَاتُہُ عَلٰی حَسَنَاتِہِ جِئْتُ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ حَتّٰی اُثْقِلَ بِھَا حَسَنَاتِہِ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: میں قیامت کے دن میزان کے وقت موجود ہوں گا اور جس کے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا وہاں میں درود کو رکھوں گا جس کی وجہ سے اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص195)

میں کہوں گا: اے اہل ایمان! کیا آپ کی نیکیوں کا پلہ آپ کے گناہوں سے بھاری ہے جس کی وجہ سے آپ احتیاج نہ رکھتے ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کی نیکیوں کے پلہ کو بھاری کریں؟ یا آپ مجھ جیسے ہیں جن کے گناہوں کا پلہ بہت ہی بھاری ہے جسے گناہوں اور خطاؤں نے وزنی کر دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو میرے ساتھ آیئے تاکہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہ السلام پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں تاکہ رحمۃ للعالمین کی نظر کرم و رحمت کے مستحق قرار پائیں اور میزان کے موقع پر ان سے ملاقات کر سکیں جیسا کہ انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے، میرے ماں باپ ان پر فدا ہوں، وہ اپنی رحمت کے پرچم کے سائے تلے ہمیں جگہ عطا فرمائیں اور ہماری نیکیوں کے پلہ کو ان پر اور ان کے اہل بیت طیبین و طاہرین علیہم السلام پر بھیجے گئے درود کے ذریعہ بھاری کر سکیں۔ پروردگارا! ہمیں اس خوشگوار چمن کو دیکھنے اور محمدؐ اور ان کی عترتؑ کی نظر کرم کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی توفیق عطا فرما، تیرے اس عظیم حق کا واسطہ جو ان ہستیوں پر ہے اور ان کے حق کا

واسطہ جو تجھ پر ہے۔

۴۔ سابقہ اسناد کے ذریعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔آپؑ نے فرمایا: حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ، ہر دعا اور آسمان کے درمیان اس وقت تک ایک حجاب قائم رہتا ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجی جائے۔(وسائل الشیعہ ج7 ص96)

۵۔ تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ایک پہاڑی کے پاس آئے،(ایک طویل حدیث ہے) آپؐ نے فرمایا: اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الَّذِيْنَ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِمْ خَفَّفَ اللّٰهُ الْعَرْشَ عَلٰى كَوَاهِلِ ثَمَانِيَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ بَعْدَ اَنْ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى تَحْرِيْكِهٖ وَ هُمْ خَلْقٌ كَثِيْرٌ لَا يَعْرِفُ عَدَدَهُمْ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، اے پہاڑ! میں تجھ سے محمدؐ اور ان کے اہل بیت پاک کی عظمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جن کے اسماء مبارکہ کے ذکر کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے عرش کو آٹھ ملائکہ کے شانوں پر ہلکا کر دیا تھا۔ جب کہ اس سے پہلے ملائکہ کی ایک کثیر تعداد عرش کو ہلا بھی نہیں سکی تھی جبکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ان کی تعداد کے بارے میں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔(بحارالانوار ج 9 ص314)

اس واقعہ کو امام علیہ السلام نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا ہے۔رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ الْعَرْشَ خَلَقَ لَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّيْنَ اَلْفَ رُكْنٍ وَ خَلَقَ عِنْدَ كُلِّ رُكْنٍ ثَلَاثَمِائَةِ اَلْفٍ وَ سِتِّيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَوْ اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَصْغَرِهِمْ فَالْتَقَمَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ مَا كَانَ ذٰلِكَ بَيْنَ لَهَوَاتِهِ اِلَّا كَالرَّمْلَةِ فِي الْمَفَازَةِ الْفَضْفَاضَةِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ يَا عِبَادِي احْتَمِلُوْا عَرْشِيْ هٰذَا فَتَعَاطَوْهُ فَلَمْ يُطِيْقُوْا حَمْلَهُ وَلَا تَحْرِيْكَهُ فَخَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَاحِدًا فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يُزَعْزِعُوْهُ فَخَلَقَ اللّٰهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَشَرَةً فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يُحَرِّكُوْهُ فَخَلَقَ اللّٰهُ بِعَدَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ جَمَاعَتِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يُحَرِّكُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِجَمِيْعِهِمْ خَلُّوْهُ عَلَيَّ اُمْسِكْهُ بِقُدْرَتِيْ فَخَلَّوْهُ فَاَمْسَكَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِقُدْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِثَمَانِيَةٍ مِنْهُمْ احْمِلُوْهُ اَنْتُمْ فَقَالُوْا يَا رَبَّنَا لَمْ نُطِقْهُ نَحْنُ وَ هٰذَا الْخَلْقُ الْكَثِيْرُ وَ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ فَكَيْفَ نُطِيْقُهُ الْاٰنَ دُوْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَنِّيْ اَنَا اللّٰهُ الْمُقَرِّبُ لِلْبَعِيْدِ وَ الْمُذَلِّلُ لِلْعَبِيْدِ وَ الْمُخَفِّفُ لِلشَّدِيْدِ وَ الْمُسَهِّلُ لِلْعَسِيْرِ اَفْعَلُ مَا اَشَاءُ وَ اَحْكُمُ مَا اُرِيْدُ اُعَلِّمُكُمْ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُوْنَهَا يَخِفُّ بِهَا عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَ مَا هِيَ يَا رَبَّنَا قَالَ تَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ فَقَالُوْهَا فَحَمَلُوْهُ وَ خَفَّ عَلٰى كَوَاهِلِهِمْ كَشَعْرَةٍ نَابِتَةٍ عَلٰى كَاهِلِ رَجُلٍ جَلْدٍ قَوِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِسَائِرِ تِلْكَ الْاَمْلَاكِ خَلُّوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الثَّمَانِيَةِ عَرْشِيْ لِيَحْمِلُوْهُ وَ طُوْفُوْا اَنْتُمْ حَوْلَهُ وَ سَبِّحُوْنِيْ وَ مَجِّدُوْنِيْ وَ

قَدِّسُوْنِيْ فَاِنِّيْ اَنَا اللّٰہُ الْقَادِرُ عَلٰی مَا رَاَیْتُمْ وَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو خلق فرمایا تو اس کے تین لاکھ ساٹھ ہزار رکن تھے اور ہر رکن کے پاس تین لاکھ ساٹھ ہزار ملائکہ خلق فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اگر ان میں سے سب سے چھوٹے کو بھی یہ حکم دیتا کہ ساتوں آسمان اور زمین کو نگل لے تو وہ اس کے حلق میں طویل صحرا میں پھیلے ہوئے ریت کے ایک ذرّہ کی مانند سے بڑھ کر نہ ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے میرے بندو! میرے اس عرش کو اٹھالو، انہوں نے اطاعت کی لیکن وہ اسے نہ اٹھا سکے اور نہ ہی ہلا سکے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک اور کو بھی خلق فرمایا لیکن وہ بھی عرش کو نہ ہلا سکے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید دس کو خلق فرمایا لیکن اس کے باوجود بھی وہ نہ ہلا سکے (اس کے بعد اللہ نے ان میں سے ہر کی تعداد کے برابر ایک پوری جماعت خلق فرمائی لیکن اس کے باوجود بھی وہ نہ ہلا سکے)۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان سب سے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو میں اسے اپنی قدرت سے اٹھاتا ہوں، پس ملائکہ نے چھوڑ دیا اور ہٹ گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے عرش کو اپنی قدرت سے اٹھایا۔ پھر ان میں سے آٹھ ملائکہ سے فرمایا: تم لوگ اسے اٹھاؤ۔ انہوں نے کہا: پروردگار! جب ہم سب مل کر بھی اسے نہ اٹھا سکے تو اب صرف ہم اسے کیسے اٹھا سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: کیونکہ میں اللہ ہوں جو بعید کو قریب کرتا ہے، مغرور کو ذلیل کرتا ہے، شدید کو خفیف بنا دیتا ہے اور مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔ میں جو چاہوں

کرسکتا ہوں اور جس چیز کا ارادہ کروں وہ ہوجاتی ہے۔ میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم انہیں اپنی زبان پر جاری کروجس کی وجہ سے عرش تمہارے لئے ہلکا ہوجائے گا۔ انہوں نے کہا: پروردگار! وہ کون سے کلمات ہیں؟ فرمایا: تم کہو: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيۡنَ۔ جب انہوں نے یہ کلمات ادا کئے تو عرش الٰہی کو اٹھا پائے اوران کے کندھوں پر اتنا ہلکا ہوگیا جیسے کوئی بال کسی مضبوط آدمی کے کاندھوں پر ہوتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے ارشادفرمایا: میرے عرش کو ان آٹھ ملائکہ کو اٹھانے دو اور تم لوگ اس کے گرد طواف کرو اور میری تسبیح کرو اور تقدیس و بزرگی کو بیان کرو، بلاشبہ میں ہر اس چیز پر قدرت رکھتا ہوں جسے تم نے اب تک دیکھا ہے اور کائنات کی ہر چیز پر میں قدرت رکھتا ہوں۔ (بحارالانوار ج27 ص97)

پس آپ پر یہ بات واضح ہوگئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام پر درود بھیجنے کی وجہ سے ملائکہ عرش الٰہی کو اٹھا سکے اور اگر ان پر درود نہ بھیجتے تو وہ اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

۶۔ شیخ صدوقؒ نے اپنی اسناد سے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ امامؑ سے سوال کیا گیا: جمعہ کے دن سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشادفرمایا: اَنَّهُ سُئِلَ مَا اَفۡضَلُ الۡاَعۡمَالِ يَوۡمَ الۡجُمُعَةِ قَالَ لَا اَعۡلَمُ عَمَلًا اَفۡضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، میں محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے سے بڑھ کر کسی عمل کے افضل ہونے

کے بارے میں نہیں جانتا۔ (تأویل الآیات الظاہرۃ ص 454)

۷۔ شیخ مفیدؒ نے کتاب ''مقنعہ'' میں امام جعفر صادقؑ سے ذکر کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اِذَا كَانَتْ عَيْشَةُ الْخَمِيْسِ وَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَعَهَا اَقْلَامُ الذَّهَبِ وَ صُحُفُ الْفِضَّةِ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، جب جمعرات کی شام اور جمعہ کی شب آتی ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ محمدؐ و آل محمدؑ پر بھیجے جانے والے درود کے علاوہ کسی اور چیز کو نہیں لکھتے یہاں تک کہ جمعہ کے دن کا سورج غروب ہو جاتا ہے۔ (روضۃ الواعظین ج2 ص 333)

۸۔ محقق اردبیلیؒ سے ''زبدۃ البیان'' میں روایت ہے کہ: اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْعِلْمِ الْمَكْنُوْنِ وَ لَوْ لَا اَنَّكُمْ سَاَلْتُمُوْنِيْ مَا اَخْبَرْتُكُمْ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى وَكَّلَ بِيْ مَلَكَيْنِ فَلَا اُذْكَرُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فَيُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ لَهُ ذَانِكَ الْمَلَكَانِ غَفَرَ اللهُ لَكَ وَ قَالَ اللهُ وَ مَلَائِكَتُهُ اٰمِيْنَ وَ لَا اُذْكَرُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ لَا غَفَرَ اللهُ لَكَ وَ قَالَ اللهُ وَ مَلَائِكَتُهُ اٰمِيْنَ، کہا گیا یا رسول اللہ! آپ اللہ کے اس قول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: ''اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ'' آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ پوشیدہ علوم میں سے ہے اگر تم لوگ مجھ سے اس کے بارے میں نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دو فرشتے موکل کئے ہیں، جب

کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ آجائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ اور اس کے ملائکہ ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں: آمین۔ اور جب کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: اللہ تمہیں معاف نہ کرے اور اللہ اور اس کے ملائکہ ان دو فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں: آمین۔ (مستدرک الوسائل ج 5 ص 352، مفتاح الفلاح ص 39)

میں کہتا ہے: اس حدیث کے بیان کے بعد، ایک مسلمان کس بات کا انتخاب کرے گا؟ وہ اپنے حق میں مغفرت کی دعا چاہے گا یا مغفرت نہ ہونے کی دعا۔ اس مرحلہ میں اس کا دارو مدار اس بات کے علاوہ کسی دوسری چیز پر نہیں ہے کہ جب رسول خداؐ کا تذکرہ آئے تو محمدؐ و آل محمد پر درود بھیجا جائے۔

۹۔ امام جعفر صادق ؑ سے ذکر کیا گیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: الصَّدَقَةُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَلْفِ حَسَنَةٍ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَلْفٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَ يَحُطُّ اللهُ فِيهَا أَلْفًا مِنَ السَّيِّئَاتِ وَ يَرْفَعُ فِيهَا أَلْفًا مِنَ الدَّرَجَاتِ وَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ يَزْهَرُ نُورُهُ فِي السَّمَاوَاتِ إِلَى يَوْمِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ فِي السَّمَاوَاتِ لَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، شب جمعہ اور

روز جمعہ صدقہ کرنا ہزار نیکیوں کے برابر ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجنا ہزار نیکیوں کا ثواب رکھتا ہے اور اللہ اس کی وجہ سے ہزار گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہزار درجات کو بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص شب جمعہ اور روز جمعہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے اس کا نور قیامت تک آسمانوں میں چمکتا رہے گا اور آسمانوں میں اللہ کے ملائکہ اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہینگے اور جو ملائکہ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موکل ہیں وہ قیامت تک اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہینگے۔ (تأویل الآیات الظاہرۃ ص455)

میں کہوں گا: اس عظیم فضیلت کو دیکھیں جسے پروردگار عالم نے محمدؐ اور ان کے اہل بیت اطہارؑ کو عطا فرمایا ہے اور ان کے سبب اپنے بندوں پر اتنی عظیم جزا کے ذریعہ کرم کیا ہے ایک ایسے عمل کی وجہ سے جس میں ہمیں صرف چند جملے ادا کرنے ہیں جن کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور یہ طبیعی عمل ہے کہ اس کی کچھ شرط وشروط ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پس وہ بد بخت ہی ہوگا جو اس فضیلت کو حاصل کرنا نہیں چاہے؟

۱۰۔ شیخ ابو الفتوح رازی اپنی تفسیر میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کے حوالے سے حدیث میں فرماتے ہیں: جب آدمؑ نیند سے بیدار ہوئے تو حوا کو دیکھا۔ انہوں نے چاہا کہ حوا کی طرف ہاتھ بڑھائیں تو ملائکہ نے منع کیا۔ آدم نے کہا: کیا اللہ نے انہیں

میرے لئے خلق نہیں کیا ہے؟ ملائکہ نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے لیکن جب تک مہر ادا نہ کیا جائے۔ پوچھا: اس کا مہر کیا ہے؟ ملائکہ نے کہا: مہر یہ ہے کہ آپ تین مرتبہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجیں۔

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے: مَنْ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ اَلْفًا اَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَ مَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا، جو شخص محمدؐ اور آل محمدؐ پر دس مرتبہ درود بھیجے اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نہیں سنا: ''اللہ اور اس کے ملائکہ تم پر درود بھیجتے ہیں تا کہ تمہیں گمراہی سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں اور اللہ مومنین پر بڑا مہربان ہے''۔ (اصول کافی ج2 ص493)

۱۲۔ انہیں دونوں ہستیوں میں سے ایک سے نقل ہے: مَا فِی الْمِيْزَانِ شَیْءٌ اَثْقَلَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَتُوْضَعُ اَعْمَالُهُ فِی الْمِيْزَانِ فَتَمِيْلُ بِهٖ فَيُخْرِجُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِیْ مِيْزَانِهٖ فَتَرَجَّحُ، میزان میں محمدؐ وآل محمدؐ پر بھیجے گئے درود سے بڑھ کر کوئی بھاری چیز نہیں ہوگی اور جب آدمی کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو وہ ہلکا ہو جائے گا۔ پس اس وقت رسول خداؐ درود کو میزان میں رکھیں گے اور اس کا میزانِ عمل بھاری ہو جائیگا۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص192)

میں کہوں گا: کیا تم نہیں چاہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے اہل بیت علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ذریعہ تمہارا خزانہ پُر ہوتا کہ قیامت کے دن تمہارے میزان عمل میں رکھا جائے اورتمہارے اعمال کا پلڑا بھاری ہوجائے۔

۱۳۔ شیخ صدوقؒ نے امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، آپؑ نے فرمایا: مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ بِهٖ ذُنُوْبَهٗ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهَا تَهْدِمُ الذُّنُوْبَ هَدْمًا، جوشخص اپنے گناہوں کا کفارہ ادا نہ کرسکے اسے چاہیے کہ چاہیے کہ وہ محمدؐ وآل محمدؑ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ یہ عمل اس کے تمام گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔(وسائل الشیعہ ج7 ص194)

میں کہوں گا: کیا گناہوں کے ختم ہونے کی وجہ اس کے سوا کچھ ہے کہ ان ہستیوں کی اللہ کے نزدیک بہت زیادہ فضیلت ہے؟ اور یہ ہستیاں رحمۃ للعالمین کے مصداقوں میں سے ہیں اورانہیں کی وجہ سے وہ مجسم گناہ معاف کئے جاتے ہیں جن کا کفارہ ادا کرنے کی انسان میں طاقت نہیں ہے۔کیااس عمل سے بھی کوئی آسان عمل ہوسکتا ہے؟ کیا اس سے بھی زیادہ کوئی وسیع رحمت ہے؟ اور یہ حدیث آیہ شریفہ ''وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ'' کا معنی واضح کردیتی ہے۔

۱۴۔ قطب راوندی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً بِنِيَّةٍ وَ اِخْلَاصٍ مِنْ قَلْبِهٖ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ مِنْهَا ثَلَاثُوْنَ لِلدُّنْيَا وَ سَبْعُوْنَ لِلْاٰخِرَةِ، جس نے دل سے خلوص نیت کے

ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے اہل بیت علیہم السلام پر ایک مرتبہ درود بھیجا پروردگار عالم اس کی سو حاجتوں کو پورا فرماتا ہے جن میں سے تیس دنیاوی حاجتیں اور ستر اخروی حاجتیں ہوتی ہیں۔(بحارالانوار ج 91 ص 70)

میں کہوں گا: آیئے ہم اپنے دل سے خلوص نیت کے ساتھ، اپنے شعور، اپنے اعضاء وجوارح اور احساس کے اخلاص کے ساتھ دعا کریں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۔ میری آنکھیں تیرے لئے گریہ کرتی ہیں لیکن کسی گناہ کی وجہ سے نہیں۔

۱۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّیْ وَ شَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ یَّغْفِرَ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ،جس شخص نے مجھ پر محبت اور شوق کے ساتھ ایک دن میں تین مرتبہ درود بھیجا تو پروردگار عالم اس کی گزشتہ رات اور اس دن کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔(مستدرک الوسائل ج 5 ص 331)

۱۶۔ شہید اولؒ کے مجموعہ میں رسول خداؐ سے روایت ہے کہ: اِنَّ الشَّیْطَانَ اثْنَانِ شَیْطَانُ الْجِنِّ وَ یَبْعُدُ بِلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ شَیْطَانُ الْاِنْسِ وَ یَبْعُدُ بِالصَّلَاةِ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِهٖ ،آپؐ نے فرمایا: شیطان دو قسم کے ہیں: ایک شیطان جنات میں سے ہے جو ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ'' پڑھنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیطان انسانوں میں سے ہے جو محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے ذریعہ

دور ہوتا ہے۔(مستدرک الوسائل ج5ص342)

۱۷۔ رسول خداؐ سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ: آپؐ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوبِهِ ذَرَّةٌ ، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے گناہوں کا ایک ذرّہ بھی باقی نہیں بچے گا۔(بحارالانوار ج91ص63)

میں کہوں گا: یہ ''قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، کہہ دیجئے اے رسول! میں تم سے اجر رسالت کچھ نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے اہل بیت سے مودت کرو'' (سورہ شوری آیت 23) کے باب میں سے ہے۔

۱۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا پروردگار عالم اس کے لئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دے گا۔(جامع الاخبار ص ۵۹)

کتاب ''قطرہ'' کے مصنف فرماتے ہیں: جس کو نقل کیا جا رہا ہے اس کی میرے بعض شاگردوں نے بھی تائید کی ہے جو صاحبان علم میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں آنکھوں کی ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوا جس کی وجہ سے مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں میری بینائی نہ چلی جائے۔ میں نے خواب میں کسی کو دیکھا جو مجھے حکم دے رہا تھا کہ درود زیادہ سے زیادہ پڑھوں۔ اس کے بعد میں نے مسلسل درود پڑھنا شروع کیا اور پروردگار عالم نے درود کی برکت سے مجھے شفا عطا فرمائی۔ میں جو درود پڑھ رہا تھا وہ یہ ہے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَ دَوَاءٍ، پروردگار! محمد و آل محمد

پر رحمت نازل فرما ہر بیماری اور اس کی دوا کی مقدار کے برابر''۔

۱۹۔ ابن مسعودؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ: اَوۡلَی النَّاسِ بِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اَکۡثَرُھُمۡ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیۡ دَارِ الدُّنۡیَا ، قیامت کے دن میرے نزدیک وہ شخص سب سے بہتر ہوگا جس نے دنیاوی زندگانی میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا ہو۔ (مکارم الاخلاق ص ۳۱۲)

میں کہوں گا: کیا آپ دوسروں پر سبقت نہیں لینا چاہتے کہ رسول خداؐ کے نزدیک ہوں تا کہ قیامت کے دن ان کے نزدیک سب سے بہتر ہوں؟

۲۰۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: رَاَیۡتُ الۡبَارِحَۃَ عَمِّیۡ حَمۡزَۃَ بۡنَ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ وَ اَخِیۡ جَعۡفَرَ بۡنَ اَبِیۡ طَالِبٍ وَ بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمَا طَبَقٌ مِنۡ نَبِقٍ فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ النَّبِقُ عِنَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً ثُمَّ تَحَوَّلَ الۡعِنَبُ رُطَبًا فَاَکَلَا سَاعَۃً فَدَنَوۡتُ مِنۡھُمَا وَ قُلۡتُ بِاَبِیۡ اَنۡتُمَا اَیُّ الۡاَعۡمَالِ وَجَدۡتُمَا اَفۡضَلَ قَالَا فَدَیۡنَاکَ بِالۡاٰبَاءِ وَ الۡاُمَّھَاتِ وَجَدۡنَا اَفۡضَلَ الۡاَعۡمَالِ الصَّلَاۃَ عَلَیۡکَ وَ سَقۡیَ الۡمَاءِ وَ حُبَّ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں میرے چچا حمزہؑ اور میرے بھائی جعفرؑ ابن ابی طالبؑ کو دیکھا کہ ان کے درمیان بیری کے درخت کے پھل کا ایک طشت رکھا ہوا ہے۔ ان دونوں نے اسے کچھ دیر کھایا۔ اس کے بعد وہ انگور میں تبدیل ہو گیا، پھر اس کے بعد انگور کھجور میں تبدیل ہو گئے۔ ان دونوں حضرات نے کچھ دیر ان سے بھی کھایا۔ میں ان دونوں کے قریب گیا اور کہا: میرے

ماں باپ آپ دونوں پر فدا ہوں، آپ دونوں نے کس عمل کو سب سے زیادہ افضل پایا؟ ان دونوں نے فرمایا: ہم اور ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، ہم نے سب سے افضل عمل آپ پر درود بھیجنا، پانی پلانا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت کرنا پایا۔ (کشف الیقین ص ۲۳۱)

۲۱۔ شیخ ابوالفتوح رازی نے اپنی تفسیر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اُسْرِیَ بِیْ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ اِلَی السَّمَاءِ فَرَاَیْتُ مَلَکًا لَهُ اَلْفُ یَدٍ لِکُلِّ یَدٍ اَلْفُ اِصْبَعٍ وَ هُوَ یُحَاسِبُ وَ یَعُدُّ بِتِلْكَ الْاَصَابِعِ فَقُلْتُ لِجَبْرَئِیْلَ مَنْ هٰذَا الْمَلَكُ وَ مَا الَّذِیْ یُحَاسِبُهُ قَالَ هٰذَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ عَلٰی قَطْرِ الْمَطَرِ یَحْفَظُهَا کَمْ قَطْرَةً تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَقُلْتُ لِلْمَلَكِ اَنْتَ تَعْلَمُ مُذْ خَلَقَ اللّٰهُ الدُّنْیَا کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَ اللّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِلٰی خَلْقِهٖ غَیْرَ اَنِّیْ اَعْلَمُ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ اَعْلَمُ تَفْصِیْلًا کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی الْبَحْرِ وَ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی الْبَرِّ وَ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی الْعُمْرَانِ وَ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی الْبُسْتَانِ وَ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی السَّبَخَةِ وَ کَمْ قَطْرَةً نَزَلَتْ فِی الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ حِفْظِهٖ وَ تَذَکُّرِهٖ حِسَابَهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِسَابٌ لَا اَقْدِرُ عَلَیْهِ بِمَا عِنْدِیْ مِنَ الْحِفْظِ وَ التَّذَکُّرِ وَ الْاَیْدِیْ وَ الْاَصَابِعِ فَقَالَ اَیُّ حِسَابٍ هُوَ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِكَ یَحْضَرُوْنَ مَجْمَعًا فَیَذْکُرُ اسْمُكَ عِنْدَهُمْ فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ فَاَنَا لَا اَقْدِرُ عَلٰی حَصْرِ

ثَوَابِهِمْ ، جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا جس کے ہزار ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں ہزار انگلیاں تھیں اور وہ ان انگلیوں سے حساب اور گننے کا کام کرتا تھا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ فرشتہ کون ہے اور یہ کس چیز کا حساب کرتا ہے؟۔ جبرائیلؑ نے کہا: یہ فرشتہ اس بات پر مامور ہے کہ بارش کے قطروں کو گنے کہ آسمان سے زمین پر بارش کے کتنے قطرے برسے۔ پھر میں نے فرشتہ سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب سے اللہ نے دنیا کو خلق کیا ہے بارش کے کتنے قطرے زمین پر گرے ہیں؟۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرما کر اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہے، میرے علم میں ہے کہ آسمان سے کتنے قطرے زمین پر گرے ہیں اور میں یہ بات بھی تفصیل سے جانتا ہوں کہ ان میں سے کتنے قطرے سمندر میں گرے اور کتنے خشکی پر، کتنے قطرے کھیتوں میں اور کتنے باغات میں، کتنے قطرے بنجر زمین میں اور کتنے قبرستان میں۔ پھر رسول خداؐ نے فرمایا: مجھے اس کے حافظہ اور کثیر حساب کی وجہ سے تعجب ہوا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ایک ایسی چیز ہے جس کا حساب میں اپنے حافظہ میں نہیں رکھ پاتا اور میرے ہاتھ اور انگلیاں اس کا شمار نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا: وہ کس چیز کا حساب ہے؟ اس نے کہا: جب آپ کی امت کا کوئی گروہ ایک جگہ جمع ہو اور جب آپ کا ذکر ان کے سامنے آئے اور وہ آپ پر درود بھیجیں، میں ان کے اس عمل کے ثواب کو شمار نہیں کر سکتا۔ (مستدرک الوسائل ج 5 ص 355)

۲۲۔ محدث نوریؒ نے نقل کیا ہے اپنے ہم عصر شیخ احمد ابن زین الدین سے: انہوں نے کہا: میں نے خواب میں امام سجادؑ کو دیکھا۔ میں نے ان کے سامنے قیامت کے لئے زادراہ نہ ہونے اور توبہ خالص اور اعمال صالح انجام دینے کی توفیق نہ ہونے کی شکایت کی۔ انہوں نے جواب میں مجھ سے فرمایا: جو چیز تمہارے لئے لازم ہے وہ یہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؑ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو۔ اور ہم تمہارے بھیجے ہوئے درود کے بدلے تمہارے لئے اُن اعمال صالح کو قیامت تک انجام دینگے جن کو انجام دینے کی تمہیں توفیق حاصل نہیں ہوئی۔

میں کہوں گا: اے میرے مومن بھائی! کیا اس سے بھی کوئی آسان عمل تمہارے لئے ہوسکتا ہے؟۔

۲۳۔ ایک شخص کو دیکھا گیا کہ وہ طواف، سعی اور دوسرے وقوف کے مقامات پر محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے سوا کوئی دعا نہیں مانگتا تھا۔ اس سے کہا گیا: تم منقول دعاؤں میں سے کچھ کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: میں نے عہد کیا ہے کہ کسی بھی دعا کو درود کا شریک قرار نہیں دوں گا۔ جب میرے باپ کا انتقال ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہو گیا ہے۔ اس بات نے مجھے غمزدہ کر دیا۔ (اسی رات دفن سے پہلے) میں نے خواب میں رسول خداؐ کو دیکھا تو ان سے متمسک ہوا اور ان سے اپنے باپ کی شفاعت کی درخواست کی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ سود کھاتا تھا اور جو بھی سود کھاتا ہے اس کی جزا دنیا

اور آخرت میں یہی ہوتی ہے۔ لیکن تمہارا باپ ہر رات سوتے وقت سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا تھا، اس لئے ان کے حق میں تمہاری درخواست کو قبول کرتا ہوں اور ان کی بخشش کا سامان مہیا کرتا ہوں۔ پس میں نے اپنے باپ کے چہرے کو چمکتے ہوئے دیکھا اور ان کو دفن کرتے وقت میں نے کسی ہاتف غیبی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: تمہارے باپ پر اللہ کی عنایت اور ان کی مغفرت کا سبب ان کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔

۲۴۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: آپؑ نے کسی آدمی سے پوچھا: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا فَقَالَ لِیْ مَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی قُلْتُ کُلَّمَا ذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ قَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ لِیْ لَقَدْ کَلَّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هٰذَا شَطَطًا فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَکَیْفَ هُوَ فَقَالَ کُلَّمَا ذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ، اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی'' کا معنیٰ کیا ہے؟ اس نے کہا: جب بھی اس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ نے یہ بڑی ذمہ داری عائد کی۔ اس نے کہا: وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: جب بھی اس نے اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجا۔ (اصول کافی ج 2 ص 494)

یقیناً محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا ہی تسبیح، تقدیس، تہلیل اور تکبیر الٰہی ہے۔

۲۵۔ محدث نوریؒ نے اپنی کتاب ''دار السلام'' میں کتاب ''ریاض الاذھان'' سے ذکر کیا ہے: کسی عورت نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ وہ مختلف قسم کے عذابوں میں

مبتلا ہے۔ وہ اس بات پر روتی رہی اور بہت غمگین ہوگئی۔ پھر ایک دن اور رات کے بعد دوبارہ اپنی بیٹی کو دیکھا کہ وہ بہت خوش اور مسرور ہے اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں بیٹھی ہوئی ہے اس نے اس ماجرا کے بارے میں پوچھا تو بیٹی نے جواب دیا: میں اپنے جرائم اور گناہوں کی وجہ سے عذاب الٰہی میں مبتلا تھی ایک دن ایک شخص اس قبرستان سے گزرا اور اس نے محمدؐ و آل محمدؐ پر کئی مرتبہ درود بھیجا اور اس کے ثواب کو اہل قبور پر تقسیم کیا گیا اور اس کی وجہ سے اہل قبور کا عذاب ختم ہو گیا اور درود کے نتیجہ میں وہ حوروں اور محلات کے مستحق قرار پائے۔

۲۶۔ محدث نوریؒ نے کتاب ''شفاء الاسقام'' سے محمد ابن سعید سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے: اس نے کہا: میں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا کہ ہر رات سونے سے پہلے اتنی مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجوں گا۔ ایک رات میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک کمرے میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کمرے میں داخل ہوئے، آپ کے نورانی جمال کی وجہ سے کمرے کی دیواریں روشن ہوگئیں اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: وہ منہ کہاں ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے تا کہ میں اس کا بوسہ لوں؟ مجھے اپنے منہ کو آگے کرتے ہوئے حیا محسوس ہوئی اور میں نے اپنا چہرہ آگے کر دیا اور انہوں نے میرا چہرہ چوم لیا۔ زیادہ خوشی کی وجہ میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے گھر والوں کو بھی جگایا۔ وہ کمرہ ان کی پاکیزہ خوشبو سے معطر

تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کمرہ مشک و اذفر سے بھرا ہوا ہے۔ وہ خوشبو میرے چہرے سے آٹھ دن تک آتی رہی جسے ہر شخص محسوس کرتا تھا۔

۲۷۔ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ: اِذْ نَجَّیْنَا کُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ قَالَ وَ کَانَ مِنْ عَذَابِهِمُ الشَّدِیْدِ اَنَّهٗ کَانَ فِرْعَوْنُ یُکَلِّفُهُمْ عَمَلَ الْبِنَاءِ عَلَى الطِّیْنِ وَ یَخَافُ اَنْ یَهْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ فَاَمَرَ بِتَقْیِیْدِهِمْ وَ کَانُوْا یَنْقُلُوْنَ ذٰلِكَ الطِّیْنَ عَلَى السَّلَالِیْمِ اِلَى السُّطُوْحِ فَرُبَّمَا سَقَطَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ فَمَاتَ اَوْ زَمِنَ لَا یَحْفِلُوْنَ بِهِمْ اِلٰى اَنْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْ لَهُمْ لَا یَبْتَدِئُوْنَ عَمَلًا اِلَّا بِالصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ لِیَخِفَّ عَلَیْهِمْ فَکَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَیَخِفُّ عَلَیْهِمْ وَ اَمَرَ کُلَّ مَنْ سَقَطَ فَزَمِنَ مِمَّنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ اَنْ یَقُوْلَهَا عَلٰى نَفْسِهِ اِنْ اَمْکَنَهٗ اَیِ الصَّلَاةَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ اَوْ یُقَالَ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یُمْکِنْهُ فَاِنَّهٗ یَقُوْمُ وَ لَا (تَقْلِبُهٗ یَدٌ) فَفَعَلُوْهَا فَسَلِمُوْا قَالَ وَ فِیْ قَوْلِهٖ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَکُمْ وَ ذٰلِكَ لَمَّا قِیْلَ لِفِرْعَوْنَ اِنَّهٗ یُوْلَدُ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مَوْلُوْدٌ یَکُوْنُ عَلٰى یَدِهٖ هَلَاکُكَ فَاَمَرَ بِذَبْحِ اَبْنَائِهِمْ فَکَانَتِ الْوَاحِدَةُ مِنْهُنَّ تُصَانِعُ [الْقَوَابِلَ] عَنْ نَفْسِهَا کَیْلَا تَنِمَّ عَلَیْهَا وَ یَتِمَّ حَمْلُهَا ثُمَّ تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِیْ صَحْرَاءَ اَوْ غَارِ جَبَلٍ اَوْ مَکَانٍ غَامِضٍ وَ تَقُوْلُ عَلَیْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ الصَّلَاةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ فَیُقَیِّضُ اللّٰهُ لَهٗ مَلَکًا یُرَبِّیْهِ وَ یُدِرُّ مِنْ اِصْبَعٍ لَبَنًا یَمُصُّهٗ وَ مِنْ اِصْبَعٍ طَعَامًا لَیِّنًا یَتَغَذَّاهُ اِلٰى اَنْ نَشَأَ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ وَ کَانَ مَنْ سَلِمَ مِنْهُمْ وَ

نَشَأَ اَکْثَرَ مِمَّنْ قُتِلَ وَ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَاءَ کُمْ یَبْغُوْنَهُنَّ وَ یَتَّخِذُوْنَهُنَّ اِمَاءَ فَضَجُّوْا اِلٰی مُوْسٰی وَ قَالُوْا یَفْتَرِعُوْنَ بَنَاتِنَا وَ اَخَوَاتِنَا فَاَمَرَ اللّٰهُ تِلْكَ الْبَنَاتِ کُلَّمَا رَاَیْنَ مِنْ ذٰلِكَ رَیْبٌ صَلَّیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ فَکَانَ اللّٰهُ یَرُدُّ عَنْهُنَّ اُولٰئِكَ الرِّجَالَ اِمَّا بِشُغْلٍ اَوْ مَرَضٍ اَوْ زَمَانَةٍ اَوْ لُطْفٍ مِنْ اَلْطَافِهٖ فَلَمْ یَفْتَرِشْ مِنْهُنَّ امْرَئَةً بَلْ دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذٰلِكَ عَنْهُنَّ بِصَلَاتِهِنَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِیْ ذٰلِکُمْ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنْجَاءِ الَّذِیْ اَنْجَاکُمْ مِنْهُمْ رَبُّکُمْ بَلَاءٌ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّکُمْ عَظِیْمٌ کَبِیْرٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا اِذَا کَانَ الْبَلَاءُ یُصْرَفُ عَنْ اَسْلَافِکُمْ وَ یَخِفُّ بِالصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ اَفَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّکُمْ اِذَا شَاهَدْتُمُوْهُ، اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اِذْ نَجَّیْنَا کُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ'' سے ''یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے شدید عذاب میں سے ایک عذاب یہ تھا کہ فرعونی کارندے انہیں مکانات بنانے کیلئے لے کر جاتے تھے اور وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں یہ لوگ بھاگ نہ جائیں اس لئے وہ انہیں ان کے پاؤں کو باندھ لیا کرتے تھے اور اسی حالت میں وہ لوگ گیلی مٹی اٹھا کر سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر تک لے جاتے تھے۔ جب ان میں سے کوئی اوپر سے گرتا تھا تو یا تو مر جاتا تھا یا معذور ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ وہ کام اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود نہ بھیجیں تا کہ یہ کام ان کے لئے آسان ہو

جائے اور وہ ایسا ہی کرنے لگے۔ جو لوگ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنا بھول جاتے تھے وہ معذور ہو جاتے تھے۔

امام علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآئَکُمْ '' کے ذیل میں فرمایا: وہ (فرعونی) کچھ خواتین کو دائی کی شکل میں ان کے پاس بھیجتے تھے تا کہ ان کا حمل ضائع کیا جاسکے۔ اور جن کا حمل محفوظ رہتا تھا وہ اپنے بچے کو صحرا یا کسی پہاڑ کے غار یا کسی گہری جگہ میں رکھ کر ان پر دس مرتبہ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود پڑھ کر پھونک دیتی تھیں۔ پروردگار عالم اس کے نتیجہ میں ایک فرشتہ کو معین کرتا تھا جو ان کی تربیت کرتا تھا اور اس فرشتہ کی ایک انگلی سے بچے کیلئے دودھ بہتا تھا تا کہ وہ اسے چوسے اور ایک انگلی سے نرم غذا مہیا ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جاتے اور بنی اسرائیل کے بچوں میں اکثریت ان ہی کی تھی جو سالم رہے۔

امام علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآئَکُمْ '' کے ذیل میں فرمایا: وہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو اپنی کنیزی میں لیتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس شکایت لے کر آئے اور کہنے لگے کہ یہ لوگ ہماری بیٹیوں اور بہنوں کے لئے قرعہ لگاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی خواتین کو حکم دیا کہ وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔

امام علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَ فِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ '' کے ذیل میں فرمایا: جب محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے ذریعہ تمہارے بزرگوں

سے بلائیں دور کی گئیں تو تم لوگ کیوں اس پر عمل نہیں کرتے ہو۔(تفسیر امام حسن عسکری ص243)

اے عزیز! کیا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے کی طرح کوئی ایسی دوا ہے جو ہر بلا کو دور کر سکتی ہو اور بیماریوں سے بچا سکے یا ان کا علاج کر سکے۔ اگر آپ کسی ایسے علاج کے بارے میں جانتے ہیں تو آپ کو آپ کے رب کی قسم ہے کہ آپ مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں۔

۲۸۔ شیخ صدوقؒ نے اپنے اسناد سے علی ابن محمد عسکری علیہما السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اِنَّمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا لِکَثْرَةِ صَلَاتِهٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ،اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل اس لئے بنایا کہ وہ محمدؐ و اہل بیت محمدؐ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرتے تھے۔(وسائل الشیعہ ج 7 ص 194)

اے عزیز! کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری ایک خاص منزلت ہو؟۔

۲۹۔ محمد ابن ابی حمزہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مَنْ قَالَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ وَ قِیَامِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِمِثْلِ الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ وَ الْقِیَامِ ،جو شخص اپنے رکوع، سجدوں اور قیام میں ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کہتا ہے اس کے حق میں رکوع، سجدوں اور

قیام جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔(ثواب الاعمال ص ۳۴)

۳۰۔ کئی اصحاب نے احمد ابن محمد انہوں نے حسین ابن سعید انہوں نے ابراہیم ابن ابی البلاد اور انہوں نے عبدالسلام ابن عبدالرحمن ابن نعیم سے روایت کی ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ دَخَلْتُ الطَّوَافَ فَلَمْ یُفْتَحْ لِیْ شَیْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا الصَّلَاۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ سَعَیْتُ فَکَانَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِمَّنْ سَئَلَ اَفْضَلَ مِمَّا اُعْطِیتَ، میں نے جب طواف شروع کیا تو کوئی دوسری دعا نہیں پڑھی بلکہ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا رہا اور جب سعی کی تو اس وقت بھی یہی عمل انجام دیتا رہا۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: جن لوگوں نے بھی دعا کی ہے ان میں سے جس قدر تمہیں عطا کیا گیا ہے کسی دوسرے کو عطا نہیں کیا گیا۔(وسائل الشیعہ ج13 ص336)

کتاب ''قطرہ'' کے مصنف فرماتے ہیں: اور روایت مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا تمام اعمال سے بہتر ہے۔

۳۱۔ شیخ احمد ابن زین الدین ذکر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ذکر سے مراد وہ ہے جسے لفظ کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اور ذکر میں سب سے بہتر محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا ہے، یہ توبہ کئے بغیر ہی گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجنا بھی افضل ترین اذکار میں سے ہے۔ بے شک ان کے اعداء پر لعنت بھیجنا اصلاح احوال، حاجت روائی اور رکاوٹوں کی دوری کے ذریعہ دنیا میں شفاعت کا سبب بنتا

ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ سے سلامتی اور جنت کے حصول کا باعث تھی۔

میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور ان کے تمام دشمنوں پر لعنت فرما۔

۳۲۔ علامہ الحاج میرزا حسن حائری فرماتے ہیں: وہ ذکر مشترک جو تمام حاجات کیلئے پڑھنا مناسب ہے وہ ہے محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنا۔ بے شک اس کی تاثیر معجزہ کی حد تک جا پہنچتی ہے۔

۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر آجائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (کشف الغمۃ ج2 ص62، مکارم الاخلاق ص312)

میں کہوں گا: بخل ایک ناپسندیدہ عادت ہے جو مومنین کی خصلت اور امتیازات میں سے نہیں ہوسکتی اور ہم میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے کہ وہ اس قبیح عادت کا حامل قرار پائے۔

۳۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، آپؐ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِيْ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَّ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰى عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ، میری امت سے جو شخص دل سے خلوص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اس کے دس درجات کو بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے

نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہوں کو مٹا دے گا۔(مکارم الاخلاق ص 312)

۳۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رَاَیۡتُ رَجُلًا فِی الۡمَنَامِ مِنۡ اُمَّتِیۡ عَلَی الصِّرَاطِ یَرۡجُفُ اَحۡیَانًا وَ یَحۡبُوۡ اَحۡیَانًا وَ یَتَعَلَّقُ اَحۡیَانًا فَجَاءَتۡہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ وَ اَقَامَتۡہُ عَلٰی قَدَمَیۡہِ حَتّٰی مَضٰی عَلَی الصِّرَاطِ ، میں نے خواب میں اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جو صراط پر کبھی لڑکھڑاتا تھا، کبھی گرتا تھا اور کبھی لٹکتا تھا۔ اس وقت اس کے پاس وہ درود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا اور وہ اس درود کے باعث اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر پل صراط سے گزر گیا۔(روضۃ الواعظین ج2 ص322)

۳۶۔ معصومؑ کا فرمان ہے کہ: مَنۡ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَعۡطَاہُ اللّٰہُ اَجۡرَ اثۡنَیۡنِ وَ سَبۡعِیۡنَ شَھِیۡدًا وَ خَرَجَ مِنۡ ذُنُوۡبِہٖ کَیَوۡمَ وَلَدَتۡہُ اُمُّہٗ ، جو شخص ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا اور اسے گناہوں سے ایسے پاک کرے گا جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو۔(مستدرک الوسائل ج5 ص335)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۳۷۔ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ: اِنَّ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡلَ جَمَعُوۡا اَمۡوَالَھُمۡ لِشِرَاءِ الۡبَقَرَۃِ فَوَسَّعَ اللّٰہُ جِلۡدَ الثَّوۡرِ حَتّٰی وُزِنَ مَا مُلِئَ بِہٖ جِلۡدُہٗ فَبَلَغَ خَمۡسَۃَ اٰلَافِ اَلۡفِ دِیۡنَارٍ فَقَالَ بَعۡضُ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡلَ لِمُوۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامُ وَ ذٰلِکَ

بِحَضْرَةِ الْمَقْتُوْلِ الْمَنْشُوْرِ الْمَضْرُوْبِ بِبَعْضِ الْبَقَرَةِ لَا نَدْرِیْ اَیُّهُمَا اَعْجَبُ
اِحْیَاءُ اللّٰهِ هٰذَا وَ اِنْطَاقُهُ بِمَا نَطَقَ اَوْ اِغْنَاؤُهُ لِهٰذَا الْفَتٰی بِهٰذَا الْمَالِ الْعَظِیْمِ
فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ یَا مُوْسٰی قُلْ لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ اُطَیِّبَ فِی الدُّنْیَا
عَیْشَهُ وَ اُعَظِّمَ فِیْ جِنَانِیْ مَحَلَّهُ وَ اَجْعَلَ بِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ فِیْهَا مُنَادَمَتَهُ
لِیَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ هٰذَا الْفَتٰی اِنَّهُ كَانَ قَدْ سَمِعَ مِنْ مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ ذِكْرَ مُحَمَّدٍ وَ
عَلِیٍّ وَ اٰلِهِمَا الطَّیِّبِیْنَ وَ كَانَ عَلَیْهِمْ مُصَلِّیًا وَ لَهُمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ مِنَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ وَ الْمَلَائِكَةِ مُفَضِّلًا فَلِذٰلِكَ صَرَفْتُ اِلَیْهِ الْمَالَ الْعَظِیْمَ لِیَتَنَعَّمَ
بِالطَّیِّبَاتِ وَ یَتَكَرَّمَ بِالْهِبَاتِ وَ الصِّلَاتِ وَ یَتَحَبَّبَ بِمَعْرُوْفِهِ اِلٰی ذَوِی
الْمَوَدَّاتِ وَ یَكْبِتَ بِنَفَقَاتِهِ ذَوِی الْعَدَاوَاتِ قَالَ الْفَتٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ كَیْفَ اَحْفَظُ
هٰذِهِ الْاَمْوَالَ اَمْ كَیْفَ اَحْذَرُ مِنْ عَدَاوَةِ مَنْ یُعَادِیْنِیْ فِیْهَا وَ حَسَدِ مَنْ یَحْسُدُنِیْ
لِاَجْلِهَا قَالَ قُلْ عَلَیْهَا مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ مَا كُنْتَ تَقُوْلُهُ
قَبْلَ اَنْ تَنَالَهَا فَاِنَّ الَّذِیْ رَزَقَكَهَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مَعَ صِحَّةِ الْاِعْتِقَادِ یَحْفَظُهَا
عَلَیْكَ اَیْضًا بِهٰذَا الْقَوْلِ مَعَ صِحَّةِ الْاِعْتِقَادِ فَقَالَهَا الْفَتٰی فَمَا رَامَهَا حَاسِدٌ لَهُ
لِیُفْسِدَهَا اَوْ لِصٌّ لِیَسْرِقَهَا اَوْ غَاصِبٌ لِیَغْصِبَهَا اِلَّا دَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهَا
بِلَطِیْفَةٍ مِنْ لَطَائِفِهِ حَتّٰی یَمْتَنِعَ مِنْ ظُلْمِهِ اخْتِیَارًا اَوْ مَنَعَهُ مِنْهُ بِآفَةٍ اَوْ دَاهِیَةٍ
حَتّٰی یَكُفَّهُ عَنْهُ كَفَّ اضْطِرَارٍ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا قَالَ مُوْسٰی لِلْفَتٰی ذٰلِكَ وَ
صَارَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ بِمَقَالَتِهِ حَافِظًا قَالَ هٰذَا الْمَنْشُوْرُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا

سَئَلَكَ بِهٖ هٰذَا الْفَتٰى مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ التَّوَسُّلِ بِهِمْ اَنْ تُبْقِيَنِيْ فِي الدُّنْيَا مُتَمَتِّعًا بِاِبْنَةِ عَمِّيْ وَ تُخْزِيَ عَنِّيْ اَعْدَائِيْ وَ حُسَّادِيْ وَ تَرْزُقَنِيْ فِيْهَا خَيْرًا كَثِيْرًا طَيِّبًا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا مُوْسٰى اِنَّ لِهٰذَا الْفَتٰى الْمَنْشُوْرِ بَعْدَ الْقَتْلِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ قَدْ وَهَبْتُ لَهٗ لِمَسْئَلَتِهٖ وَ تَوَسُّلِهٖ بِمُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ سَبْعِيْنَ سَنَةً تَمَامَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً صَحِيْحَةٌ حَوَاسُّهٗ ثَابِتٌ فِيْهَا جَنَانُهٗ قَوِيَّةٌ فِيْهَا شَهَوَاتُهٗ يَتَمَتَّعُ بِحَلَالِ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ يَعِيْشُ وَ لَا يُفَارِقُهَا وَ لَا تُفَارِقُهٗ فَاِذَا حَانَ حِيْنُهٗ حَانَ حِيْنُهَا وَ مَاتَا جَمِيْعًا مَعًا فَصَارَا اِلٰى جِنَانِيْ فَكَانَا زَوْجَيْنِ فِيْهَا نَاعِمَيْنِ ، بنی اسرائیل نے گائے کو خریدنے کیلئے اپنے اموال جمع کئے، اللہ تعالیٰ نے بچھڑے کی کھال کو اتنی وسعت عطا کی کہ اس میں پچاس ہزار دینار سما گئے۔ جب گائے کے جسم کے ایک حصہ کو مقتول کے جسم سے مس کیا جا رہا تھا بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے حضرت موسیٰ ؑ سے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ ان دو میں سے کون سا زیادہ تعجب خیز ہے، اللہ تعالیٰ کا اسے زندہ کرنا اور اس کا گفتگو کرنا یا اللہ کا گائے کے مالک جوان کو کثیر مال کے ذریعہ بے نیاز کر دینا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی کہ ''اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ تم میں سے جو چاہتا ہے کہ اس کی زندگی پاکیزہ ہو اور میں جنت میں اپنے محل اسے عطا کروں اور جنت میں محمدؐ و آل محمدؑ کو ان کا ساتھی قرار دوں تو اسے چاہیے کہ وہ بھی اس جوان جیسا عمل انجام دے۔ اس جوان نے موسیٰ ابن عمران سے محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کا ذکر سنا تھا اور ان پر درود

بھیجتا تھا اور انہیں تمام مخلوقات جن، انس اور ملائکہ سے افضل قرار دیتا تھا اسی لئے اسے اتنا کثیر مال عطا کیا گیا۔ اس جوان نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس مال کی حفاظت کیسے کروں؟ اس مال کی وجہ سے جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے اس سے خود کو کیسے بچاؤں؟ اور جو اس کی وجہ سے مجھ سے حسد کرتا ہے اس کے حسد سے کیسے بچوں؟ آپؑ نے فرمایا: محمدؐ اور ان کے پاکیزہ اہل بیتؑ پر درود بھیج کر تم اس مال پر دم کرو جس طرح یہ مال ملنے سے پہلے تم ان ہستیوں پر درود بھیجا کرتے تھے۔ وہ ذات جس نے اس مبارک کلام کو صحیح اعتقاد کے ساتھ ادا کرنے کی وجہ سے یہ مال عطا کیا ہے وہی ذات صحیح اعتقاد کے ساتھ اسی کلام مبارک کو ادا کرنے پر اس کی حفاظت بھی کرے گی۔ اس جوان نے یہ کلمات ادا کئے جس کی وجہ سے جب بھی کوئی حاسد حسد کرنے لگتا اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جوان سے یہ بات کہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت کلام کی وجہ سے اس جوان کی حفاظت کی تھی تو زندہ کئے جانے والے جوان نے کہا: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو اس جوان نے تجھ سے کیا تھا کہ محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اس دنیا میں اپنی چچازاد کے ساتھ سکون اور خوشی سے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما۔ اس کی دعا اور محمدؐ و آل محمدؐ سے توسل کی وجہ سے انہیں اپنی طبعی عمر ایک سو تیس سال کے علاوہ ستر سال مزید عطا کئے گئے۔ اس عرصہ میں اس کے تمام حواس بالکل درست رہے، اس کی جوانی باقی رہی، اس کی

شہوات اور طاقت محفوظ رہی اور وہ دنیاوی لذتوں سے استفادہ کرتا رہا۔ جب ان کا آخری وقت آ پہنچا تو دونوں کا ایک ساتھ انتقال ہوا اور وہ دونوں میری جنت کی طرف منتقل ہو گئے اور وہ دونوں جنت میں بھی ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے کے ہمسر و ساتھی قرار پائے۔ (تفسیر امام حسن عسکری ص 279)

میں کہوں گا: اگر اعتقاد صحیح ہو تو اس کا نتیجہ ایسا ہی نکلتا ہے۔

۳۸۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: اِذَا کَانَتْ لَكَ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ حَاجَۃٌ فَابْدَأْ بِمَسْئَلَۃِ الصَّلَاۃِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یُسْئَلَ حَاجَتَیْنِ فَیَقْضِیَ اِحْدَاھُمَا وَ یَمْنَعَ الْاُخْرٰی، جب بھی اللہ کی بارگاہ میں تمہاری کوئی حاجت ہو تو اپنی دعا کا آغاز رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود کے ذریعہ کرو، اس کے بعد اپنی حاجت کو طلب کرو بے شک پروردگار عالم کی شان و عظمت اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ وہ ایک حاجت کو تو پوری کرے لیکن دوسری حاجت کو پوری نہ کرے۔ (نہج البلاغہ ص 538)

۳۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: اِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقُلِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ بَارِكْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِكَ وَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَ عَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَ اَجْسَادِھِمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ قَالَ مَنْ قَالَھَا فِیْ دُبُرِ الْعَصْرِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَ مَحَا عَنْہُ مِائَۃَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَ قَضٰی لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ حَاجَۃٍ وَ رَفَعَ لَہٗ بِھَا

مِائَةَ اَلْفِ دَرَجَةٍ ، جب تم جمعہ کے نمازِ دن عصر پڑھ لوتو کہو: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام پر اپنی بہترین رحمت کو نازل فرما جو تیرے پسندیدہ اوصیاء ہیں اوران پر اپنی بہترین برکتیں نازل فرما۔ ان پر، ان کی روحوں پر اور ان کے جسموں پر سلام ہو اور تیری رحمت اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔ جو شخص عصر کی نماز کے بعد یہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے ہزار گناہوں کو ختم کرے گا اور اس کی ہزار حاجتوں کو پورا فرمائے گا اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند فرمائے گا۔ (تہذیب الاحکام ج3 ص19)

۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى آلِي لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ، جو شخص مجھ پر درود بھیجے لیکن میرے اہل بیت علیہم السلام پر درود نہ بھیجے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا اور جنت کی بُو اُس سے پچاس ہزار سال مسافت کی دوری پر ہوگی۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص203)

۴۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ فِي صَلَاتِهِ سَلَكَ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ ، تم میں سے جو شخص نماز پڑھے لیکن اپنی نماز میں رسول خداؐ پر درود نہ بھیجے تو وہ جنت کی راہ پر نہیں چلا۔ (المحاسن ج1 ص95)

میں کہوں گا: یہ حدیث ہم پر واضح کرتی ہے کہ نماز میں درود بھیجنا واجب ہے

یعنی درود کے بغیر نماز قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اس نماز کے پڑھنے والے نے ایک حرام فعل انجام دیا جو اسے غیر جنت (دوزخ) تک لے جائے گا کیونکہ اس دنیا کے بعد یا جنت ہوگی یا دوزخ۔ اسی لئے تو شافعی نے کہا: ''مَنۡ لَمۡ یُصَلِّ عَلَیۡکُمۡ لَا صَلَاۃَ لَہٗ، جس نے آپ ہستیوںؑ پر درود نہیں بھیجا اس کی نماز نہیں ہوئی''۔ پس درود بھیجنا نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اور نماز وہ عمل ہے اگر اسے قبول کیا گیا تو دوسرے اعمال بھی قبول کئے جائیں گے اور اگر نماز کو رد کر دیا گیا تو دوسرے اعمال بھی رد کر دیئے جائیں گے۔ ''وَ قَدِمۡنَا اِلٰی مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰهُ هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ، اور انہوں نے جو عمل کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراکندہ ذرّوں کی طرح کر دیا''۔ (سورہ فرقان آیت 23)

۴۲۔ علی ابن ابراہیم نے اپنے والد سے اور انہوں نے نوافلی سے اور انہوں نے سکونی سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: مَنۡ دَعَا وَلَمۡ یَذۡکُرِ النَّبِیَّ رَفۡرَفَ الدُّعَاءُ عَلٰی رَأۡسِهٖ فَاِذَا ذَکَرَ النَّبِیَّ رُفِعَ الدُّعَاءُ ، جو شخص دعا کرے لیکن رسول خداؐ کا ذکر نہ کرے تو اس کی دعا کو اس کے سر پر لٹکا دیا جائے گا۔ جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے گا تو اس کی دعا کو آسمان کی طرف بلند کر دیا جائے گا۔ (جمال الاسبوع ص ۲۴۲، عدۃ الداعی ص ۱۶۶)

میں کہوں گا: جس طرح اس سے پہلے والی حدیث ہم پر یہ واضح کرتی ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے اسی طرح یہ حدیث ہم پر

اس بات کو واضح کرتی ہے کہ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنا دعا کے صحیح ہونے اور اس کی قبولیت کی شرط ہے۔

۴۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ: مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُدْرِكَ الْقَائِمَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، جو شخص فجر اور ظہر کی نماز کے بعد ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ'' کہتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک قائم آل محمدؑ کو درک نہ کرلے۔ (مستدرک الوسائل ج 5 ص 96)

۴۴۔ ابو علی اشعری نے محمد ابن عبد الجبار سے اور انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے ابی اسامہ زید شحام سے اور انہوں نے محمد ابن مسلم سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجْعَلُ لَكَ ثُلُثَ صَلَوَاتِيْ لَا بَلْ اَجْعَلُ لَكَ نِصْفَ صَلَوَاتِيْ لَا بَلْ اَجْعَلُهَا كُلَّهَا لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذًا تُكْفٰى مَئُوْنَةَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ، ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی درود کے تیسرے حصے کو آپ کے لئے قرار دیتا ہوں بلکہ اپنی درود کے آدھے حصے کو بلکہ پورے درود کو آپ کے لئے قرار دیتا ہوں۔ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں یہی درود تمہاری دنیا اور آخرت کے خرچ کے لئے کافی ہے۔ (اصول کافی ج 2 ص 491)

اسی سلسلہ میں ابی بصیر سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ''پورے درود کو آپ کے لئے قرار دیتا ہوں'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جب بھی اسے کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے اس وقت تک دعا نہیں کرتا تھا جب تک محمدؐ وآل محمدؐ پر درود نہ بھیجے۔ پہلے ان پر درود بھیجتا تھا اس کے بعد اپنی حاجات کو طلب کرتا تھا۔

۴۵۔ ہمارے متعدد ساتھیوں نے سہل ابن زیاد سے اور انہوں نے جعفر ابن محمد اشعری سے اور انہوں نے ابن القداح سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: لَا تَجْعَلُوْنِیْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ فَاِنَّ الرَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدَحَهُ فَيَشْرَبُهُ اِذَا شَاءَ اجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِيْ اٰخِرِهِ وَفِيْ وَسَطِهِ، رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے: مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بناؤ کہ مسافر اپنے پیالے کو پانی سے بھر لے اور جب اس کا جی چاہے اس میں سے پی لے بلکہ مجھے ہمیشہ دعا کے شروع میں، آخر میں اور وسط میں وسیلہ بناؤ۔ (اصول کافی ج2 ص492)

۴۶۔ سابقہ سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔ پس تم میں سے جو چاہے کم درود بھیجے جو چاہے زیادہ درود بھیجے۔ (اصول کافی ج2 ص492)

میں کہوں گا: کیا آپ نہیں چاہتے کہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن پر اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں؟ یہ اسی صورت میں ہوگا جب آپ نے اللہ اور ملائکہ کے درود کے معنی کو سمجھ لیا ہو جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

۴۷۔ عبداللہ برقی نے مرفوعاً امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ جُعِلْتُ فِدَاكَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَ مَا وَصَفَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لا يَفْتُرُوْنَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَيْفَ لَا يَفْتُرُوْنَ وَ هُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ مُحَمَّدًا اَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَقَالَ انْقُصُوْا مِنْ ذِكْرِیْ بِمِقْدَارِ الصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ (فَقَوْلُ الرَّجُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ) فِی الصَّلَاةِ مِثْلُ قَوْلِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، آپ سے ایک شخص نے کہا: میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں، آپؑ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ لا يَفْتُرُوْنَ، ملائکہ دن رات مسلسل اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اکتاتے نہیں اور سستی نہیں کرتے'' کے بارے میں بتائیں جس میں اللہ نے ملائکہ کی تعریف کی ہے۔ پھر اللہ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ'' پس وہ کس طرح مسلسل اللہ کا ذکر کرتے ہیں جب کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں؟ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمدؐ کو خلق فرمایا تو ملائکہ کو حکم دیا کہ محمدؐ پر درود بھیجنے کی مقدار کو میرے ذکر میں کم کر دو۔ پس کسی شخص کا

''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' کہنا ایسا ہی ہے جیسے وہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔(جمال الاسبوع ص 236)

۴۸۔ جامع بزنطی میں ابی بصیر سے نقل ہوا ہے، وہ کہتے ہیں: اَلصَّلَاۃُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِيْمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ تَعْدِلُ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ: ظہر اور عصر کے درمیان محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا ستر رکعت نماز کے برابر ہے۔(مستطرفات السرائر ص 577)

۴۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب تمام اعمال سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ مَا زَادَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ، نماز عصر کے بعد سو مرتبہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا سب سے افضل عمل ہے اور جتنا تم اس میں اضافہ کرو گے اس کی فضیلت میں مزید اضافہ ہوتا جائے گا۔(وسائل الشیعہ ج 7 ص 399)

۵۰۔ جب حضرت خضرؑ نبی اللہ نے امام حسنؑ ابن علیؑ سے پوچھا: اَخْبِرْنِيْ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَ يَنْسَى قَالَ اِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ فِيْ حُقٍّ وَ عَلَى الْحُقِّ طَبَقٌ فَاِنْ صَلَّى الرَّجُلُ عِنْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَامَّةً انْكَشَفَ ذٰلِكَ الطَّبَقُ عَنْ ذٰلِكَ الْحُقِّ فَاَضَاءَ الْقَلْبُ وَ ذَكَرَ الرَّجُلُ مَا كَانَ نَسِيَ وَ اِنْ هُوَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَوْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ انْطَبَقَ ذٰلِكَ الطَّبَقُ عَلٰى ذَالِكَ الْحُقِّ فَاَظْلَمَ الْقَلْبُ وَ نَسِيَ الرَّجُلُ مَا كَانَ ذَكَرَهُ، مجھے بتائیے کہ آدمی کیسے بھولتا ہے

اور اسے کیسے یاد آتا ہے؟ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: کہ انسان کا دل ایک ایسے ظرف کے مانند ہے جسے کسی کپڑے سے ڈھانپا گیا ہو جب انسان محمدؐ وآل محمدؐ پر درود تامہ بھیجتا ہے تو ظرف سے کپڑا تھوڑا سا ہٹ جاتا ہے اوراس کا دل روشن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جو کچھ وہ بھول چکا ہوتا ہے اسے یاد آجاتا ہے۔ اوراگر وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود نہیں بھیجتا یا ان پر درود بھیجنا کم کر دیتا ہے تو وہ کپڑا اس ظرف کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا دل اندھیرے میں ڈوب جاتا ہے اور انسان کو جو کچھ یاد ہوتا ہے وہ اسے بھی بھول جاتا ہے۔ (بحارالانوار ج 91 ص 51)

میں کہوں گا: ہم میں سے کون ہے جو نہ بھولتا ہو؟ کیا آپ نے بھولنے کا اس سے زیادہ آسان علاج کے بارے میں سنا ہے؟ اس بات کا ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ امام علیہ السلام نے یادآوری کیلئے جو شرط رکھی ہے وہ ہے: کہ درود تام اور مکمل ہو۔ اوراگر اس شرط کو پورا نہیں کیا گیا یعنی درود دم بریدہ اور نامکمل ہوگی تو مطلوب حاصل نہیں ہوگا۔

۵۱۔ صباح ابن سیّان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُكَ شَيْئًا يَقِي اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَكَ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ بَعْدَ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ يَقِي اللّٰهُ بِهَا وَجْهَكَ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ، کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دوں جو تمہیں جہنم کی آگ کی حرارت سے بچائے۔ میں نے کہا: ضرور بیان فرمائیے۔ فرمایا: فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ: ''اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کہو اللہ تمہارے چہرے کو جہنم کی آگ کی حرارت سے بچائے گا۔(وسائل الشیعہ ج6 ص479،جامع الاخبار ص 61)

میں کہوں گا: کیا ایسی کوئی دوا، آلہ یا علاج ہے جو اس طرح جہنم کی آگ کی حرات سے بچا سکے۔

۵۲۔ ابو الحسن علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَثْنِیَ رِجْلَیْہِ اَوْ یُکَلِّمَ اَحَدًا: اِنَّ اللہَ وَ مَلَائِکَتَہُ ......، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّیَتِہٖ قَضَی اللہُ لَہُ مِائَۃَ حَاجَۃً سَبْعُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَ ثَلَاثُوْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ قُلْتُ مَا مَعْنٰی صَلَاۃِ اللہِ وَ صَلَاۃِ مَلَائِکَتِہٖ وَ صَلَاۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ صَلَاۃُ اللہِ رَحْمَۃٌ مِّنَ اللہِ لَہُ وَ صَلَاۃُ الْمَلَائِکَۃِ تَزْکِیَۃٌ مِنْھُمْ لَہُ وَ صَلَاۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ دُعَاءٌ مِّنْھُمْ لَہُ وَ مِنْ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، جو شخص نماز فجر اور مغرب کے بعد اس سے پہلے کہ وہ دونوں پیروں کو الگ کرے یا کسی سے بات کرے، یہ کہے: اِنَّ اللہَ وَ مَلَائِکَتَہُ......، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ و ذریتہ، تو پروردگار عالم اس کی سو حاجتیں پوری فرماتا ہے، ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔ راوی کہتا ہے: میں نے ان سے کہا: اللہ، ملائکہ اور مومنین کے درود بھیجنے کا کیا معنی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا درود بھیجنا اللہ کی طرف سے رحمت کا نزول ہے اور ملائکہ کا درود بھیجنا ان کے لئے طلب مغفرت وطلب بلندی مقام

ہے اور مومنین کا درود بھیجنا ان کے لئے دعا کرنا ہے۔ نبیؐ اور ان کی آلؑ پر درود بھیجنے کے اسرار آل محمدؑ میں سے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔

۵۳۔ رسول خداؐ سے روایت ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذَالِكَ الْكِتَابِ، جس شخص نے مجھ پر لکھ کر درود بھیجی ملائکہ اس کی مغفرت کے لئے اس وقت تک دعا کرتے رہیں گے جب تک اس تحریر میں میرا نام باقی ہے۔ (منیة المرید ص 347)

میں کہوں گا: ہم میں سے کون ہے جو اپنی مغفرت کے لئے ملائکہ کی دعا کا محتاج نہ ہو؟ آیئے ہم لکھتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔

۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ اَخْطَأَ بِهِ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ، جس شخص کے سامنے میرا تذکرہ آجائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو اللہ اسے جنت کا راستہ بھلا دے گا۔ (المحاسن ج 1 ص 95)

میں کہوں گا: اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کا راستہ ملنا اس بات پر موقوف ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آجائے تو ان پر درود بھیجا جائے۔

۵۵۔ محمد ابن موسیٰ ابن متوکل سے روایت ہے، کہ مجھ سے موسیٰ ابن عمران نے بیان کیا انہوں نے حسین ابن یزید سے انہوں نے عبد اللہ ابن سنان سے انہوں نے امام جعفر

صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ بِالنِّفَاقِ ، مجھ پر بلند آواز سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ دلوں سے نفاق کو دور کرتی ہے۔(اصول کافی ج2 ص493)

میں کہوں گا: نفاق ایک نفسانی مرض ہے جو بہت سے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اس کا علاج کسی طبیب یا دواساز کے پاس نہیں ہے، پس اس کا علاج صرف اور صرف محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا ہے۔

۵۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ اَلْفَ مَرَّةٍ لَا یُعَذِّبُہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ اَبَدًا ، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اسے کبھی بھی جہنم کی آگ کا عذاب نہیں دے گا۔(مستدرک الوسائل ج5 ص351)

میں کہوں گا: جب ہم نے اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کے معنی کو سمجھ لیا تو آیئے ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں جن پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے تا کہ جہنم کی آگ کے عذاب سے بچ سکیں۔ کیا یہ اللہ کے کرم اور اللہ کا اپنے حبیب محمد مصطفیؐ اور ان کی برگزیدہ اہل بیتؑ پر لطف ربانی کے سوا کچھ ہے؟

۵۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنی وصیت میں فرمایا: یَا عَلِیُّ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ اَوْ کُلَّ لَیْلَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ شَفَاعَتِیْ وَلَوْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ ، اے علی! جو شخص مجھ پر ہر روز اور ہر رات درود بھیجے گا اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی اگرچہ وہ گناہان کبیرہ کرنے والوں میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ (بحارالانوار ج 91 ص 63)

میں کہوں گا: میرے مومن بھائی! جب آپ نے یہ جان لیا تو کیا آپ نہیں چاہتے کہ رسول خداؐ کی شفاعت آپ تک پہنچے، بے شک تمام مخلوقات شفاعت کی محتاج ہے اور جنت میں کوئی بھی شفاعت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کبریٰ کے مالک ہیں۔

۵۸۔ انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہُ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ یُوَکِّلُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ صَلَوَاتٍ مَلَکًا یَدْخُلُ عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یَدْخُلُ اَحَدُکُمُ الْھَدَایَا وَ یُخْبِرُنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِہٖ وَ نَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَاُثْبِتُہُ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَۃٍ بَیْضَاءَ ، قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ ہوگا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجی ہو۔ اور جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی

سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا جن میں سے ستر حاجتیں آخرت کی ہونگی اور تیس دنیاوی حاجات ہونگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہر درود پر ایک فرشتہ کو موکل کرے گا جو میری قبر میں داخل ہوگا جس طرح کوئی تمہارے پاس تحفہ لاتا ہے اور وہ فرشتہ مجھے اس شخص کے نام اور اس کے خاندان کے نسب کے ساتھ بتاتا ہے اور اسے میرے پاس موجود ایک سفید صحیفہ میں لکھ دیتا ہے۔ (جامع الاخبار ص59)

۵۹۔ انس ؓ سے روایت ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنۡ صَلَّی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّتۡ عَلَیۡهِ الۡمَلَائِکَةُ وَمَنۡ صَلَّتۡ عَلَیۡهِ الۡمَلَائِکَةُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَمَنۡ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ لَمۡ یَبۡقَ فِی السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ شیءٌ اِلَّا وَ یُصَلِّی عَلَیۡه ، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر ملائکہ درود بھیجتے ہیں اور جس پر ملائکہ درود بھیجتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ایسی باقی نہیں بچتی جو اس پر درود نہ بھیجتی ہو۔ (جامع الاخبار ص59)

۶۰۔ جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے، رسول خدا نے ارشاد فرمایا: مَنۡ ذَکَرَنِیۡ وَلَمۡ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدۡ شَقِیَ وَ مَنۡ اَدۡرَكَ رَمَضَانَ فَلَمۡ تُصِبۡهُ الرَّحۡمَةُ فَقَدۡ شَقِیَ وَ مَنۡ اَدۡرَكَ اَبَوَیۡهِ اَوۡ اَحَدَهُمَا فَلَمۡ یَبَرَّ فَقَدۡ شَقِیَ ،جس شخص نے میرا نام لیا اور مجھ پر درود نہ بھیجی وہ شقی ہے۔ اور جس شخص نے ماہ رمضان کو درک کر لیا لیکن وہ رحمت الٰہی سے متصف نہیں ہوا وہ بھی شقی ہے اور جس نے اپنے والدین کو درک کر لیا لیکن ان کے ساتھ حسنِ سلوک کے ساتھ پیش نہیں آیا وہ بھی شقی ہے۔ (جامع الاخبار ص59)

۶۱۔ ابی بصیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَسْدَاھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُبَلِّغُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَبْلَ صَاحِبِہٖ، جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر روز سو مرتبہ درود بھیجتا ہے ستر ہزار ملائکہ اس کا ذکر اٹھاتے ہیں اور اس درود کو اس کے پڑھنے والے کے پہنچنے سے پہلے رسول خداؐ تک پہنچا دیتے ہیں۔ (جامع الاخبار ص 59)

میں کہوں گا: کیا آپ نہیں چاہتے کہ ستر ہزار ملائکہ آپ کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کریں اور ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ محمدؐ وآل محمدؑ پر سو مرتبہ درود بھیجنے کیلئے ہمارا جو وقت صرف ہوتا ہے وہ صرف دو منٹ سے تین منٹ کا دورانیہ ہوتا ہے۔

۶۲۔ انس ابن مالک نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَذْکُرُنِیْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیَّ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَ اَکْثَرَ مِنْ رَمْلٍ عَالِجٍ، میری امت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اور وہ مجھ پر درود بھیجے مگر یہ کہ پروردگار عالم اس کے گناہوں کو معاف کر دے گا اگرچہ وہ جمے ہوئے ریت کے ڈھیر کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (جامع الاخبار ص 59)

۶۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ اَحَدٍ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَاَسْمَعَ حَافِظَیْہِ اِلَّا اَنْ لَا یَکْتُبَا ذَنْبًا لَہٗ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ، کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جو مجھ پر ایک

مرتبہ درود بھیجے اوراس کے دونوں فرشتے سن لیں مگر یہ کہ تین دن تک اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے۔(مستدرک الوسائل ج5 ص335)

میں کہوں گا: میرے مومن بھائی! کیااس سے بڑھ کربھی کوئی حفاظتی بند ہے؟ اللہ کی قسم! اگر دنیا کے طول وعرض میں بھی تلاش کیا جائے تو اسے نہیں پائیں گے۔ پس اس فرصت کوضائع ہونے نہ دیں۔

۶۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ خَطِيْئَتَهُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، جوشخص مجھ پر جمعہ کے دن سومرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دے گا۔(بحارالانوار ج 91 ص64)

۶۵۔ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، جوشخص جمعہ کے دن مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک خودکو جنت میں نہیں دیکھے گا۔(جامع الاخبار ص60)

میں کہوں گا: کبھی کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ جنت تک پہنچنے کیلئے یہ بہت مختصر عمل ہے،تو میں کہتا ہوں کہ ہاں یہ مختصر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اللہ کے نزدیک محمدؐ اوران کے اہل بیتؑ کی عزت واحترام کے سامنے۔اور محمدؐ اوران کے اہل بیتؑ پر ہزار مرتبہ درود بلکہ لاکھوں مرتبہ درود یااس کے بھی دو برابر درود بھیجنا ان ہستیوں کے حق کی

نسبت بہت ہی کم ہے جبکہ ہم ان کی فضیلت کو جان چکے ہیں اور اس کا اجر ہماری طرف ہی پلٹنے والا ہے۔

۶۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً خَلَقَ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَأْسِهِ نُوْرًا وَ عَلَى يَمِيْنِهِ نُوْرًا وَ عَلَى شِمَالِهِ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِهِ نُوْرًا وَ مِنْ تَحْتِهِ نُوْرًا وَ فِيْ جَمِيْعِ اَعْضَائِهِ نُوْرًا، جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سر پر ایک نور خلق فرمائے گا اور اس کے دائیں طرف، بائیں طرف، اس کے اوپر، اس کی پشت پر، اس کے نیچے اور اس کے تمام اعضاء میں نور خلق فرمائے گا۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص335)

۶۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، وہ شخص کبھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے مجھ پر درود بھیجی۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص335)

پس جو شخص رسول خداؐ پر درود بھیجنے کی وجہ سے جہنم میں نہیں جائے گا وہ یقیناً جنت میں جائے گا۔ کیونکہ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ دَارٍ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ، دنیا کے بعد جنت اور جہنم کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں ہے۔

۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الصِّرَاطِ مِنَ النُّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، مجھ پر درود بھیجنا صراط

پر نور کی صورت میں ہوگا اور جس شخص کے پاس صراط میں نور ہوگا وہ کبھی اہل جہنم میں سے نہیں ہوگا۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص335)

۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صَلَوَاتُكُمْ عَلَيَّ جَوَازُ دُعَائِكُمْ وَ مَرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ وَ زَكَاةٌ لِاَعْمَالِكَ، مجھ پر درود تمہاری دعاؤں (کی قبولیت) کیلئے اجازت نامہ ہے اور تمہارے پروردگار کی رضایت کا باعث ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔ (جامع الاخبار ص60)

میں کہوں گا: ہم نے دیکھ لیا کہ کس طرح ہماری دعائیں درود کے بغیر اوپر نہیں جاسکتیں اور جب بھی کوئی ایسی دعا کی جائے جس میں درود شامل نہ ہو تو یہ صدا آتی ہے "لَا لَبَّيْكَ وَ لَا سَعْدَيْكَ" اللہ ہمیں اس سے بچائے، اور دعا اس وقت تک اوپر نہیں جاتی جب تک دعا کرنے والا نبیؐ اور ان کی آلؑ پر درود نہ بھیجے۔ پس درود دعا کے اوپر جانے کے لئے اجازت نامہ ہے۔

اور درود کا باعث رضایت پروردگار ہونا اس لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" (اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَلَأَ الْمِيْزَانِ وَ مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضَا وَ زِنَةَ الْعَرْشِ وَ سِعَةَ الْكُرْسِيِّ)، اگر ہم نے اس ندا پر لبیک کہا تو اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے اور جو شخص اس صدا پر لبیک نہ کہے تو اس کا الٹا اثر ہوگا یعنی ناراضگی و غضب پروردگار۔ ہم اللہ کے غضب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

اور درود کا ہمارے اعمال کے لئے زکوٰۃ ہونے سے مراد یہ ہے کہ درود ہمارے اعمال میں جو خطا رہ گئی ہے اسے صحیح کر دے گی اور جو کمی رہ گئی ہے اسے مکمل کر دے گی، مستحب نمازیں اور زکوٰۃ اموال کی طرح۔ درود اعمال کو صاف و پاکیزہ اور طاہر و مکمل کر دیتی ہے اور اعمال کی قبولیت و رضایت پروردگار کا باعث بنتی ہے۔

۷۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَقِيَنِي جَبْرَئِيلُ فَبَشَّرَنِي قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِذَٰلِكَ ، جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی اور بشارت دی۔ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو آپ کیلئے سلامتی کی دعا کرے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ پس میں نے اسی وجہ سے فوراً اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص336) فَمَا اَسْعَدُ مَنْ يُصَلِّيْ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ الْمَوْلٰى سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى، اس شخص کے لئے اس سے زیادہ باعث سعادت کون سی چیز ہوگی کہ اس پر پروردگار عالم درود وسلام بھیجے۔

میں کہوں گا: ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کرنا لازم ہے۔ جس پروردگار نے ہمیں ایسی عظیم نعمت محمدؐ وآل محمدؑ کی کرامت کی وجہ سے عطا کی اگر ہم اپنی پوری عمر بھی سجدہ ہی کرتے رہیں اور اگر ہماری عمر میں کئی گنا اضافہ کیا جائے اور ہم

اسے بھی سجدہ کرنے میں گزار دیں تب بھی ہم شکر الٰہی کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی انجام نہیں دے سکتے۔

۱۷۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَ عَلٰى اٰلِيْ تَعْظِيْمًا لِحَقِّيْ خُلِقَ مِنْ ذَالِكَ الْقَوْلِ مَلَكٌ يُرٰى لَهُ جِنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَ جِنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَ رِجْلَاهُ مَغْمُوْسَتَانِ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى وَ عُنُقُهُ مَلْتُوٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِيْ كَمَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ فَهُوَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر اور میرے اہل بیتؑ پر میرے حق کی تعظیم کرتے ہوئے درود بھیجے اس کے اس ''درود'' کی وجہ سے ایک فرشتہ خلق کیا جائے گا جس کے پَر مشرق اور مغرب میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور اس کے دونوں پیر ارض سفلی تک گھڑے ہوئے ہوں گے اور اس کی گردن عرش تک پہنچی ہوئی ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے اس بندے پر درود بھیج جس طرح اس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے۔ پس وہ قیامت تک اس شخص پر درود بھیجتا رہے گا۔ (جامع الاخبار ص 61)

میں کہوں گا: پروردگار! محمدؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ان کے تمام دشمنوں پر ہمیشہ لعنت بھیج خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو تیرے نزدیک ان کے حق کی عظمت کی معرفت رکھتے ہوں۔

۷۲۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ، وَ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ رَقَبَاتٍ، وَ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ مِهَجِ الْاَنْفُسِ (اَوْ قَالَ ضَرْبِ السُّیُوْفِ) فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، رسول خداؐ اور ان کی آلؑ پر درود بھیجنا اس شخص سے خطاؤں کو جلدی ختم کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اللہ کی راہ میں جہاد بالنفس سے (اور جہاد بالسیف سے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص 336)

میں کہوں گا: اے پروردگار! محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ پر درود وسلام نازل فرما اور ہمارے اندر ان کی معرفت اور محبت میں اضافہ فرما اپنے اس عظیم حق کے واسطے جو ان ہستیوں پر ہے اور ان کے عظیم حق کا واسطہ جو تجھ پر ہے۔

۷۳۔ ابی المغیرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا: سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَثْنِیَ رِجْلَیْہِ اَوْ یُکَلِّمَ اَحَدًا "اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ ......الخ، "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ" قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَ ثَلَاثُوْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ قُلْتُ مَا مَعْنٰی صَلَاۃِ اللّٰہِ وَ صَلَاۃِ مَلَائِکَتِہٖ وَ صَلَاۃِ

الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ صَلَاةُ اللهِ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ لَهُ وَ صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ تَزْكِيَةٌ مِنْهُمْ لَهُ وَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ دُعَاءٌ مِّنْهُمْ لَهُ وَ مِنْ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْاَعْلٰى وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُؤْيَتَهُ وَ ارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهُ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ كَمَا اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَّ لَمْ اَرَهُ فَعَرِّفْنِيْ فِي الْجِنَانِ وَجْهَهُ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَ سَلَامًا فَاِنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ هُدِمَتْ ذُنُوْبُهُ وَ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ دَامَ سُرُوْرُهُ وَ اسْتُجِيْبَ دُعَائُهُ وَ اُعْطِيَ مَسْئُوْلَهُ وَ بُسِطَ لَهُ فِي رِزْقِهٖ وَ اُعِيْنَ عَلٰى عَدُوِّهٖ وَ هِيَ لَهُ سَبَبُ اَنْوَاعِ الْخَيْرِ وَ يُجْعَلُ مِنْ رُفَقَاءِ نَبِيِّهٖ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الْجِنَانِ الْاَعْلٰى يَقُوْلُهُنَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَدْوَةً وَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَشِيَّةً ، جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے پیروں کو جدا کرے اور کسی سے گفتگو کرے یہ کہے:

''اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ........ ،اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، پروردگار! محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما'' تو پروردگار عالم اس کی سو حاجتوں کو پورا فرمائے گا، جن میں سے ستر کو دنیا میں اور تیس کو آخرت میں پورا فرمائے گا۔ میں نے کہا: اللہ،

ملائکہ اور مومنین کے درود بھیجنے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا درود بھیجنا اللہ کی طرف سے نزول رحمت ہے اور ملائکہ کا درود بھیجنا ان کے لئے تزکیہ وطلب استغفار ہے اور مومنین کا درود بھیجنا رحمت کے نزول کے لئے دعا کرنا ہے۔ اور درود کے سلسلہ میں آل محمدؑ کے اسرار میں سے ایک یہ ہے: (اَللّٰھُمَّ) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ ......، پروردگار! محمد و آل محمد پر اولین (رسول خداؐ سے پہلے کے لوگ) کے ساتھ درود بھیج اور محمد و آل محمد پر آخرین (رسول خداؐ کے بعد قیامت تک کے لوگ) کے ساتھ درود بھیج اور محمد و آل محمد پر ملأ اعلی (ملائکہ) میں درود بھیج اور محمد و آل محمد پر رسولوں میں درود بھیج۔ پروردگار! محمدؐ کو وسیلہ، شرف، فضیلت اور عظیم درجہ عطا فرما۔ پروردگار! میں محمد اور ان کی آلؑ پر ایمان لایا ہوں لیکن میں نے ان کو نہیں دیکھا پس قیامت کے دن مجھے ان کی زیارت سے محروم نہ فرما اور مجھے ان کی صحبت نصیب فرما اور مجھے ان کے دین پر موت دے اور مجھے ان کے حوض کوثر سے سیراب فرما جو سیر کر دینے والا خوش مزہ و شیریں ہے کہ اس کے بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوں، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ میں بے شک ایمان لاتا ہوں حضرت محمدؐ پر اور میں نے انہیں نہیں دیکھا ہے پس جنت میں ان کی پہچان کرا دینا۔ اے اللہ! حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ کو میری طرف سے بہت بہت آداب اور سلام پہنچا دے۔

پس جو شخص رسول خداؐ پر اس طرح درود بھیجے اس کے گناہوں کو ختم کیا جائے گا اور اس کی خطاؤں کو معاف کیا جائے گا اور اس کی خوشی دائمی ہوگی اور اس کی دعا کو قبول کیا جائے گا اور اس کی حاجات برآئیگی اور اس کے رزق میں وسعت عطا کی جائے گی اور دشمن کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی اور اس کے لئے اچھائیوں کے اسباب مہیا کئے جائیں گے اور اسے جنت کے بلند مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں میں سے قرار دیا جائے گا جو ان کلمات کو صبح تین مرتبہ اور شام کو تین مرتبہ ادا کرتے ہوں گے۔(جامع الاخبار ص 62)

میں کہوں گا: کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کو یہ کرامات حاصل ہوں اور آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں میں شمار ہوں؟

بدنصیب ہوگا وہ شخص جو درود وصلوات کے اتنے فضائل اور افادیت سننے اور پڑھنے کے بعد بھی محمدؐ وآلِ محمدؐ پر درود نہ بھیجے۔

۷۴۔ جب حضرت آدمؑ نے حضرت حواؑ کی طرف دیکھا تو کہا: پروردگار! میری ان سے شادی کر دے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا: اس کی مہر ادا کرواے آدم!۔ حضرت آدمؑ نے کہا: پروردگار! مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے آدم! محمدؐ و آل محمدؐ پر دس مرتبہ درود بھیجو۔ پس حضرت آدمؑ نے جس طرح اللہ نے حکم دیا تھا اسی طرح درود بھیجا۔

اس حدیث کو نقل کرنے والے سید نعمت اللہ جزائریؒ اپنی کتاب ''انوار نعمانیہ'' کی پہلی جلد میں فرماتے ہیں: جب درود حوا کا مہر قرار پاسکتی ہے تو حور عین کا مہر کس طرح قرار نہیں پائے گی؟

میں کہوں گا: جب تمام انسان حضرت آدم اور حوا کی اولاد ہیں پس ان سب کی خلقت محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر درود کی برکت سے ہے، یعنی اگر ''درود'' نہ ہوتا تو یہ شادی مکمل نہ ہوتی اور اس دنیا میں انسانوں میں سے کوئی بھی خلق نہ ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم سب انؑ کے فضل اور ان کی وجہ سے خلق کئے گئے ہیں، اگر یہ ہستیاںؑ نہ ہوتیں تو زمین میں زندگی بسر کرنے والا کوئی انسان نہ ہوتا۔ اور نباتات، حیوانات، معدن، پانی وغیرہ انسان کے لئے خلق کئے گئے ہیں۔ پس ہر چیز کی خلقت کا سبب یہی ہستیاں ہیں یعنی ان پر درود بھیجنے کے صدقے وجود میں آئی ہیں۔ اسی لئے تو معصومین علیہم السلام نے فرمایا ہے: وَالْخَلْقُ صَنَائِعُ لَنَا، تمام مخلوقات ہماری وجہ سے بنائی گئی ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰ میں مہر کو تین مرتبہ درود اور موجودہ حدیث میں دس مرتبہ درود کہنے کی کئی وجوہ ہوسکتی ہیں: ایک سبب یہ ہوسکتا ہے کہ راویوں میں اختلاف ہے یا ان کی تعداد میں اختلاف اس بات کا سبب بن سکتی ہے یا لکھنے والوں کی غلطی ہوسکتی ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس حدیث کے کچھ ایسے معانی اور راز ہوں جن کا علم اللہ اور ''رَاسِخُوْنَ فِی

الْعِلْمِ ’’ آل محمدؐ کے علاوہ کسی کے پاس نہ ہوں۔

۷۵۔ روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے خلق فرمائے ہیں جو زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور اطراف ارض میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کے علاوہ ان کا کوئی کام نہیں ہے۔ وہ فرشتے رسول خداؐ سے کہتے ہیں: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے آپ کیلئے درود و سلام بھیجا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے: اس شخص پر بھی درود و سلام ہو۔ اسی طرح وہ فرشتے زائرین کی زیارت کو بھی پہنچاتے ہیں، جس طرح ائمہ معصومین علیہم السلام تک ان پر درود بھیجنے والوں کے درود اور زائرین کی زیارات اور سلام بھیجنے والوں کے سلام کو پہچانتے ہیں۔

میں کہوں گا: کیا آپ نہیں چاہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر واپس درود و سلام بھیجیں؟ پس جو شخص چاہے زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجے اور جو چاہے کم بھیجے۔

۷۶۔ روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا خلق فرمائی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ’’درود‘‘ وسلام بھیجنے والوں کے درود اور سلام کو ان کی خدمت میں پہنچاتی ہے۔

۷۷۔ ابو سعید نے کتاب ’’الوفی لشرف المصطفیٰ‘‘ میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ الصَّلَاۃَ قُلْتُ: وَ ھَلْ تَبْلُغُكَ الصَّلَاۃُ بَعْدَ اَنْ تُفَارِقَنَا؟ قَالَ نَعَمْ یَا عَلِیُّ اِنَّ اللہَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا یُقَالُ لَہٗ صَلْصَائِیْلُ وَ ھُوَ فِیْ صُوْرَۃِ الدِّیْكِ، مَتْنُ عُرْفِہٖ تَحْتَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ وَ مَخَالِبُہٗ فِیْ تُخُوْمِ الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ، لَہٗ ثَلَاثَۃٌ اَجْنِحَۃٌ اَذَا نَشَرَھَا وَاحِدًا بِالْمَغْرِبِ وَ الْاٰخِرَ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخِرُ مُنْتَشِرٌ عَلٰی اَرْضِ قَبْرِیْ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ" لَقَطَھَا کَمَا یَلْتَقِطُ الطَّیْرُ الْحَبَّ ثُمَّ یُرَفْرِفُ عَلٰی قَبْرِیْ وَ یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ صَلّٰی عَلَیْكَ وَ اَقْرَأَكَ السَّلَامَ فَیُکْتَبُ لَہٗ فِیْ رِقٍّ مِنْ نُوْرٍ بِالْمِسْكِ الْاَذْفَرِ وَ یُرْفَعُ لَہٗ عِشْرُوْنَ اَلْفَ حَسَنَۃٍ وَ یُمْحٰی عَنْہُ عِشْرُوْنَ اَلْفَ سَیِّئَۃٍ وَ یُغْرَسُ لَہٗ عِشْرُوْنَ اَلْفَ شَجَرَۃٍ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو۔ میں نے کہا: کیا آپ سے جدا ہونے (موت) کے بعد ہماری درود آپ تک پہنچتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اے علی! اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ کو مقرر کر دیا ہے جسے صلصائیل کہا جاتا ہے اور وہ مرغ کی شکل کا ہے، اس کا سر عرش الٰہی کے نیچے اور اس کے پنجے سات زمین نیچے ہیں، اس کے تین پر ہیں جب وہ ان کو پھیلاتا ہے تو اس کا ایک پر مشرق، دوسرا مغرب اور تیسرا میری قبر پر ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص کہتا ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ

بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، پروردگار! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر رحمت، برکت نازل فرمائی اور ان پر رحم کیا بے شک تو قابل ستائش و بزرگ ہے۔اس وقت صلصائیل اس درود کو اٹھاتا ہے جس طرح پرندہ گندم کا دانہ اٹھاتا ہے، اس کے بعد میری قبر پر اپنے بال و پر پھیلاتا ہے اور کہتا ہے: اے محمد! اے محمد! فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے اور آپ پر سلام بھیجا ہے۔اس کے بعد اس درود کو نور کے ایک باریک کاغذ پر مشک اذفر سے لکھا جاتا ہے اور اس کو بیس ہزار نیکیاں دی جاتی ہیں اور اس کے بیس ہزار گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے اور بیس ہزار درخت اس کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

میں کہوں گا: گزشتہ تین روایات کی روشنی میں، زمین میں گھومنے والے فرشتے، ہوا، اور صلصائیل تمام مخلوقات کا سلام رسول خداؐ اور ان کے اہل بیتؑ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ ہستیاں زندہ ہیں کیونکہ یہ حکمت کا تقاضا نہیں ہے کہ مُردوں کو مخاطب کیا جائے۔اب جبکہ یہ ہستیاں زندہ ہیں تو وہ اس دنیا میں ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں یہاں کی مخلوقات سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ یہ ہستیاں ان امور پر مقرر کی گئی ہیں ''وَ اسْتَرْعَاکُمْ اَمْرَ خَلْقِهٖ، اور اللہ نے اپنی مخلوقات کی نگرانی کی ذمہ داری آپ لوگوں کے حوالے کی'' (من لایحضرہ الفقیہ ج 2 ص 615)، پس یہ ہستیاں ان مخلوقات کے بارے میں خود ان کی نسبت زیادہ جانتی ہیں۔

لیکن یہ اسی طرح ہے جیسے ''اَخْبَرَنِیْ جَبْرَائِیْلُ اٰنِفًا، جبرائیل نے ابھی مجھے یہ خبر دی ہے'' اور ''جَائَنِیْ جَبْرَائِیْلُ السَّاعَۃَ، ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے''، جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل جو کچھ بیان کرنے والے ہیں اسے ان سے بہتر جانتے ہیں۔ کیسے نہ جانیں جبکہ وہ جبرائیل اور دوسروں سے بھی پہلے خلق کئے گئے ہیں۔ اور ہم جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں: ''وَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَ خُلَفَائَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ..... ، اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسولؐ اور تیرے خلفاء زندہ ہیں ان سب پر سلام ہو اور تیرے ہاں سے رزق پاتے ہیں، وہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور میری معروضات سن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں اور بے شک تو نے میرے کانوں کو ان کا کلام سننے سے روکا ہے اور ان سے راز و نیاز کرنے میں میرے فہم کے دروازے کو کھول رہا ہے''۔ پس یہ ہستیاں کسی واسطے کی محتاج نہیں ہیں بلکہ یہی ہستیاں ہی واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ یہ حدیث اور ان جیسی احادیث ہیں جن کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے کہ: درود اور سلام بھیجنے والوں کے بارے میں رسول خداؐ کیسے جانتے ہیں جب کہ یہ لوگ دنیا کے مختلف مقامات میں منتشر ہوتے ہیں اور رسول خداؐ اپنے ہی مکان میں ہیں؟ ہم کہتے ہیں: جب اس بات کو ہوا جان سکتی ہے، صلصائیل کو یہ بات معلوم ہے اور ملائکہ کو اس بارے میں علم ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے

کہ اہل بیتؑ کو علم نہ ہو؟ جبکہ یہ ہستیاں ملائکہ، انبیاء و رسل کے استاد ہیں۔ پس جبرائیلؑ اور دوسرے ملائکہ ان ہستیوں کے اوامر اور فیوضات سے استفادہ کر چکے ہیں جیسے ''سَبَّحۡنَا فَسَبَّحَتِ الۡمَلَائِکَۃُ بِتَسۡبِیۡحِنَا......، جب ہم نے اللہ کی تسبیح کی تو ملائکہ نے بھی تسبیح کی''۔

پروردگار! تو ہمیں ان کی ولایت پر ان کے دشمنوں سے بیزاری پر ثابت قدم رکھنا اور ہمارے اندر ان کی معرفت اور محبت میں اضافہ فرما اور ہمارے اور ان کے درمیان پلک جھپکنے کی مدت برابر بھی دنیا و آخرت میں جدائی نہ ڈالنا۔

۷۸۔ حمزہ ابن محمد علوی بیان فرماتے ہیں کہ ہم سے علی ابن ابراہیم ابن ہاشم نے روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور انہوں نے محمد ابن ابی عمیر نے اور انہوں نے مالک جہنی سے، وہ کہتے ہیں: نَاوَلۡتُ اَبَا عَبۡدِ اللّٰہِ شَیۡئًا مِنَ الرَّیَاحِیۡنِ فَاَخَذَہٗ فَشَمَّہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیۡنَیۡہِ ثُمَّ قَالَ مَنۡ تَنَاوَلَ رَیۡحَانَۃً فَشَمَّھَا وَ وَضَعَھَا عَلٰی عَیۡنَیۡہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَمۡ تَقَعۡ عَلَی الۡاَرۡضِ حَتّٰی یُغۡفَرَ لَہٗ، میں کچھ پھول امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں لے گیا، امامؑ نے ان کو لیا اور سونگھا اور اس کے بعد انہیں اپنی آنکھوں پر رکھا، اس کے بعد فرمایا: جو شخص پھول اٹھائے اسے سونگھے اور اسے اپنی آنکھوں پر رکھنے کے بعد کہے: ''اللھم صل علی محمد و اٰل محمد'' اس پھول کو زمین پر رکھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس

کی مغفرت فرمائے گا۔(وسائل الشیعہ ج2 ص171)

میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! آپ کی مغفرت اور رحمت اور محمدؐ اور ان کے پاک و پاکیزہ اہل بیتؑ پر کرم کس قدر زیادہ ہے۔

۷۹۔ زینۃ الاعیاد میں محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کے بہت سارے فوائد بیان کرنے کے بعد روز جمعہ کے اعمال اور ان کے فضائل بیان کرتے ہوئے بیان ہوا ہے کہ: محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنے کی فضیلت لکھنے کے ایام میں جو خوشگوار چیز میں نے پائی وہ یہ ہے کہ: میں نے اپنے بعض دوستوں کے سامنے جو عارف، عالم، عامل اور ائمہ طاہرینؑ سے محبت کرنے والے ہیں اپنی کتاب کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا تو وہ بہت ہی زیادہ خوش، شاد و مسرور ہوئے۔ اس کے بعد جمعہ کے دن میں ان سے ملاقات کی غرض سے گیا تو وہ بہت ہی حمد و شکر بجا لا رہے تھے اور بہت زیادہ مسرور تھے۔ میں نے سبب پوچھا تو کہا کہ: میں دن کو محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجنا زیادہ کر دیا تھا اور اس کے بعد میں نے رات کو بھی اسی عمل کو جاری رکھا۔ جمعہ کی رات تھی اور میں درود پڑھنے میں مشغول تھا کہ مجھے اونگھ آنے لگی۔ اور ایک روحانی کیفیت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کو دیکھا کہ یہ ہستیاں آسمان سے زمین پر تشریف لائیں اور میرے گرد بیٹھ گئیں اور رسول خداؐ مجھ سے شفقت کے ساتھ گفتگو فرمانے لگے گویا ایک عرصہ سے آشنا ہوں۔ میں ان سے

سوال کرتا تھا اور آپؐ جواب دیتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے مجھے ایک ایسی بشارت دی جس نے میرے دل کو باغ باغ کر دیا۔ انہوں نے اپنا پورا خواب بیان کیا جس میں جا بجا بشارتیں تھیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو دیکھا جو میرے قریبی افراد میں سے تھا اور خواب کے عالم میں، میں انہیں پہچانتا تھا اور وہ نورانیت اور خلقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت زیادہ شبیہ تھا لیکن جیسے ہی میں نیند سے بیدار ہوا مجھے لگا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ اور میں محمدؐ وآل محمدؑ پر حسب سابق درود بھیجتا رہا یہاں تک کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی اور میں نے اس شخص کے بارے میں اپنے خواب کی تعبیر نیند میں پالی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شباہت رکھتا تھا لیکن میں اسے نہیں پہچانتا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ میرے اعمال (محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا) ہیں جو مجسم ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے میرے اعمال کو ایسی بہترین صورت کے ساتھ مجسم کیا ہے۔ میں نے اپنے عمل درود کو مسلسل جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری رات کو میں نے رسول خداؐ ائمہ معصومینؑ کو دیکھا۔ مجھ سے ایک آدمی نے کہا: اپنے سر کو اوپر اٹھاؤ اور دیکھو۔ میں نے اپنے سر کو بلند کر کے دیکھا کہ رسول خداؐ اور ائمہ معصومینؑ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس شخص نے مجھ سے کہا: کیا تم اس ذکر کے بارے میں جانتے ہو جسے یہ ہستیاں انجام دے رہی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں جانتا۔ اس نے کہا: یہ ہستیاں بھی اللہ کی بارگاہ میں وہی ذکر پڑھ رہی ہیں

جسے تم انجام دیتے ہو یعنی ان ہستیوں پر درود بھیجتے ہو۔ اس بات پر میں بہت خوش ہوا اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی کہ اس نے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی۔

میں کہوں گا: پروردگار ہمیں بھی ایسا ہی خوشگوار ماحول اور اپنی پسندیدہ ہستیوں کی اسی طرح زیارت نصیب فرما۔

۸۰۔ ثوری سے منقول ہے، وہ کہتا ہے کہ ایک سال میں حج پر گیا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو ایک صالح شخص کو دیکھا جو روضہ مبارک کا طواف کر رہا تھا اور وہ درود کے علاوہ کوئی دوسرا ذکر نہیں پڑھ رہا تھا۔ جب میں مکہ میں داخل ہوا تو اسے دیکھا کہ طواف اور تمام دوسرے اوقات میں درود ہی پڑھ رہا ہے۔ پھر ہم وقوف عرفات کے لئے پہنچے وہاں پر بھی میں نے اسے درود کا ہی ذکر کرتے ہوئے پایا۔ میں اس کے قریب گیا اور اس سے کہا: میں نے مکہ اور مدینہ میں تمہیں محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کے علاوہ کچھ اور پڑھتے ہوئے نہیں سنا اور آج کے دن تو انسان کو چاہیے کہ وہ عجز وانکساری اور تضرع وزاری کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں توبہ ومغفرت کے لئے دعا کرے۔ اور ہر شخص کی کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے جسے وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے اور تم نے مناجات اور اپنی حاجات کو پیش کرنے سے روگردانی کی ہے اور مسلسل درود بھیج رہے ہو۔ اس نے کہا: گزشتہ سالوں میں ایک دفعہ اپنے باپ کے ساتھ حج کیلئے روانہ ہوا۔ جب ہم فلاں منزل پر پہنچے تو میرے باپ مریض ہو گئے

جس کی وجہ سے ہم دوسرے حجاج کے ساتھ آگے نہ جا سکے۔ لہٰذا میں نے ایک گھر کرایہ پر لیا اور اپنے باپ کو لے کر وہاں چلا گیا، وہاں میں نے چراغ جلایا اور اپنے باپ کا سر اپنی گود میں رکھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ان کی روح قبض ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ ان کا روشن چہرہ آہستہ آہستہ سیاہ ہو رہا ہے یہاں تک کہ بہت زیادہ سیاہ ہو گیا۔ اس پر میں گریہ کرنے لگا اور ان کا سر اپنی گود سے نیچے رکھا اور ان کے پاس بیٹھ کر اس شرمندگی کے بارے میں سوچ کر گریہ کرنے لگا جو جنازہ کے وقت لوگوں کے سامنے ہوگی اور جو لوگ اس کا سبب پوچھیں گے تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا اور یہی سوچتے ہوئے گریہ کرنے لگا۔ میں اسی عالم میں تھا یہاں تک کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہونے لگا۔ میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا جس سے اچھی خوشبو آ رہی تھی اور اس کے کپڑے بڑے نفیس اور عمامہ سفید تھا وہ میرے گھر میں داخل ہوا اور میرے باپ کے قریب آیا اور ان کے منہ سے کپڑا ہٹا کر چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ سفید ہو گیا اور اتنا نورانی ہو گیا جتنا ہو سکتا تھا۔ اس پر مجھے بہت حیرت ہوئی اور میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ کی وجہ سے اللہ نے میری فکر اور اندیشہ کو ختم کیا اور مجھے شرمندگی سے بچا دیا۔ انہوں نے کہا: میں صاحب قرآن محمدؐ ابن عبداللہ نبی آخر الزمان ہوں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہارا باپ اپنی خواہشات نفسانی کا تابع تھا اور اپنے مولا کی نافرمانی کرتا تھا لیکن وہ ہمیشہ درود بھیجتا تھا۔ جب اس وقت گناہوں

کے اندھیروں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا تو اس نے مجھ سے استغاثہ کیا اور میں نے ان کی فریادرسی کی کیونکہ میں ان کی اس ذلت پر راضی نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں نے اپنے باپ کے چہرے کو چمکتے چاند کی طرح پایا۔ اس دن مجھے درود کی معرفت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد سے میں نے تسبیح اور دعائیں ترک کر دی ہیں اور ہر حالت میں صرف محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کو مسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔

۸۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَجْفَى النَّاسِ رَجُلٌ ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، وہ شخص ظالم ترین افراد میں سے ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ آجائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ارشاد القلوب ج1 ص80)

میں کہوں گا: اس شخص کے ظالم ہونے کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجنا ہے، پس اس جفا اور ظلم سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا۔

۸۲۔ سہل ابن احمد روایت کی ہے انہوں نے محمد ابن محمد ابن اشعث سے انہوں نے موسیٰ ابن اسماعیل ابن موسیٰ ابن جعفر سے اور انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ

يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهُ ، اس آدمی کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اور اس آدمی کی ناک خاک میں ملے جس نے اپنے دونوں والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور وہ دونوں اس کو (اس کی خدمت کی وجہ سے) جنت میں داخل نہ کر سکیں، اور اس آدمی کی ناک خاک میں ملے جس نے ماہ رمضان کو درک کر لیا اور اس کی مغفرت سے پہلے وہ گزر جائے۔ (مستدرک الوسائل ج 7 ص480)

۸۳۔ احمد ابن عبدون نے علی ابن محمد ابن زبیر سے انہوں نے علی ابن الحسن ابن فضال سے اور انہوں نے عباس ابن عامر سے اور انہوں نے بشر ابن بکار سے اور انہوں نے عمرو ابن شمر سے انہوں نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: اِنَّ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَئَلَ اللهَ اَنْ يُعْطِيَهُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَاَعْطَاهُ فَلَيْسَ مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ الْمَلَكُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ اسے بندوں کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ طاقت عطا فرمائی۔ اور قیامت تک اس کے پاس یہ صلاحیت ہوگی۔ کوئی مومن ایسا نہیں ہوتا کہ وہ ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کہے مگر یہ کہ

وہ فرشتہ کہتا ہے ''وعلیک السلام''۔اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ پھر رسول خداؐ فرماتے ہیں: ان پر بھی سلامتی ہو۔(وسائل الشیعہ ج12ص 71)

میں کہوں گا: آیئے ہم اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کریں جن پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام بھیجتے ہیں۔اس سلسلہ میں آپ حدیث نمبر ۷۷ میں جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کی طرف رجوع کریں۔

۸۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ نُوْرٌ فِی الْقَبْرِ وَ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَ نُوْرٌ فِی الْجَنَّۃِ ، مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا قبر میں نور کا باعث بنے گا، صراط میں نور کا باعث بنے گا اور جنت میں بھی نور کا باعث بنے گا۔(الدعوات ص 216)

۸۵۔ علامہ مجلسیؒ بحار الانوار میں فرماتے ہیں اور ہم نے جسے روایت کی ہے محمد ابن علی ابن محبوب سے، ان کی اس کتاب سے جسے میرے دادا ابی جعفر طوسی نے لکھا ہے انہوں نے علی ابن اسماعیل میثمی سے ، انہوں نے عامری سے اور انہوں نے محمد جعفری سے اور انہوں نے عمار یاسر سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ :اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی مَلَکًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ کُلِّھِمْ وَ اَسْمَاءَ آبَائِھِمْ فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلَیْسَ اَحَدٌ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا

قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی عَلَیْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِکَذَا وَ کَذَا وَ اِنَّ رَبِّیْ کَفَّلَ لِیْ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی ذٰلِكَ الْعَبْدِ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرًا ، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوقات کے نام عطا کئے ہیں اور ان کے آباء کے نام بھی دیئے ہیں اور وہ فرشتہ میرے انتقال کے بعد قیامت تک میری قبر کے پاس رہے گا۔ پس کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جو مجھ پر درود بھیجے مگر یہ کہ وہ فرشتہ کہے گا: اے محمدؐ! فلاں ابن فلاں نے آپ پر اس طرح درود بھیجا ہے۔ اور پروردگار عالم نے مجھے اس سلسلہ میں خود کفیل بنایا ہے کہ میں اس شخص پر ایک درود کے بدلہ دس مرتبہ درود بھیجوں۔ (مستدرک الوسائل ج 5 ص 330)

میں کہوں گا: اس سلسلہ میں آپ حدیث نمبر ۷۷ میں جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کی طرف رجوع کریں۔

۸۶۔ ابن عمر سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: لَا تَضْرِبُوْا اَطْفَالَکُمْ عَلٰی بُکَائِهِمْ فَاِنَّ بُکَاءَهُمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ الصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِهٖ وَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ الدُّعَاءُ لِوَالِدَیْهِ ، تم لوگ اپنے بچوں کو رونے پر مت مارا کرو کیونکہ ان کا چار مہینے رونا ''لا الہ الا اللہ'' کی شہادت ہے اور چار مہینے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا ہے اور چار مہینے اپنے والدین

کے لئے دعا کرنا ہے۔(علل الشرائع ج1 ص81)

۸۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ رمضان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرمایا: مَنْ اَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِيْن، جو شخص اس ماہ میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے میزان کو بھاری کردے گا جب تمام میزان ہلکے ہونگے۔(روضۃ الواعظین ج2 ص345، الامالی للصدوق93، فضائل الاشہر الثلاثۃ ص77)

۸۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اعمش کی نقل کی ہوئی خبر میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاجِبَةٌ فِيْ كُلِّ الْمَوَاطِنِ وَعِنْدَ الْعُطَاسِ وَالرِّيَاحِ وَغَيْرِ ذَالِكَ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر جگہ درود بھیجنا واجب ہے اور چھینک اور خوشبو کے وقت اور اس کے علاوہ دوسری حالات میں۔(الخصال ج2 ص607)

۸۹۔ ابن متوکل نے محمد عطّار سے اور انہوں نے اشعری سے، انہوں نے یقطینی سے، انہوں نے سلیمان ابن رشید سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے معاویہ ابن عمار سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: ذَكَرْتُ عِنْدَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ بَعْضَ الْاَنْبِيَاءِ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِذَا ذُكِرَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَابْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ ثُمَّ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چند انبیاء کا ذکر ہوا تو میں نے ان پر درود بھیجا۔ آپؑ

نے فرمایا: جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر آجائے تو ان پر درود کی ابتداء حضرت محمد سے کرو اس کے بعد اس نبی پر درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ محمدؐ اور ان کے آلؑ اور تمام انبیاءؑ پر اپنی رحمت نازل کرے۔ (وسائل الشیعہ ج7 ص208)

۹۰۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اُعْطِیَ السَّمْعَ اَرْبَعَةٌ النَّبِیُّ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ وَ الْحُوْرُ الْعِیْنُ فَاِذَا فَرَغَ الْعَبْدُ مِنْ صَلَاتِهٖ فَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ وَ لْیَسْئَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ لْیَسْتَجِرْ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَ یَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ یُزَوِّجَهُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ رُفِعَتْ دَعْوَتُهٗ وَ مَنْ سَئَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ یَا رَبِّ اَعْطِ عَبْدَكَ مَا سَئَلَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَتِ النَّارُ یَا رَبِّ اَجِرْ عَبْدَكَ مِمَّا اسْتَجَارَكَ مِنْهُ وَ مَنْ سَئَلَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ قُلْنَ یَا رَبِّ اَعْطِ عَبْدَكَ مَا سَئَلَ، چار چیزوں کو اللہ کی بارگاہ میں سنا جاتا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جنت، جہنم اور حور العین۔ جو شخص رسول خداؐ پر درود بھیجتا ہے اس کی دعا کو قبولیت ملتی ہے اور جو شخص اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے اس کے بارے میں جنت کہتی ہے: اے میرے پروردگار! اپنے عبد کو وہ عطا کردے جس کا یہ سوال کررہا ہے۔ اور جو شخص جہنم کی آگ سے امان چاہتا ہے اس کے بارے میں جہنم کی آگ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرا بندہ جس چیز سے امان چاہ رہا ہے اسے امان عطا کردے۔ اور جو شخص اللہ سے حور العین کا سوال کرتا ہے تو حور العین کہتی ہیں: اے میرے پروردگار! اپنے عبد کو وہ عطا کردے جس کا یہ سوال کررہا ہے۔ (عدۃ الداعی ص165)

میں کہوں گا: آیئے ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں: پروردگار! محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمت کو نازل فرما اور ہمیں جنت عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما اور حور العین سے ہمارا نکاح کردے۔

اَللّٰھُمَّ اعۡتِقۡنَا مِنَ النَّارِ وَاَدۡخِلۡنَا الجَنَّۃَ وَزَوِّجۡنَاہُ مِنَ الۡحُوۡرِ الۡعَیۡنَ

۹۱- اِنَّ اَشۡرَفَ اَعۡمَالِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِیۡ مَرَاتِبِھِمۡ الَّتِیۡ قَدۡ رُتِّبُوۡا فِیۡھَا مِنَ الثَّرٰی اِلَی الۡعَرۡشِ الصَّلَاۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ وَاسۡتِدۡعَاءُ رَحۡمَۃِ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانِہِ لِشِیۡعَتِھِمُ الۡمُتَّقِیۡنَ وَ اللَّعۡنُ لِلۡمُتَابِعِیۡنَ لِاَعۡدَائِھِمُ الۡمُجَاھِرِیۡنَ الۡمُنَافِقِیۡنَ، مومنین کے اعمال کے مراتب میں اگر ان کو عرش سے ثریٰ تک ترتیب وار رکھا جائے تو سب سے افضل عمل محمدؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر درود بھیجنا، ان کے شیعوں پر اللہ کی رحمت کے نزول رضامندی الٰہی اور ان کے دشمنوں (چاہے وہ کھلم کھلا ہو یا پوشیدہ طور پر) کی پیروی کرنے والوں پر لعنت بھیجنا ہے۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص340)

میں کہوں گا: اے پروردگار! محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ پر رحمت نازل فرما اور ان کے متقی شیعوں پر رحم فرما اور ان سے راضی ہو جا اور ان کے کھلم کھلا یا پوشیدہ دشمنوں کی پیروی کرنے والوں پر لعنت فرما۔

۹۲- فِیۡ قَوۡلِہٖ تَعَالٰی وَ الصَّابِرِیۡنَ فِی الۡبَأۡسَاءِ یَعۡنِیۡ مُحَارَبَۃَ الۡاَعۡدَاءِ وَ لَا عَدُوَّ

يُحَارِبُهُ اَعْدَى مِنْ اِبْلِيْسَ وَ مَرَدَتِهِ يَهْتِفُ بِهِ وَ يَدْفَعُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَ الضَّرَّاءِ الْفَقْرِ وَ الشِّدَّةِ وَلَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنْ فَقْرِ مُؤْمِنٍ يَلْجَأُ اِلَى التَّكَفُّفِ مِنْ اَعْدَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَصْبِرُ عَلَى ذٰلِكَ وَ يَرَى مَا يَأْخُذُهُ مِنْ مَالِهِمْ مَغْنَمًا يَلْعَنُهُمْ بِهِ وَ يَسْتَعِيْنُ بِمَا يَأْخُذُهُ عَلَى تَجْدِيْدِ ذِكْرِ وَلَايَةِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ حِيْنَ الْبَأْسِ عِنْدَ شِدَّةِ الْقِتَالِ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ يُصَلِّيْ عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ عَلَى عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ وَ يُوَالِيْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَ يُعَادِيْ كَذٰلِكَ اَعْدَاءَ اللّٰهِ ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''و الصابرین فی البأساء '' سے مراد دشمنوں سے جنگ ہے۔ اور کوئی دشمن نہیں ہے سوائے شیطان اور اس کے پیروکاروں کے۔ ان کو دور کرنا اور انہیں شکست دینا ممکن ہے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیجنے کے ذریعہ۔ اور ''الضرا'' فقر اور سختی ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں سے مقابلہ کیلئے ایک مومن کیلئے وسائل کی طرف محتاج ہونے سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے اپنے اس مال کے ذریعہ وہ فائدہ حاصل کرتا ہے اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے اور اس کی مدد ہوتی ہے اس مال کو لے کر ان پاک و پاکیزہ ہستیوں کے ذکر کی تجدید کی۔ اور ''حِيْنَ الْبَأْسِ'' سے مراد سخت جنگ کا زمانہ ہے، اس میں وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اللہ کے رسول محمدؐ پر درود بھیجتا ہے اور اللہ کے ولی علیؑ پر درود بھیجتا ہے اور وہ اپنے دل اور زبان کے ذریعہ اللہ کے اولیاء سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ (مستدرک الوسائل ج5 ص340)

۹۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وَجَدْتُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ مَنْ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ، بعض کتابوں میں پایا گیا ہے کہ: جو شخص محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (بحار الانوار ج 91 ص 65)

میں کہوں گا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ، پروردگار! محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر اپنی رحمت نازل فرما۔

۹۴۔ ایک گروہ نے اپنی سند سے صفار سے، انہوں نے احمد سے، انہوں نے حسین ابن سعید سے، انہوں نے علی ابن مہزیار سے انہوں نے محمد ابن اسماعیل سے، انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے منصور بزرج سے انہوں نے ایک شخص سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''مَنْ قَالَ يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الْبَتَّةَ فَقُلْتُ لَهُ الْبَتَّةَ فَقَالَ كَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، جو شخص یہ کہے: اے میرے پروردگار! محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر اپنی رحمت نازل فرما'' پروردگار عالم ضرور بہ ضرور اس کی مغفرت کرے گا۔ میں نے کہا: ضرور بہ ضرور؟ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ (جمال الاسبوع ص 241)

میں کہوں گا: اللہ کی رحمت اور محمدؐ وآل محمدؐ پر ان کے لطف و کرم کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات نہ ہی عجیب ہے اور نہ ہی بڑی، آیئے ہم دعا کرتے ہیں: پروردگار! محمدؐ اور

ان کے اہل بیتؑ پر اپنی رحمت نازل فرما۔

۹۵۔ ابن ابی الخطاب سے سند کے ساتھ روایت ہوئی ہے، انہوں نے ابی داؤد مسترق سے، انہوں نے محمد ابن مروان سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وَكَّلَ اللّٰهُ بِقَبْرِ النَّبِيِّ مَلَكًا يُقَالُ لَهُ ظِطْلِيْلُ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ اَحَدُكُمْ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانٌ سَلَّمَ عَلَيْكَ وَ صَلَّى عَلَيْكَ قَالَ فَيَرُدُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالسَّلَامِ ، اللہ تعالیٰ نے رسول خداؐ کی قبر پر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے جسے ''ظطلیل'' کہا جاتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ رسول خداؐ سے کہتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے آپ پر درود و سلام بھیجا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس شخص پر سلام بھیجتے ہیں۔ (بحار الانوار ج 91 ص 68)

میں کہوں گا: کچھ احادیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر مقرر کئے گئے فرشتوں کے مختلف نام بیان کئے گئے ہیں، ان ملائکہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپؐ پر درود اور سلام بھیجنے والوں کے درود و سلام کو آپ پر پہنچائیں۔ ان احادیث میں آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کئی ملائکہ قبر رسولؐ پر اس کام کے لئے مقرر کئے گئے ہوں۔ تمام فرشتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرف حضور چاہتے ہیں، ان میں سے کچھ وضو کا پانی لے کر شرف حضور پاتے ہیں اور بعض رومال لے جا کر شرف باریابی حاصل کرتے ہیں یا کسی دوسرے طریقہ سے۔

ان سب کا مقصد شرف حضور پانا ہے، ایسا نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف محتاج ہیں، بلکہ ملائکہ اور تمام موجودات اپنے تمام امور میں ان کی طرف محتاج ہیں۔اور یہ بات واضح ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود اور سلام بھیجنے والوں کے درود وسلام کو ملائکہ اور ہوا سے بھی بہتر جانتے ہیں۔اللہ کا درود وسلام ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پاک و پاکیزہ اہل بیت علیہم السلام پر۔اس طرح ان احادیث میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۹۶۔ امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے اپنے آباء علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے: اَنَّهُ قَالَ فِيْ جَوَابِ الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ سَئَلَهُ عَنْ فَضْلِ النَّبِيِّ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ فَذَكَرَ الْيَهُوْدِيُّ اَنَّ اللهَ اَسْجَدَ مَلَائِكَتَهُ لِاٰدَمَ فَقَالَ وَ قَدْ اَعْطَى اللهُ مُحَمَّدًا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَ هُوَ اَنَّ اللهَ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ اَمَرَ مَلَائِكَتَهُ اَنْ يُصَلُّوْا عَلَيْهِ وَ تَعَبَّدَ جَمِيْعَ خَلْقِهِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فِيْ حَيَاتِهِ وَ لَا بَعْدَ وَفَاتِهِ اِلَّا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ عَشْرًا وَ اَعْطَاهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَشْرًا بِكُلِّ صَلَاةٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اَحَدٌ بَعْدَ وَفَاتِهِ اِلَّا وَ هُوَ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ وَ يَرُدُّ عَلَى الْمُصَلِّي السَّلَامَ

مِثْلَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ دُعَاءَ اُمَّتِهٖ فِيْمَا يَسْئَلُوْنَ رَبَّهُمْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ مَوْقُوْفًا عَنِ الْاِجَابَةِ حَتّٰى يُصَلُّوْا عَلَيْهِ فَهٰذَا اَكْبَرُ وَ اَعْظَمُ مِمَّا اَعْطَى اللهُ اٰدَمَ ثُمَّ ذَكَرَ فِيْ بَيَانِ مَا فَضَّلَ اللهُ بِهٖ اُمَّتَهٗ وَ مِنْهَا اَنَّ اللهَ جَعَلَ لِمَنْ صَلّٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَدَّ اللهُ سُبْحَانَهٗ عَلَيْهِ مثل صَلَاتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ ،

جب ایک یہودی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے تمام انبیاء پر فضیلت کے بارے میں سوال کیا تھا۔ یہودی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ سے آدمؑ کو سجدہ کرایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: پروردگار عالم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ فضیلت عطا کی ہے، وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر درود بھیجا ہے اور اپنے ملائکہ کو حکم دیا کہ ان پر درود بھیجیں اور اللہ کی تمام مخلوقات قیامت تک درود بھیج کر عبادت انجام دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اِنَّ اللهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا''۔ پس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے ان پر ان کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد درود بھیجا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور آپؐ پر بھیجا جانے والا ہر درود پر اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی ہوں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے آپؐ کی وفات کے بعد درود بھیجا ہو اور رسول خداؐ کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہو، رسول خداؐ اس شخص پر اسی طرح سلام بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی امت کی اللہ سے مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت کی شرط یہ رکھی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ اور یہ آدمؑ کو دی جانے والی فضیلت سے زیادہ بڑی اور عظیم ہے۔

درود کی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اللہ نے جو فضیلت عطا فرمائی ہے اس سلسلہ میں آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ پر درود بھیجنے والے کو دس نیکیاں عطا کرتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر اس طرح درود بھیجتا ہے جیسے اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا ہے۔ (مستدرک الوسائل ج 5 ص333)

۹۷۔ نصر الدین طوسی کی ''آداب المتعلمین'' سے ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہیں: یاد کرنے کے مضبوط اسباب میں سے کوشش اور متوجہ رہنا ہے .... اور ایک سبب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔

۹۸۔ حضرت علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَ غَزَا بَعْدَهَا غَزَاةً كُتِبَتْ غَزَّاتُهُ بِاَرْبَعَتِمِئَةِ حَجَّةٍ، فَانْكَسَرَتْ قُلُوْبُ قَوْمٍ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلَى الْجِهَادِ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ: مَا صَلّٰى عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا كُتِبَتْ صَلَاتُهُ بِاَرْبَعَتِمِئَةِ غَزَاةٍ كُلُّ غَزَاةٍ بِاَرْبَعَتِمِئَةِ حَجَّةٍ، جو شخص حج بجالائے اور اس کے بعد کسی غزوہ میں شرکت کرے تو اس کے غزوہ کو چار ہزار حج کے برابر لکھا جائے گا۔ اس وجہ سے ایک گروہ کے دل ٹوٹے جو جہاد میں شرکت

کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی نازل کی کہ: کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو آپؐ پر درود بھیجے مگر یہ کہ اس کے درود کو چار ہزار غزوؤں کے برابر لکھا جائے اور ہر غزوہ چار ہزار حج کے برابر ہو۔

میں کہوں گا: جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے زمانے موجود نہیں ہیں اور ہم ان کے رکاب میں جہاد کا شرف حاصل نہیں کر سکتے تو آیئے ہم اس عمل میں مشغول ہو جائیں جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض ہمیں عطا کیا ہے اور کہیں: ''پروردگار! محمدؐ اور ان کے پاک و پاکیزہ اہل بیتؑ پر اپنی رحمت نازل فرما اور ان کے صدقے دنیا اور آخرت میں ہم پر رحم فرما۔

۹۹۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً ثَمَرُھَا اَکْبَرُ مِنَ التُّفَّاحِ وَ اَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ وَ اَلْیَنُ مِنَ الزُّبَدِ وَ اَحْلیٰ مِنَ الْعَسَلِ وَ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَ اَغْصَانُھَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَ جِذْعُھَا مِنَ الذَّھَبِ وَ وَرَقُھَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ لَا یَأْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ ، اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا میوہ سیب سے بڑا، انار سے چھوٹا، جھاگ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ شیریں اور مسک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کی شاخیں لؤلؤ کی ہونگی، اس کا تنا سونے کا ہوگا اور اس کے پتے زبرجد کے ہونگے اور اسے صرف وہی لوگ کھا سکیں گے جو زیادہ سے زیادہ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۰۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں ایک طویل حدیث میں آپؐ نے فرمایا: نَعَمْ لَمَّا وُلِدْتُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَبْعَةَ جِبَالٍ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَلَأَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يُحْصِيهِمْ اِلَّا اللّٰهُ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ وَ يُقَدِّسُونَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ جَعَلَ ثَوَابَ تَسْبِيحِهِمْ وَ تَقْدِيسِهِمْ لِعَبْدٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَازْعَجَ اَعْضَائُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ، جب پیر کے دن میری ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات پہاڑ خلق فرمائے اور انہیں ملائکہ سے بھر دیا جن کے تعداد کے بارے میں صرف پروردگار عالم کی ذات ہی جانتی ہے۔ وہ فرشتے قیامت تک اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہیں گے اور ان کی تسبیح و تقدیس کا ثواب اللہ نے اپنے اس عبد کے لئے مقرر کی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور اس کے اعضاء و جوارح خلوص کے ساتھ مجھ پر درود بھیجیں۔

۱۰۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَ جَهَرَ بِهَا شَهِدَ لَهُ كُلُّ حَجَرٍ وَ مَدَرٍ وَ رُطَبٍ وَ يَابِسٍ، جو شخص مجھ پر بلند آواز سے درود بھیجے ہر پتھر، مٹی اور خشک و تر اس کی گواہی دے گا۔

۱۰۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ: اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَحِلُّ الْعُقَدَ وَ تُفَرِّجُ الْكُرَبَ، مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ درود مشکلات کو دور اور پریشانیوں کو ختم کرتا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ (عَلٰی) اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ کَانَ قَاعِدًا غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ وَ اِنْ کَانَ قَائِمًا غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَقْعُدَ، جو شخص ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ (عَلٰی) اٰلِ مُحَمَّدٍ'' کہے اور وہ بیٹھا ہوا ہو تو اس کے تمام گناہوں کو کھڑا ہونے سے پہلے معاف کر دیا جائے گا اور اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے معاف کر دیا جائے گا۔

میں کہوں گا: تمہیں اپنے رب کی قسم، کیا کوئی ایسا جلد اثر کرنے والا علاج ہے؟ تو آیئے ہم قیام وقعود کی حالت میں کہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۰۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ: مَنْ شَمَّ الْوَرْدَ الْاَحْمَرَ وَ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ، جو شخص سرخ گلاب کو سونگھے اور مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کیا۔

۱۰۵۔ جب جبرئیل علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا وآخرت میں سے ایک کو چُننے کا اختیار دیا تو آپ نے آخرت کو چنا، اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ سے کہا: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطَاکَ قُبَّۃً فِی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا ثَلَاثُمِئَۃِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْھَا رِیَاحُ الْکَرَامَۃِ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ، اللہ تعالیٰ نے جنت میں آپؐ کے لئے ایک قبہ عطا کیا ہے جس کا عرض تین ہزار سال کی مسافت پر ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہوگا اور اس قبہ میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے گا جس نے آپؐ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا ہوگا۔

۱۰۶۔ جابر ابن عبداللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ: مَنْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ وَلَمْ يَبْقَ لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ حَقٌّ اِلَّا اَدَّاهُ وَ غُفِرَ لِوَالِدَيْهِ وَ حُشِرَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، جو شخص صبح و شام یہ کہے: اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ، پروردگار! اے میرے رب! محمدؐ اور آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جزا عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں'' تو اللہ ستر ملائکہ کو ہزار صبح (اس کے ثواب کو) لکھنے کی زحمت میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ رسول خداؐ کا کوئی حق اس پر نہ رہے اور اس کے سبب اس کے والدین کی مغفرت کی جاتی ہے اور اسے محمدؐ وآل محمدؑ کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

۱۰۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَبَّحَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي الدُّنْيَا صَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلٰى، جو دنیا میں مجھ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی صبح کا آغاز کرے گا ملائکہ آسمانوں میں اس پر درود بھیجتے ہوئے اپنی صبح کا آغاز کرئینگے۔

تتمہ

یہ وہ کچھ تھا جسے میں نے محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنے کی فضیلت کے حوالے سے بیان کیا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ درود کی فضیلت کے حوالے سے غیر متناہی احادیث وارد ہوئی ہیں اور ان فضائل کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ یہ فضیلت کیوں نہ حاصل ہو کیونکہ یہی ہستیاں ''وجود'' اور ہر موجود کے وجود میں آنے کا سبب ہیں، خواہ وہ رسول ہوں، انبیاء ہوں، ملائکہ ہوں، جن ہوں، انسان ہوں، حیوان ہوں، نباتات ہوں، جمادات ہوں، خاموش ہوں، بولنے کی صلاحیت رکھنے والے ہوں یا اس کے علاوہ موجودات ہوں جنہیں اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

ایسی فضیلت کیوں نہ حاصل ہو جبکہ اگر یہ ہستیاں نہ ہوتی جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت کسی کو حاصل نہ ہوتی اور اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔ پس ان کی تسبیح اور ان کے شیعوں کی تسبیح کی وجہ سے ملائکہ تسبیح پڑھتے ہیں اور ان کی تہلیل اور ان کے شیعوں کی تہلیل کی وجہ سے ملائکہ تہلیل کرتے ہیں۔ یہی صورتحال دوسری عبادات کی ہے۔ ایسی فضیلت کیوں نہ حاصل ہو جبکہ یہی ہستیاں زمین وآسمان میں انوار الٰہی ہیں اور یہی ہستیاں اس کے اسرار اور علم کے خزانے ہیں۔ یہی ہستیاں اس کی آنکھیں، زبان، ہاتھ، چہرہ، قدرت، رحمت، اس کے دروازے اور اس کے اسماء حسنیٰ ہیں جن سے اللہ نے اپنے آسمان اور زمین کو پُر کردیا ہے یہاں تک کہ کلمہ توحید ظاہر ہوا۔ ایسی فضیلت کیوں نہ

حاصل ہوجبکہ جواللہ کی مرضی ہوتی ہے وہی ان کی مرضی ہوتی ہےاور جوان کی مشیت ہوتی ہے وہی اللہ کی مشیت ہوتی ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ یہی ہستیاں محل مشیت الٰہی ہیں۔ یہی اللہ کے وہ صاحب کرامت بندے ہیں جنہیں کچھ کہے بنااللہ کے امر کے بارے میں پہلے سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسی فضیلت کیوں نہ حاصل ہوجبکہ یہی اللہ کے وہ مضبوط قلعے ہیں جن میں داخل ہونے والے امن میں ہوتے ہیں۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کی معرفت اللہ کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوئی، اسی لئے اس نے انہیں ایسے مشکل امور کا حکم دیا جنہیں دوسرے لوگ درک نہیں کرسکتے۔ پس وہ شخص حق بجانب نہیں ہے جو ان کے لامتناہی فضائل اوراسرار میں سے ایک جزء کو سمجھنے کی وجہ سے یہ گمان کرنے لگے یا اسے وہم لاحق ہوجائے کہ وہ ان کے حوالے سے بہت کچھ جانتا ہے۔ میرے بھائی! آپ اس کا گمان بھی نہ کریں، یہ تمام امورصرف اللہ کی ذات جانتی ہےاوراس میں اس کے ساتھ کوئی نبی یا دوسرا فرد شامل نہیں ہے۔ یہ ہستیاں اللہ کے بندے ہیں جنہیں اللہ نے منتخب کیا ہےاورانہیں چُن لیا ہے کیونکہ اس انتخاب کے لئے ان کے اندرتمام صلاحیتیں موجود ہے۔اورجیسا کہ حدیث میں ہے پروردگار عالم کسی بھی امرکواس کے سبب کے بغیر انجام پانے سے منع فرماتا ہے، یہ وہ عظیم حکمت الٰہی ہے جواس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ اب آپ ذرا سوچیں کہ کیا کائنات کے تمام امور کے لئے ان سے بڑھ کربھی کوئی بڑا سبب ہوسکتا ہے؟ اور کیا کائنات میں ان ہستیوں کے علاوہ کوئی ایسی مخلوق ہے جواس پوری کائنات اوراس کے اطراف میں موجود اشیاء کی مسئولیت اور ذمہ داری کو اٹھانے کی

صلاحیت رکھتی ہو؟ پس یہی ہستیاں ہی رعیت کے راعی اور مسئول ہیں، ''کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَ کُلُّکُمۡ مَسۡؤُلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ،تم میں سے ہر ایک نگراں ہے اور نگراں ہونے کی حیثیت سے تم میں سے ہر ایک سے اپنے رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا'' اور تمام مخلوقات بغیر کسی استثناء کے ان کی رعیت ہیں۔ پس کوئی نبی مرسل ایسا نہیں ہے، یا مقرب فرشتہ، یا ایسا پرندہ جو اپنے پروں کے ذریعہ پرواز کرتا ہے، یا انسانوں میں اور جنات میں ایسا نہیں ہے جن کے امور ان ہستیوں کی طرف نہ پلٹتے ہوں، اسی لئے تو ان کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے ''وَاسۡتَرۡعَاکُمۡ اَمۡرَ خَلۡقِہٖ، اور اللہ نے اپنے مخلوقات کی نگرانی کی ذمہ داری آپ لوگوں کے حوالے کی ہے''۔

آپ یہ نہ کہیں کہ یہ اس بات پر کیسے قادر ہیں؟ ہم اس سلسلہ میں کہتے ہیں کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات قادر مطلق ہے، اس کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ تمام اشیاء کو بذات خود انجام دے کیونکہ ''وَتَنَزَّہَ عَنۡ مُجَانَسَۃِ مَخۡلُوۡقَاتِہٖ، اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ومنزہ ہے کہ وہ مخلوقات کی جنس اختیار کرے''۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں اپنی قدرت کو انہیں عطا فرمایا اور اپنی قدرت کو ان ہستیوں کے ذریعہ ظاہر کیا۔ پس ان کے افعال اور معجزوں کے ذریعہ ہم پر اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے، لیکن اس بات میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ تمام امور کی تدبیر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ میں گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص ان ہستیوں کو ان امور میں مستقل سمجھتا ہو اور انہیں کسی قدرت اور علم وغیرہ سے بے نیاز سمجھتا ہو، بلکہ ان ہستیوں کے پاس موجود تمام کمالات ان ہستیوں پر اسی

ذات الٰہی کے فضل، احسان اور کرم کی وجہ سے ہے، ''اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ، اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے'' (سورہ انعام آیت 124)، اور پروردگار عالم سے کسی فعل کے بارے میں کوئی نہیں پوچھ سکتا بلکہ یہ ہستیاں مسؤل قرار پاتی ہیں۔ پس وہ ہستیاں جن کے فضائل کا بعض حصہ یہ ہو تو کیا ان پر درود بھیجنا کوئی بڑا امر ہوگا؟ اسی لئے اللہ تعالیٰ اس امر کی ابتداء خود فرمائی اور ہمیں حکم دیا کہ اس سلسلہ میں ہم اس کی اور اس کے ملائکہ کی پیروی کریں۔ پس ان پر درود بھیجنے میں بخل اور کنجوسی سے کام نہ لیں اور اس عظیم اجر کو اپنے حق میں ضائع نہ ہونے دیں۔ پروردگار عالم ہمارے سید و سردار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک و پاکیزہ آل علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے، اور ابدی و دائمی لعنت ان کے تمام دشمنوں پر قرار دے چاہے وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

خاتمہ

اس طویل بحث سے ہم نے آیہ شریفہ کے بعض حصوں ''اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَآئِکَتَہُ ....'' کے معانی جان لئے اور ان بعض اسرار کو بھی جان لیا جو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیجنے کے سلسلہ میں ہیں اور درود کے بعض فضائل کو بھی جان لیا۔ جب کہ پوری فضیلت، اجمالی و تفصیلی فضیلت اور اس کے اندر موجود اسرار کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اور اس سلسلہ میں بعض اسرار اس شخص پر کشف ہوتے ہیں جسے اللہ نے دولت ایمان ویقین سے نوازا ہے۔ ان دو نعمتوں کے ذریعہ اسرار کشف ہوتے ہیں اور جسے نوازا گیا ہے اس کی روح میں اتار دیا جاتا ہے۔ اور یہ صفات انسان کو اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی ہیں جب تک وہ گناہوں، حرام اور مکروہات سے دوری اختیار نہ کرے اور اطاعت الٰہی، واجبات اور مستحبات کو بجا نہ لائے۔ اس وقت انسان کا نفس صاف وشفاف ہوگا اور کدورتیں اور اس کے عوارض دور ہوجائینگی جس کے نتیجہ میں اس کی روح شفاف آئینہ کی طرح ہوگی اور وہ اپنی بصیرت کی آنکھوں سے بہت سی ایسی چیزوں کو دیکھ سکے گا جو دوسروں سے پوشیدہ ہونگی۔ اور یہ تمام عمل اس کی شرط وشروط کے ساتھ انجام پذیر ہونگے جیسا کہ امام رضا علیہ السلام نے اپنی مشہور حدیث میں بیان فرمایا ہے: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِیْ، لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہوگا

وہ میرے عذاب سے امن میں رہے گا''(''التوحید'' شیخ صدوق ص 24)۔امام علیہ السلام نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا:''بِشَرْطِهَا وَ شُرُوْطِهَاوَ اَنَا مِنْ شُرُوْطِهَا ،اس کی شرط وشروط کے ساتھ اور میں ان شرائط میں سے ایک ہوں''یعنی محمدؐ اور آل محمدؑ کی ولایت کے ساتھ۔اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایمان کے مختلف مراتب ہیں اور یہ مراتب اعمال اور عبادات کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ یقین اور اہل بیت علیہم السلام کے مقام ومنزلت کی معرفت کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں اور ان کے ان مراتب کی معرفت سے حاصل ہوتے ہیں جن پر اللہ نے انہیں فائز کیا ہے کیونکہ یہی ہستیاں اللہ کی ذات تک پہنچنے کا واحد دروازہ ہیں 'نحن الابواب و نحن المعانی' ہم ہی دروازے ہیں اور ہم ہی معانی ہیں''، پس کوئی بھی چیز خواہ اعمال ہوں، علم ہو، رزق ہو یا رحمت ہو(جو اللہ کی جانب سے نازل ہوتی ہے) انسان تک ان ہستیوںؑ کے واسطے سے پہنچتی ہے، پس صرف اعمال بجالانا محل قبولیت پروردگار قرار نہیں پاتا کیونکہ جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی انسان پچاس سال نماز پڑھتا ہے لیکن انہیں دو رکعت بھی شمار نہیں کیا جاتا۔پس اعمال کی قبولیت مشروط ہوتی ہے ان کے صحیح انجام دینے کے ساتھ اور ان کی شرائط کی صحت کے ساتھ اور مخلوقات کے سامنے رحمت الٰہی کے سوا کوئی چیز باقی نہیں بچتی۔

اور ہمارے امراض عبادی، نفسی اور جسمانی کیلئے مجرب اور کامیاب دواء ہر

وقت اور ہر لمحہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنا ہے۔

اے برادران و خواہران ایمانی! کیا اس سے بھی زیادہ آسان کوئی علاج اس کائنات میں موجود ہے جس کا نتیجہ اتنا جلد ملتا ہو اور وہ اتنی فضیلت کا حامل ہو؟ کیا دنیا میں ایسا کوئی علاج ہے جس میں کوشش نہ کرنی پڑے، مال خرچ نہ کرنا پڑے اور جس میں وقت صرف نہ کرنا پڑے؟ اور جسے تندرست، مریض، امیر، غریب، چھوٹا، بڑا، آزاد، غلام، مرد اور عورتیں سب انجام دے سکیں؟ یہ علاج تمام مشکلات کیلئے ہے جیسے دعا کی قبولیت، دنیوی اور اخروی حاجت کی برآوری۔ ہم سب اپنے دل کی گہرائی سے کہتے ہیں: پروردگار! ہمارے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے درمیان ایک لمحہ کیلئے بھی ہرگز جدائی نہ ڈالنا۔

روایت میں آیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا: ''اَوْلَاکُمْ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُکُمْ صَلَاۃً عَلَیَّ، قیامت کے دن تم میں سے جو شخص سب سے زیادہ میرے نزدیک ہوگا وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا''۔ وہ سیدھا راستہ جو ہمیں محمدؐ و آل محمدؐ تک پہنچاتا ہے اور ہمیں ان سے ملا دیتا ہے ان پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنا ہے۔ پس جب بھی کوئی مخلوق ان سے قریب ہونے کا ارادہ کرے اور وہ اپنی دعا میں سچا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ان ہستیوں پر درود بھیجے۔ اور جب بھی انسان ان ہستیوں سے قریب ہوگا تو وہ اللہ کے بھی نزدیک ہوگا ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ........، پروردگار! اگر میرے پاس محمدؐ و آل محمدؐ سے بڑھ کر کوئی

دوسرا شفاعت کرنے والا ہوتا..... ''جیسا کہ زیارت جامعہ میں امام علی نقی علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اور اللہ سے قریب ہونا ہر مخلوق کا آخری مقصد اور ہدف ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ انہوں نے محمدؐ وآل محمدؐ پر کثرت درود کی وجہ سے خلّت (اللہ کا خلیل) کا مقام حاصل کیا۔ اور ایسا ہی دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوا ہے، جب بھی ان میں سے کوئی نبیؑ کسی خاص مرتبہ تک پہنچا تو وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر کثرت درود کی وجہ سے پہنچا۔

جب کہ ہم میں سے ہر کسی کی یہ خواہش ہے کہ ہم ان ہستیوں کے قریب ہو جائیں تا کہ ان کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرسکیں، پس ہمیں چاہیے کہ ہم ان پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں۔ یہی ہستیاں اللہ تک جانے کا دروازہ ہیں، اور اللہ کے نزدیک ہونے کا راستہ ان سے ہی ہو کر جاتا ہے، ان کے بغیر کوئی راستہ اللہ تک نہیں جاتا۔ ہر محب کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے محبوب تک پہنچے تا کہ حصول کی لذت کو حاصل کر سکے خواہ وہ دیکھنے کے ذریعہ ہو یا اس کے التفات کے ذریعہ ہوتا کہ اسے اُنس اور راحت کی وہ نعمت حاصل ہو جائے جسے وہ کبھی فراموش نہیں کرسکتا بلکہ یوں کہیں کہ یہ لطف دوسری تمام مشکلات اور مشقتوں کو فراموش کرا دیتا ہے۔ جب کوئی اللہ کی محبت کے رتبہ تک پہنچ جائے تو دنیا وآخرت کی تمام اچھائیاں اس کے حصہ میں آجاتی ہیں۔ پس اس وقت عزوجل محب کے کان، آنکھ اور ہاتھ .... کی منزلت میں ہوگا۔ اس مقام پر محبان اللہ کے حقیقی ولی

شمار ہونگے۔اوران تمام مراتب اورمنازل پر فائز ہونے کا سبب محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجنا ہے۔اس عمل سے جاہل اور مغرور کے علاوہ کوئی روگردانی نہیں کرسکتا جس سے اللہ بھی بیزار ہوتا ہےاوراس کا رسولؐ بھی۔

میرے اہل ایمان! کیا آپ کی خواہش نہیں ہے کہ آپ کی حتمی مغفرت ہواور یہ صرف اورصرف محمدؐ وآل محمدؑ پر درود کے ذریعہ ہوگی۔ یہی ہستیاں ہماری مغفرت کی ضامن ہیں۔ یہ صرف مغفرت کا ہی سبب نہیں بلکہ جنت میں بلند درجات اور عظیم منزلوں پر فائز ہونے کا راستہ بھی ہیں۔

میں یہاں پر اپنے قلم کوروک لیتا ہوں۔اگر میں درود کے باب میں اس کی لگام کواس کی مرضی پر چھوڑ دوں تو یہ مسلسل لکھتا رہے گا اوراس بحث کو میں یہیں پر ختم کرتا ہوں۔اوراللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا یہ عمل خالص اللہ کی خوشنودی اوراس کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف قرار پائے۔ میں اپنے پاک و پاکیزہ سادات اطہار علیہم السلام سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے اس ہدیہ کوقبول فرمائینگے تاکہ یہ میرے لئے اس دن ذخیرۂ آخرت قرار پائے جس دن نہ کوئی مال فائدہ پہنچائے گا اورنہ اولاد ''یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَتَی اللّٰہَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ، اس روز نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر آئے''۔(سورہ شعراء آیت 89،88)اورمیں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ اس سے تمام مومنین ومومنات استفادہ

کریں گے۔ اور میں اپنے اس کارِثواب میں اپنے والدین اور تمام مومنین ومومنات کو شریک کرتا ہوں۔

اللہ ہمارے سید وسردار، ہمارے نبی اور ہمارے گناہوں کے شفیع محمدؐ اوران کے پاک وپاکیزہ اہل بیتؑ پر اپنی رحمت نازل فرمائے اوران کے تمام دشمنوں، مخالفوں اوران کے فضائل کے منکروں پر لعنت بھیجے چاہے وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔

اللھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

منابع وآخذ

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
1	قرآن مجید	2	اصول کافی
3	بحار الانوار	4	مستدرک الوسائل
5	من لا یحضره الفقیه	6	نهج البلاغة
7	التوحید (شیخ صدوق)	8	وسائل الشیعه
9	جوامع الکلم	10	احتجاج طبرسی
11	المصادر	12	القطره
13	تاویل الایات الظاهره فی فضائل العترة الطاهرة	14	الرسالة الانسانية (باب ذکر اللهؑ)
15	مکارم الاخلاق	16	روضته الواعظین
17	قصص الانبیاء	18	دار السلام
19	سفینة البحار	20	ثواب الاعمال للصدوق
21	جامع الاخبار	22	الانوار النعمانية
23	امالی الصدوق	24	آداب المتعلمین

25	الحاوی للفتاوی	26	شرح الزیارۃ الجامعة
27	الاربعین (باقر مجلسی)	28	انوار النعمانیه
29	مفتاح الفلاح	30	کشف الیقین
31	تفسیر الامام الحسن العسکری	32	ثواب الاعمال
33	کشف الغمة	34	علل الشرائع
35	تهذیب الاحکام	36	المحاسن
37	جمال الاسبوع	38	عدۃ الداعی
39	مستطرفات السرائر	40	منیة المرید
41	ارشاد القلوب	42	الدعوات
43	فضائل الاشهر الثلاثة		